

## پرانے رسائے

لابری کا درواہ کھلا اور انکشہر جو شہر باہر نکلے۔ ان کے  
چہرے پر نکل کے آثار تھے، ہاتھ میں ایک اٹھنیزی رسالہ خدا۔  
جیب سے انداز میں پٹلتے وہ مہر کے پاس پہنچے اور پھر تکہ  
تکھے انداز میں کرسی پر بیٹھے گئے۔  
”ایا جان؟ کیا آپ بہت دور سے پہل کر آ رہے ہیں؟  
فرزاد نے میسے سوچے سمجھے بغیر کہا۔  
”ایا بیٹھی۔ میں بہت لہا فاصلہ طے کر کے آیا ہوں...  
تم نے کیا اندازہ لے گیا ہے۔  
”صرف میں یہ اندازہ لگا سکی ہوں کہ ان بڑے زخوں  
کی کوئی بہت پرانی تاریخ ہے اور آپ اس کی کہوں  
نکالنے لابری میں لگنے تھے۔  
”یہ اندازے تو ایک ہفت آدمی بھی لگا سکتا ہے، تو  
نے یہ کس طرح کہ دیا کہ صرف تم نے یہ اندازہ لگا

ہے، جب کہ میں اور حسود بھی یہاں موجود ہیں۔ فادوق نے  
بل کر کہا۔

”میں اسکے نے بھی بھی سوچا ہے.... میں اس  
سے پہلے تم یہ تفصیل پڑھو: اہولی نے رسالہ ان  
کے ساتھ کھول دیا۔ ہمیں ایک ساتھ ہے اختیار جو  
اس پر بچکے تو ہمیں کے سر آپس میں بڑی خود سے  
مکراۓ۔ اسی وقت بیگم بھائیہ پادری خانے سے نکل رہی  
تھیں۔ انہوں نے گھبرا کر کہا۔

”یہ کیا قولاً تم لوگوں نے؟  
”بھی اپنے سر: آپ کے برلن گھونٹ ہیں: فادوق نے  
سمسی صورت بن کر کہا۔

”اور پھر ہمیں رسائلے کی تفصیل کا ایک ایک لفظ  
پڑھنے لگے۔ اس کے مطابق تفصیل یہ تھی۔

”دشمن میں ان روں کو گیا۔ وہ روں کی پریش  
ہو رہی ہے۔ پورستے شر کی پولیس ان دارالعلوم  
کا سراغ نکالنے کے لیے دوڑ دھوپ کر رہی ہے  
لیکن ابھی تک اسے کوئی کامیابی نہیں ہو سکی، اور  
اب خوبی پولیس اور حکمر سراج نماں کا تمام عمل بھی  
اس کے ساتھ شامل ہو کر سراغ نکالنے کی گوشش

خیریتی مال میتہ ہوں، تم بھی اس تھیے پر پہنچ گئے تھے  
لیکن اس سے زیادہ تو کچھ نہیں سوچ سکے ہے:

”خیر چھپو!.... ہر بات میں بہت دشروں کر دیا کر دے  
انکشہر جو شہر ہے اس میں بنا کر یوں۔ یہاں تک تم ووگن کا

اندازہ پاکل دوست ہے..... میں نے بڑے زخوں والی  
وادیوں کے سلسلے کیک ناتے پہلے کسی پڑھا تھا، انجا

میں یہ خیر دیکھ کر پڑھے یہ بات یاد رکھنی، چانگوں میں  
لابری کا جائزہ یعنی ۹ گی..... اور آخر ہیں نے د

سال چھاٹ کر دیا، تم یہ میرے ہاتھ میں دیکھ بھی دہے  
ہو..... میں پادری تفصیل نے بھے پکڑا دیا ہے:

”پکڑا دیا ہے۔ کیا مطلب؟ فرزاد نے چونکہ کر کہا۔  
”یہاں: اور تو میں سات رہاں سرکس والے کیس میں اکام

جی ہوں، اور مشرق سے کے ان واقعات نے بھے پریشان  
کر دیا ہے، میں سرکس کے معاشرے کو دہلان میں چھوڑ کر  
بھی نہیں جا سکتا۔

”تو پھر اس کا بڑی طریقہ یہ ہے کہ آپ اس صلے  
کی تفصیل انکل کامران مزنا کر پتا دیں..... فون پر بہب

سندھ میں اور بھی تفصیل پیش کی جاتے گی:  
یہ اخفاک پڑھ کر انہوں نے سر اور اٹھائے اور  
ان کی طرف سوالیں نظریں سے دیکھا۔  
میکن! میری طرف کیا دیکھ رہے ہو؟  
میں اتنی سی تفصیل:

ہاں! اس کے بعد وادا شادہ شایعہ جگہ بیٹھنے پڑتے  
کے، خود سے دیکھ، یہ شمارہ ۶۷ سے تین سال پہلے  
کا ہے، اس وقت میں خود ایک طالب علم تھا اور سبھی  
بھادر اس قسم کے مالکے غریب یا اکرتا تھا، یہ اندھے لگایا  
با کتنا ہے کہ اس کے بعد کے شائع ہوتے والے کئی  
شکاریوں میں ان وارداوں کی تفصیل شائع ہوتی رہی ہو  
گی..... تمہارا کیا خیال ہے:

اپ شیک کرے ہیں۔ تو کیا اس روانے کے رسائل  
نیں حل سکتے:

حل سکتے ہیں، ۶۷ میرے ساتھ: انہوں نے اتنے ہوتے  
کہا۔  
میکن بنا جان! سرکس کا ساتھ تو آپ وہیان میں چھوڑے  
دے سے ہے ہیں: فراز نے پڑیاں ہو کر کہا۔  
میں: اکام اپنا کام کر رہا ہے، سرکس کے اندگا

پہنچنے والے اپ کو ہی تھے..... ورنہ پویں نے تو یوم صحیح  
ٹھابت ہیں کہ کیا تھا، اس نے تحریر کا پتی آواز میں کہا۔  
ہاں! یہ واقعہ مجھے اپنی طرح یاد ہے:  
اپنے اندھے آئیے..... اتنے دنوں بعد میری یاد آپ  
کو ضرور کسی شاعر و جو ہے ہی آئی ہو گئی: اس نے اپنی  
راہت دیتے ہوئے کہا۔  
اپ کا خال شیک ہے ستر راتھر: انہوں نے شرمندہ  
لیتے ہیں کہا۔

پوچھا اگریں انہیں ڈرائیکر دوم میں سے آیا۔ یہ پہلی طرز  
کا ڈرائیکر دوم تھا، کرسیاں اور میریں بھی تین سال پہلے  
تھی۔ وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔  
ہاں تو اپ فرمائے..... میکن میں پہنچ رہا ہے کہ

کیا پہنچ فرمائیں گے؟  
میکھی میں۔ ہم ایک بہت اہم کام کے مسئلے میں ائے  
ہیں..... میں روانے میں آپ پر کیس بن چکا تھا، مجھے یہاں  
کئی ہار ہما پڑا تھا۔ اور میں نے آپ کی ڈائریکٹری میں عین  
کچھ وقت گزارا تھا، مجھے کچھی طرح یاد ہے..... آپ  
نیز لاث باتا دیگی سے غریبا کرتے تھے..... کیا اس نے  
کے دعاں آپ کے پاس منتظر ہیں، یا فروخت کر دیتے تھے:

لے رہا ہے.... حیران کی بات یہ ہے کہ ہر کاش  
پر کہنے سے سے کہ ذات ملک زخم موجود ہوتا  
ہے، اس قسم کا زخم نکالتے کے لیے یہ ضروری  
ہے کہ پہلے دو آولیٰ منظم کو قابو کریں اور پھر  
تمہرا آولیٰ نہایت الحیان سے یہ زخم نکلتے موال  
یہ ہے کہ آخر تاکوں مگر اس قسم کے زخم نکلتے  
کی کیا ضرورت ہے۔ یہ قاتل پاہتے کیا ہیں، ان  
کا مقصد کیا ہے۔ سرتوڑ کوشش کے پوجوں بھی  
میک کوئی سراغ نہیں لگایا جا سکا۔ ہی کسی پر  
کوئی ملک کیا جا سکا، جو لوگ قتل کیے گئے ہیں،  
ان کے عروجوں اور رشتے داؤں سے بھی نیروں  
قسم کی پوچھ گئی کی جا رہی ہے، لیکن جس پر  
بھی ہرم ہونے کا ملک کیا گیا ہے، اس کے  
پاس کہ اور جگہ اپنے موجودگی کا ثبوت موجود ہوتا  
ہے۔ پیس پچھ پچھ کہا جاتا ہے، افسران بالا نے  
ان کا ناک میں دم کر لکھا ہے، افسران بالا نے  
ان کا بیٹا حاصل کر دیا ہے، میکن اس کے پوجوں  
بھی بھی ملک کے سلسلہ میں کیا جا سکے.....  
آنکھ پہنچنے کے شمارے میں ان وارداوں کے

ہمارا جاں بچا ہوا ہے، جان ناچکل کے مجھ پر جعلے کے نہ  
ہم سرکس پر نہ سکی، کچھ اؤسوں پر تو پر وغیرہ وادہ کی تجویز  
گاہ پہنچے اور چار سادہ پاسوں کے قتل کا اسلام  
تو علیہ کر ہی سمجھے ہیں..... تم نکلنے کو..... میں ان  
کا پہچا ہو گا نہیں پھوٹوں گا....:

لمحہ سے پاہر نکل کر دیجپ میں بیٹھے اور اپنکے جیش  
نے جیپ ایک طریک پر ناکاہی دی۔ آئندہ لمحے کے سفر  
کے بعد انہوں نے ایک بہت پرانے مگر بڑے مکان کے  
ساتھ جیپ روک دی۔ نیچے اور انہوں نے دیوار سے  
کی گھنٹی بھاگی۔ جلد ہی قدموں کی آواز سنائی دی۔ پھر دروازہ  
کھلا اور ایک بڑھتے انگریز کی سوت دھکائی دی، اس کے  
تمام پل پاسکل سنیدہ ہو چکے تھے۔ یہاں ملک کوپکوں اور بجنود  
کے پل میں سنیدہ تھے۔ اپنکش جیش کو دیکھ کر اس نے  
جدی جدی پیکن چکایا اور پھر پوچھ لیجے میں بولا۔  
میرے خدا! آپ آپ نیکش جیش ہیں:

آپ نے شیک پہنچا، دھکائی دے مکارے۔  
آئیے اندھا! جائیے..... شایعہ میں آپ کو میں سال بعد  
دیکھ رہا ہوں..... اُنھیں..... میں سال پہنچے مجھ پر  
اک قتل کا جھٹا، اسلام کا گلا مٹا اور اس اسلام سے

بُرے۔  
بے چارہ دنیا میں بالکل اکیا ہے، نہ بیوی، نہ بچے اور نہ کوئی ملازم ہی رکھا ہوا ہے:  
بیوی پیچے کیوں نہیں ہیں؟ فرزاد نے پوچھا۔  
بیوی بھی حق اور پہنچے بھی، میکن ایک حادثے میں لگا  
ہو گئے، اس کے بعد اس نے پھر شادی نہیں کی  
اور وہ کس طریقے میں گیا تھا؟

اس کا پڑوسی مغل کر دیا گی تھا،اتفاق سے اپنے پڑوسی  
سے خلے پلا گیا، میکن کاشش دیکھ کر حفظہ ہو گیا اور چب  
چاپ مالپن آ کر اپنے گھر میں بنہ ہو کر بیٹھ گی، میکن ان  
کی انگلیوں کے نشانات کرنا واردات کی کچھ چیزوں پر اپنے  
گھنے تھے، اس نے پوچھا تھا اسے گرفتار کر دیا، اس کے بعد  
میں نے تائیش شروع کی اور اصل تائیش کو گرفتار کر دیا۔  
اصل قاتل مقتول کا پیچا عطا، انہوں نے کہا۔  
اپ کی یادوایش بھی خوب ہے..... اپ کو بات  
لکھ یاد نہ کرنے کا آپ نے اس کی لاہوری میں نہ لات  
رسائے دیکھتے تھے، فرزاد نے تعلیم کی۔  
وہ صرف دیکھتے تھے، بلکہ ان کے ہمارے میں مشر راضی  
سے بات پیش کی تھی، کیونکہ میں بھی ان دونوں بھیں

میر آزاد سنی تم نے.. انپرست جیش نے ہمدردی سے فرزاد  
کی طرف دیکھا۔  
تھی ماں..... ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مشر راضی اگر  
پہنچے ہوں.....  
ماں: یہ دری گر سکتے ہیں، بلکہ ان کے علاوہ تو مکان  
میں کوئی رہتا نہیں.... آؤ دیکھیں، ایش مدد کی ضرورت  
تو نہیں۔ وہ تیزی سے اٹھے اور ڈریگ روم سے باہر  
چکل اٹھے۔ پھر گھر ان کا دیکھا ہوا تھا، اس نے وہ پیچے  
لاہوری کی درخت بیٹھے۔  
انہوں نے دیکھا، مشر راضی لاہوری کے فرش پر دیوار  
کے ساتھ اندھے من پڑے تھے۔ انپرست جیش تیزی سے ان  
کی طرف لپکے۔

اگر اسے مشر راضی..... اپ کو کیا ہوا۔  
انہوں نے مشر راضی کو سیدھا کی۔ درسرے ہی تھے وہ  
پیچی طریقے کی پیشانی سے خون میں رہا تھا اور وہ بے  
بے ساٹ سے رہے تھے۔  
یہ بے ہوش ہیں.... محمود ڈاکٹر کو فون کرو۔  
میں بھرپور نے کہا اور ٹراہی تھا کہ مشر راضی  
نے انگلیوں کوں دیں۔

بیش ایک چیزیں فروخت نہیں کیا کرتا..... مجب کے  
بہ موجود ہیں:

تو ہم بھے انہی مسائل کی ضرورت ہے..... عالم طور  
پر اس شمارے کے بعد والے شماروں کی: انہوں نے پہلے  
ہاتھ میں پکڑے ہوئے شمارے کو ان کی طرف بھلاتے ہوئے  
کہا۔ مشر راضی نے ممالے کی تاریخ دیکھیں اور پھر اٹھنے ہوئے  
کہا۔

شماست نکال کر ہیں یہ آؤں یا پھر آپ لاہوری  
میں ہی پہنچ کر دیکھیں گے۔

جیسے آپ مناسب بھیں:  
لاہوری کی حالت ذرا ایتر ہے..... اس نے آپ ہیں  
تشریف دیکھیں، میں زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ میں آپ  
کو ممالے نا دیتا ہوں..... ہاں! آپ نے یہ نہیں بتایا کہ  
اس گائیز کے بعد کتنے ہر سے ٹککے کے ممالے دکار ہیں:  
کم از کم ایک سال کے لئے آئیں:

مگر تقریباً بادن ممالے:  
بھی ہاں! انہوں نے جلدی سے کہا۔

بہت اپھا، آپ ایمان سے بھیں:  
یہ کہ کر وہ پلا گی..... اس کے ہانتے کے بعد اسپرڈ جیش

بھاگ، یہ ممالے غریب لیتا تھا۔

سات رنگ سرکس کے ہارے میں آپ نے اپنے  
لیا رائے تمام کی ہے: محمود ہوا۔

اپ اس میں کوئی ٹککے نہیں کر دے کسی سازش میں  
ضورت ہیں، وہ کیا چاہتے ہیں، یہ ایک ٹککے نہیں بھی کہ  
..... ہاں اگر جان مائیکل کے ان الفاظ پر غرفتار ہوں  
جو اس نے اپنا کمبل پیٹھ کسے پہنچ کتے تو یہ بات بھی  
میں آتی ہے کہ ان کا تعلق کسی ایسی تنقیم سے ہے جو خدا  
ہے ایمان نہیں رکھتا: انہوں نے کہا۔

میکن ان کے نہا پر ایمان رکھتا ہے۔ رکھنے سے بھا  
ہیں کہا نقصان پہنچ سکتا ہے: خود نے جیوان ہو کر  
پوچھا۔

یہ تو تم نہیں بھتے..... اس وقت دنیا کا ایک بڑا  
 حصہ اس خیال پر ٹوٹا ہوا ہے کہ خدا کا کوئی وجود نہیں  
ہے..... اور ہمارے مذاہب کو ہیجاد کی ہے..... بلکہ  
دوسرے تمام مذاہب بھی خدا کی ہستی سے انکار نہیں  
کرتے، اب اگر یہ انکار کرنے والے ..... ان کے الفاظ  
درستیان نہیں ہے گئے۔ انہوں نے مکان میں کہیں کوئی پیش  
کریں کی آزاد سنی تھی۔

۔ انپرست صب... وہ... وہ سے لیا: انہوں نے فراز کو حام نہیں آ سکا۔  
لیکن کیا مطلب؟ وہ پوچھے۔  
جسود... تم فون کرنے شہیں گے۔ انپرست صب کو پہنچ رکھنے  
میں وہ رسائے بیکاری میں سے نکال کر دروازے کی طرف کے ہی تباہا ہی ہوا۔ انپرست جسید جسود کی طرف ٹرے۔  
فردا ہی تھا کہ میری پیشان سے کوئی بخت پیش نہ دے سکا۔ پہنچیں جسون خود اس کروں گا، میں فٹ لایہ جاتا ہوں: میر  
میرا خیال ہے، یہ اس کا تھکا ہے اور اس نے لگنے پر فراز نے جدی سے کہا۔  
خول چڑھا رکھا تھا..... میرے گرنسے سے پہنچے ہی اس سے تھوڑی دیر بعد وہ مشرد اختر کے گمراہے بننے بھے تھے۔  
مشنیکے ہاتھ سے پہنچنے اور بھاگ لیا، اس کے ساتھ ہی، اس کے ساتھ ہی، میں کوچک تھا...: اب آپ کیا کریں گے یا جان انسانے تو گے ہاتھ سے  
میں کوچک تھا...: جسون نے سرسری انداز میں کہا۔  
ادوہ ایسا آپ اسے بکھر سکے تھے، انہوں نے جدی سے پہنچت پر جیت نہیں ہے۔ انپرست جسید نے  
سے پہنچا۔

بجی سے انداز میں کہا۔  
وہ... صوت لیک بھاک... میکن، ہی نے سر پر جسٹ  
پن رکھا تھا اور کوٹ کے کار اپ پانٹا رکھے تھے، پھر  
میکن میرا خیال ہے کہ کچھ زیادہ جیت نہیں ہے: انپرست  
بھاک میں نے اس کے چہرے پر بڑی بڑی مونپیں تو دیکھ  
جسید کا لہجہ اب بھی پہاڑ سار تھا۔  
تو کیا آپ کے خیال میں بہت زیادہ جیت کرنے پڑیں ہیں۔  
جسود نے اشیں بجیں نکلوں سے دیکھا۔  
بجی بس... اور میں کچھ نہیں بکھر سکا:  
غیر کوئی بات نہیں، میری وجہ سے آپ کو یہ ملکیت پہنچی  
میں سافی چاہتا ہوں: اس کی مژوں کو بخوبی کہا جاتا ہے: انہوں نے فاروق کو بات  
کا نوش لیے بغیر کہا:

اہ! واتھے پر واقعی زیادہ جیت ہوئی چاہیے: فرزاد سے سوالات کی طرف اشارہ کیا ہے، ان کے جوابات کیا ہو گئے  
سبھیہ لیجے میں کہا۔  
لیکن کیوں؟

ویکھیے تا... یہ بھے رخنوں والے واقعات ملک کے تاریخ میں کیوں... کیا قمار سے پاس مغل نہیں ہے۔  
سے سے تعلق رکھتے ہیں، ہماری طرف ایسی کوئی واردات نہیں ہے تو غیر ہے۔ میکن جو سال فرزاد کے فہریں میں  
ہوئی.... آپ تو اخبار کی لیک بھر کے ذریعے اس کی پیدا ہوئے۔ ان کے جوابات میں کس طرح وہ سکھا ہوں۔  
ظرف متوجہ ہوئے ہیں، کسی کو بھی یہ بات معلوم نہیں اور اس کے جوابات میں میرے ذہن میں پیدا ہوں، ان حالات میں میرے ذہن کے تاریخ کی شخصیت اور وارثوں میں بھی دلپتی رکھتے ہیں، ان حالات میں میرے ذہن میں پیدا ہوں، ان کے تاریخ کی دسے داری  
ماختر کے مکان میں پڑتے گیا، عقل اس کا صوت لیک بھی ہونے دیگے:  
میکن تم اپنے ذہن میں سوال پیٹا ہی کیوں ہونے دیگے:  
جاہاب دیتی ہے... اور وہ یہ کہ کوئی شخص پہنچے ہی فرزاد نے خوبی انداز میں کہا۔  
ہمارے تعاقب میں چاہا، میکن وہ کون تھا، اسے یہ بات  
کس طرح معلوم ہو گئی کہ آپ ان وارثوں میں دلپتیے  
ہیں اور سب سے بڑی جیت کی بات تو یہ کہ انکے وارثوں ہمارے تعاقب  
کے مشرق سے کی وارثوں بے متعلق آدمی یہاں کہاں سے میں ہٹا، میکن وہ مشرقی وارثوں کے سلسلے میں ہمارے تعاقب  
اگیا، وہ بھی ہمارے تعاقب میں: فرزاد روایت کے عالم  
پھے متلوں کوئی آدمی ہو گا..... وہ ہمارے پیچے سائے کی طرف  
لگا ہوا تھا، یہاں تک مشرد اختر کے گھر میں بھی پہنچ گیا،  
جیت کی بات ہے..... فاروق تم بتاؤ... فرزاد نے میں بھے اپنی طرف یاد ہے کہ ہمارے اندر داخل ہوئے کے بعد

لکی کھڑا ہی تھی اور اس کے بہر آٹھ ہی صاب کھلے اپنی میں  
تین کر دے تھے اور جب اور کار ایک کوشی کے باکل ملنے  
ووک گئی تھیں۔ آٹی ہی صاحب ان کا رش کوشی کے دروازے  
کی ہوتا تھا۔ انہیں اپنی طرف بڑھتے ویکھ کر شیخ شار صاب  
بُوئے۔  
میں گھنٹی کا بن وبا پکا ہوں جیسے:

”تمہارا خیال شیک ہے۔“ وہ دل کش انداز میں سکرے۔  
”اور آپ وہ بات ہیں نہیں پتاویں گے۔“  
”نہیں، لیکن محض ڈی اسٹھار کرنا ہو گا۔“ یہ کہے اہم  
انہوں نے اچھاک جب دک کر دی اور انہیں بھیجے رہنے  
اشارہ کرتے ہوئے لیکھ میڈیکل ٹوینس گھس گئے۔ وہ انہوں  
کسی کو فون کیا اور صرف ایک منٹ بعد واپس جب اس  
گھنٹے۔ لیکھ پار چھروڑہ روانہ ہوئے۔  
”ایا جان ا ہمارا بہت ۱۵ ماں ہے؛ فرازانت نے کہا۔  
”میں جانتا ہوں۔“

”تو پھر آپ ہمارے بڑے عال کو اپنے عال میں کیوں نہیں  
بدل دیتے۔“ غود نے پہے تابی کے عالم میں کہا۔

”میر گرد..... عقل سے کام بھی کی گریش..... تم غود یہ  
کیوں نہیں جان لیتے کہ میں کہاں جا رہا ہوں..... کیا کسے  
دلا ہوں، حالات اور واقعات تمارے سامنے ہیں..... تماری  
عدم موجودگی میں جو پچھے میرے ساتھ پیش آیا، اس کی تفہیل میں  
تینیں تا چکا ہوں.....“

”یہ کہ کروہ غارہ کش ہو گئے..... اور تمہوں پرے میں  
ڈوب گئے، انہیں تو ہوش اس وقت لایا، جب بیچ  
دک۔ انہوں نے دیکھا کہ بیچ کے پاس ہی ایک کار

کرنے کی دلکشی کے ان لوگوں سے مستقیم ٹوپ پر قیسِ ایجھنا  
شروع کر دیتا ہے۔ ارسلان واقعی اور احان رہنا کی شاییں ہائے  
ساختے ہیں..... نہایت ہی اس گروہ نے پہاڑیوں میں پڑا  
لے رکھی ہے، جیسی شاید پہیں کے کئی دستے ساتھے کے  
ان ملاتے کر چکرے میں، ایسا پڑے گا، وہ کام ایس آئے ہی  
کہا ہو گا، میکن پچھے بے سے زیادہ جوڑت اس بات پر ہے  
کہا ہو گا پاہتے کیا ہیں، کیا آپ میں سے کوئی امامہ مگا  
کا ہے۔

”ایک ۲۰ بجایں میں بتا سکتا ہوں کہ یہ لوگ کیا پاہتے ہیں؟“  
انہیں کامران رہنا پڑتے۔  
”بہت غرب اے ہمان کر غوشی ہرلی کر تم انداز نہا پکھے ہو،  
غیر بتاؤ۔“

”یہ لوگ بہت بڑے پیچائے پر دوست بھجو کر رہے ہیں ایسا  
معلوم ہوتا ہے جیسے انہیں کسی غاص مقصود کے تحت دوست کی  
پہنچا مزدود ہے اور دوست حاصل کرنے کے لیے انہوں  
نے یہ سیکھ شروع کی ہے..... انہوں نے جواب دیا۔  
”شیک ہے..... مزدود کیا ہے.....“

”وہ کیا غاص مقصود ہے؟“

”یہ بات ہیں معلوم کرنا ہے۔“

## غارہ پہاہو گیا

انہیں کامران رہنا ان تینوں کے ساتھ تکم سرافرازی کے میلک  
دوں میں موجود تھے۔ بیان تمام انفسیں بھی تھے۔ بیتی کے سردار  
کی لاش ملنے کے بعد بھی بے زخم وہی لاشیں ملنے کا سلسلہ  
ختم نہیں ہوا تھا، بلکہ کچھ اور بھی پریشان کن خبریں مل رہی  
تھیں۔ آخر ہی بھی صاحب نے لفڑی کا انداز کیا۔

بے زخم وہی لاشیں صرفت ہمارے ہی گاہ کا مسئلہ نہیں  
اسی قسم کی وارداتیں دنیا کے بہت سے ملکوں میں واردہ  
ہو رہی ہیں۔ اور اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ  
کوئی ہیں الائقی گروہ ہے، اس گروہ کا نام ساری دنیا میں  
ہیل ہوتی ہیں، لوگوں سے معاوضے کے کری گروہ قتل و  
خاتم گری اور دوسرے ہونا ک جرم کر رہا ہے، جو لوگ  
اس گروہ کے ذریعے ایسے گھنادنے کام کرتے ہیں، وہ بھی  
اس کی رہ سے نہیں پچھے، بلکہ بعد میں یہ گروہ ماز ناشر

لیکن اس سے پہلے ان دو گوں کو گرفتار کرنا مزوری ہے: آئی اس سے آئی کہ صرف مردوں نے ہی حکومت سے غداری کی تھی اور وہیں تباہی تھا کہ اپنے کامران مرزا اور ان کے ساتھیوں کے آئے سے پہلے تھی اس نے بانی ایشٹ پختی کے افراد کو

چھاڑی دیا تھا، پھر جعل اسے اپنی غداری کی صراحت کی تھی..... تو پھر پہلے ..... یہ سب اس ستم پر پہلے گے.... یہیں مرغیہ تھیں ہے کہ ابھی سک یہ دل کا سے فرار شیخ ہو سکے، کیونکہ تمام ہوتی اڑوں، ریاستے ایشٹوں اور بھری دستوں کی بڑی گمراہی ہو رہی ہے۔

اس کے بعد رواجی کا پروگرام شروع ہوا، پولیس کے دستوں کو پوری طرف اٹھنے سے میں کر دیا گیا تھا، اپنیں پہلیات دے دی گئی تھیں کہ اگر دشمن گرفتاری نہ دے اور مقابلے پر امداد آئے تو وہ بھی ہے دیرینہ ان پر فائز رکھ سکتے ہیں، تمام حصے ٹکوں میں صادر ہو کر جزوی پہلوؤں کی طرف معاذ ہوئے۔ اب بات کے وقت جب پہلوؤں میں پہلے لگا دیا گیا تھا، میں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے تجویں والی عاشیں پہلے سے بہت دور ملنے لگی..... ادھر پر وہ لگایا گی تو پھر پہلے مقام پر ملنے لگی..... گویا = گروہ ابھی سک پوری طرف سرگرم ہتا۔

افسر پہنچنے والیں مدد و مدد ہوئے۔ پہلی بستی کے دو گوں کو پہلے ہی گرفتار کر دیا گیا تھا، لیکن تھیات کے بعد یہ

پہلوؤں سے سر تو گھوٹنے سے ہے۔ اتنی بی صاحب نے تمگھا داد پر کا کہنا کھایا: اپنے کامران مرزا نے گمراہی ہوئی آغاز میں کہا۔

ٹکی آغاز میں اپنے کامران مرزا سے کہا۔

”اب کیا کریں بھائی؟“

”ناکاہی کا اعلان کرتے ہوئے واپس اختیار کی جائے۔“ دو پہلوؤں کے بخود کہا گئے یہیں، مزدور کہا گئے ..... میں کھائیں گے بولے۔

”تو یہیں گرفتار نہیں کر سکتے گے: یہ کہ کہ انہوں نے اپنے کرے

..... ان کی گرفتاری تھی انسان میں..... یہ کوئی موقول گرد کرنے کیا اور انہیں کہا گئے ہے کہ اس کا اشارہ کیا۔

تو ہے نہیں، پوری دنیا کے ہاٹک میں اس کی شنیں پیسے کہا گئے کہ بے آزاد کرنے کا خالی بھی دل میں نہیں ڈالی گئے ہوئی ہیں۔

”ہبھوں! تم شیک کئے ہو۔ سوال یہ ہے کہ اب تم کیا کر دیں۔“

”خیال کو پاس نہیں پہنچنے دیں گے: فرحت نے کہا۔“

”لیکن بھائی..... صرف خیال کو پاس نہ پہنچنے دیتے ہے اپنے تھکر نہ کریں، میں دل میں لیک کروں گا:“

”گرفتار کر کے دباؤں گا:“ انسوں نے بھراہی ہوئی آواز میں کہا اور پھر واپسی کا اعلان کر جیا۔

”کام ایسے چلے گا کہ رات کو جب تھاری الی سو جانشی گے: اتنا قابل ممکنیا۔“

کام ایسے چلے گا کہ رات کو جب تھاری الی سو جانشی گی تو ہم نہیں خوشی سے لیک بار پھر ان پہلوؤں کا رخ کریں گے:“

”تو ہا جان: اپنے کے خیال میں صرف رخ کرنے سے شام کے وقت ہے تھے.....“

کام پل جائے گا، آناب لے مصوبت سے کر۔  
نیں اکام اتنا آسان نہیں کہ مرد بڑ کر کے سے پل ہوئے تھے تو پرہیز پھر آئیں گے؛ آناب  
و پہنچے۔

تو پھر:  
میں؛ اور کچھ نہ پوچھ، فہرخ مرد پر میار رہو۔  
نیں تھا، یہ تقریباً مودی پچان تھی۔ لیکن انپکٹ کامران میں  
بھی بہت بہتر، انہل نے یہک ساخت کیا۔ اور پھر بھی کیا کیا۔  
غم سے نکلے اور ایک بار پھر ان پہاڑیوں میں پہنچ گئے۔ انہوں نے اور سکھ پہنچنے میں ان کی مدد کی۔  
نیں پہنچے پر موجود کائنیوں سے پہنچ کر اگے جاؤ پڑا۔۔۔ اب وہ چاروں طرف رع کرنے پہنچ گئے۔ ایسے میں انپکٹ  
اپ کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ ان پہاڑیوں میں موجود کامران میں کھلے رکھنا، کیونکہ رات انھیں  
ہیں۔۔۔  
دن کے وقت میں نے ایک بہت اپنی پیادی میکرے۔ شاید نظر تو پہنچ بھی نہ آئے، البتہ آواز شایہ کوئی نہیں  
لی تھی؛ انپکٹ کامران میزان نے سرگوشی کی۔  
تو پھر:  
بھی بہتر۔۔۔ کیا آپ ہمیں یہ اجازت دے سوئے ہیں۔  
بھم میں کے اور پڑھ بھیں گے اور چاروں طرف کے کام انکھیں پہنچنے کے بند کر لیں؛ آناب نے پوچھا۔  
جاڑہ میں گے، مرد اسی طرح ہمیں پتا پہل سکتا ہے کہ ”۔۔۔“  
وہکو نہیں۔۔۔ میں نے کہ کہا۔ وہ پڑے۔  
میں یہی کہا تھا۔ دراصل ایک ہی وقت میں انکھیں اور  
وہ کام سے نکلے ہیں۔۔۔  
لیکن انہل یہ بھی تو سکتا ہے کہ آئی رات وہ نیک کام کے کھلے رکھنا اور ان کے کاول سے  
لا جوں والا قوت۔۔۔ میں کوئی کام ہے۔۔۔ تو خود بخود  
ہی نہ۔۔۔

کھلے رہتے ہیں۔۔۔  
”میرا خیال ہے، اب یہک فضول اگنٹو شروع ہوا اور اس پڑھ کی پر نہ پڑھتے تو ہرگز ان  
چاہتی ہے۔۔۔ بہتر ہو گا اگر اس سلے کو بھی بند کروں تو نیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔ پیچے اترنے کے بعد انہوں  
درد نہیں نیچے دھکا دے دوں گا：“  
”اس سمت میں بڑھا شروع کیا جسی سمت میں سائے نظر  
بہ پھر آپ کو نیں دوبارہ اور پڑھنے میں دو دنائے تھے۔ پھر ایک پہنچ کی روز آواز ان کے کاول سے  
گی؛ آناب بھلا کھاں پہنچ رہتے والا تھا۔  
”تم بار نہیں۔۔۔ اسے۔۔۔ اور دیکھو۔۔۔“ اور فرمتے تھے کہ پہنچنے لگے۔  
کہ روشنی میں اس طرف کے سائے نظر آ رہے ہیں؛ آناب، اس خدا۔۔۔ ان پہنچنے نے پھر کسی بدغیب کو  
آناب کو جھوکتے جھوکتے دک گیا اور پھر کر بیدا۔۔۔ شکانے لگا دیا۔۔۔ انپکٹ کامران میزان کے منزے سے نکلا اور پھر  
معلوم ہوتا ہے۔ تماری انکھیں نج رہی ہیں؛ آناب بایب چار کے قریب سائے ان کے قریب سے گزر کر آگے  
”عد ہو گئی۔۔۔ اسے بھی کام بھا عادہ ہے۔۔۔“ پڑھنے کے اور ان کے پیچے کوئی اور سایہ نظر نہ آیا تو وہ  
”خاوش رہ جو۔۔۔“ سمعت کا خیال پاسکل شکیک ہے۔ ان کے تباہ میں پہنچنے کے، انداز اس تھد عطا تھا کہ  
”تو کیا اس کے ہر شیک خیال پر خاوش ہی ہوا پڑے اسے جانتے والوں کو درا بھی پتا نہ پڑا۔۔۔ ایک غار کے  
گاہ۔۔۔  
”تم بیوں نہیں باو گے۔۔۔“ تھیں پیچے دھکا دینا ہی پڑے ساقیوں کو دیکھ رہا ہو کہ وہ ان کے پیچے ہیں یا نہیں۔۔۔  
”کام، انپکٹ کامران میزان جھٹا کر بیسے۔۔۔“  
”اوے باپ رے۔۔۔ ایگا باز؛“  
”اوے پیچے اتریں میں نے سمت کا اندازہ لگایا ہے۔ میں وہ اس غار کو بھی افسدے دیکھ پہنچنے تھے، لیکن اسیں  
اپ یہ لوگ میری نظر وہ سے نہیں پہنچ سکتے۔ انہوں نے کام کوئی نظر نہیں آیا تھا۔۔۔ پہنچ سکتے انخسار کرنے کے

بعد اُفروزی خار کی طرف بڑھتے اور پھر اللہ کا نام لئے دیکھا، خار میں کوئی نہیں تھا، البتہ خار بست بیٹا تھا اور اندر داخل ہو گئے..... اس وقت انہیں کیا معلوم تھا کہ وہ سکھ نہ نظر آ رہا تھا، چنانچہ وہ دھک کرتے خار کے راستے اشیں واپس بولنا تسبیب نہیں ہو گا۔ وہن کے ساتھ آگے بڑھنے لئے بہت بند انہیں ہے احسان خار کے اندر گھب اُدھیرا تھا، فتح کو باقاعدہ سچالہ فتح کیا کہ یہ خار شیخان کی انت سے کم بنا نہیں۔ وہن میں میں سے نہ تھا۔ صرف سانسوں کی دلی دلی آوازوں سے خار کو دیکھا تھا، لیکن جیوت کی بات یہ یہ غصہ کو رہے تھے کہ ایک درمرے کے قریب بربادی کر اس وقت یہ خار تباہ ہرگز نظر نہیں آیا تھا۔ ان سے پہلے اندر داخل ہوئے والے چاروں سایلوں کے بھیت کھانے ہے.... رات کے وقت یہ خار اتنا بیا کہ بارے میں انہیں بالکل کچھ معلوم نہیں تھا کہ کہاں ہیں فوج ہو گیا، انپکٹر کامران مرزا بڑھ رہا۔

انپکٹر کامران مرزا کی وجہ میں اگرچہ پہلے مارچ موجہ نہیں۔ خار میں ہو گیا..... یہ آپ کیا کہ درہ ہے میں؟ لیکن وہ اسے روشن کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ میں شیک کر رہا ہوں، وہ میں جب میں نے اس خار نام کے دووازے سکھاں دیکھ کھوف رہے، یاں تک کہ انہوں دیکھا تو یہ اتنا میں نہیں تھا، انپکٹر کامران مرزا بڑھے۔ لفڑی گرد لیا وہ خار میں سرگوشی میں نہیں کر سکتے تھے، لیکن۔ میں بالکل یہ کہ مار ہو سکتا ہے، فتح نے جیوان سرگوشی کی گئی میں خار میں مان سنن چاہتی.....، اُن پکڑ ہو کر کہا۔

کامران مرزا تنگ ہا گئے، بھجنلا گئے، انہوں نے جیپ سے میں خود بھی تم سے کم جیوان نہیں ہوں: وہ بھے۔ مارچ شانی اور اُنہوں پڑھا کر نہیں میں سے کسی ایک کو آفتاب اور آصفت نے بھی جیوت زدہ انداز میں پہلی پھوک کے قریب کر دیا اور اس کے کام میں بوئے۔ پہلائیں پھر آفتاب دلی آواز میں ہٹا۔

میں مارچ روشن رئے گا ہوں، ہوشیار ہو جاؤ.....، لیکن اسکی بات پہ بنتے ہوئے آصفت بڑا۔ ہاتی دو کو بھی بتا دو۔ میں میں آپ نے کہا اور خار دیکھا ہو گا، وہ یہ خار آئندہ منٹ بعد انہوں نے مارچ جلا دی..... انہوں نہیں ہو گا۔

ہاں، اس کا اسکاں ضرور ہے..... لیکن میرا دل کہ.....، اُو، ہم کیک بار پھر خار کے من کی طرف پہنچے ہیں اندر بیکھتے ہے کہ وہ خار یعنی تھا، انپکٹر کامران مرزا ایس پرہنچاں ہیں، تھا اس خیال کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔ خار کے من تک تو ضرور ہی درست ہو گا۔ آفتاب سپرے پہنچتے۔

اُو آپ کا دل یہ بھی کہ رہا ہے کہ یہ خار اتنا لیکے بغیر بڑا۔ میں میرا دل یہ بھی کہ رہا ہے۔ میں ہے، ہو سکتا ہے، آپ نے خار زیادہ اندر تک، خاروں والیں مردے، انہوں نے مارچ کی روشنی سامنے ٹھالی ہی نہ ہو۔

اُنکل میرا خیال ہے، اس کی صرف ایک دسمبر ہوئی، چاروں والیں مردے، انہوں نے مارچ کی روشنی سامنے ٹھالی ہے، فرمت نے پونک کر کہا۔ اور یہ دیکھ کر جیوان رہ گئے کہ خار بالکل بند نظر آ رہا تھا۔ اُو دو گیا، میں اس کا من نظر نہیں آ رہا تھا، حالانکہ ابھی وہ اس خار کے من کے پہن سے ہم تاریکی میں اندر داخل ہوئے کے سڑ سے ہی اندر داخل ہوئے تھے۔

پھر دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھتے رہے، لیکن یہ کیا..... یہ خار بے یا بھول بھیاں، آصفت کے تو نہیں کہ خار کے من کے پہن سے یہ خار آگے بند نہ سے سے نہلا۔

آگہ ہو، لیکن کوئی دڑاٹ ایسی ہو، جس کے بعد یہ خار پھر، ۶۰، ۷۰، ۸۰... جلدی کر دے۔ اُن پکٹر کامران مرزا نے پرہنچا ہو کر کہا۔

ہم، فرمت تماری حقیقی کی داد دینے کوئی چاہتا۔ اور وہ راپس پل پڑھتے۔ پھر فرمت کے خیال کی تصلیہ تو پھر دے دیجیے ۱۰، بے چاری کو ترسا کیوں۔ ہو گئی، خار میں کیک ایسا موڑ تھا کہ پھر سے بغدر دیکھے بغیر ہیں، آفتاب نے من بنایا۔ آصفت اور فرمت سکرائے ہوئی نظر آگئی تھا کہ خار آگے بند ہے۔ تو انہوں نے اس خار کو اپنا ٹھکانا بنا رکھا ہے۔

نہ رہ سکے۔

"یہی نظر آتا ہے۔ اُو واپس اندر چلیں۔" اپکش کامران ساپ کی موجودگی میں وہ اس غار میں نہیں رہ سکتے تھے:

"یہیں ابجاں کیا صرف ہم پاروں کا اندر ہاں مناب ہے۔" اُو جیسی سوچا تھا تو پھر یہ ذکر چھپنے کی کیا ضرورت ہے۔

"یہیں ابجاں کیا صرف ہم پاروں کا اندر ہاں مناب ہے۔" اُو جیسی سوچا تھا تو پھر یہ ذکر چھپنے کی کیا ضرورت ہے۔

کامران دفن فریق کا آٹا مانتا ہو گیا تو کیا ہم اتنے تھی، امتحان نے من باتے ہوئے کہا۔

کامران دفن فریق کا آٹا مانتا ہو گیا تو کیا ہم اتنے تھی، امتحان نے من باتے ہوئے کہا۔

امتحان نے ذرے ذرے امداد میں کہا۔

غار میں پہنچے ہوئے اپنیں تقریباً پندرہ منٹ گزر گئے لیکن

اپ نہیں اپنے دوگوں کو نظر میں نہیں رکھا تو غار نہیں ہوا اور نہ وہ لوگ ہی نظر آئے۔ ان کی چیز

گاہ، دیکھا جائے گا۔

امتحان نے اندھیرے میں تو مشکل ہی دیکھا جائے گا: آنکاب ہے۔

جیسے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ یہ غار شیطان کی آنت اور وہ ایک بار پھر پڑ پڑے۔ پہلی تاریخ ان کی مدد کرے ہے کہ اُنکا نے اُنکا نے بڑھائے کے امداد

تھی، لیکن یہ خطرہ بھی تھا کہ غار کے اندر موجود دشمن اس میں کہا۔

ٹاریخ کی وجہ سے غردار بوجائیں گے اور ان کے یہے نتیجے خوداک ہو گا۔

انکل: کیا آپ کے دہن میں یہ بات شیش آئی کہ اس غار میں نہر یہے کیوں ہو سکتے ہیں؟

غار میں نہر یہے کیوں ہو سکتے ہیں؟

امتحان نے اپنے کس سربی میں گم ہیں: امتحان نے ان کو مرن کر کہا۔

ایک لمحے کے یہے یہ خیال آیا تھا، لیکن پھر ہوا ہرگز

لیکن جن دوگوں نے اس غار کو پہنچانا بننا رکھا ہے، اس نے پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس پر کھا کر کچھ نہ بھے۔

لہا جان..... کیا سو گئے ہیں.....

"امتحان ہو تم..... اگر سو گئے ہوتے تو پہل کیے سمجھے تھے۔" میں اسی وقت ان کے ہمروں سے ایک سرد ہوا کا جو لکھا

تم بھی امتحان ہو گئے تھے اور پھر کامران کا اپکش کامران تھا..... تینوں دور سے پہنچے اور پھر کامران کا اپکش کامران

بینے ہیں:

غاموش رہ جو اور غار میں ہمکو ہوتے والی تبدیلی پر غر کرو: اپکش کامران میں اسی وقت ان کے ہمروں سے ایک سرد ہوا کا جو لکھا

دیکھا..... یہی ہے اسی وقت ان کے ہمروں سے ایک سرد ہوا کا جو لکھا ہے، اس نے پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

پہنچے ہوئے اس بات کا نیال کر کر یا ہو گا، ظاہر ہے ساپ

## انکشافت

بہم اپ کے کرے میں بینڈ کر دات کرنا پنڈ کریں گے:  
اپکے انپکٹر جنید کی آواز لوبی۔

کیا مطلب ..... میں میں سمجھا:  
مطلب یہ کہ اب سے آدمی گھٹ پے اپ کام تھے.  
ہم یہ باندا جانتے ہیں۔ انہوں نے سرو آواز میں کہا۔ ہمیں تین  
سروالی بڑے سور سے پرکھے اور پھر جوست۔

اپ کو تمہرے سے یہ سوال پوچھنے کا کیا حق ہے:  
حق ہے، اسی سے تو یہاں موجود ہوں، حق نہ ہوتا تو  
شاید میں اسی کوئی کے اندھرم میں شیش رکھ سکتا تھا.....  
سر اپ ہی انہیں بتائیے کہ مجھے یہ حق حاصل ہے یا نہیں:

وہ آئی بی ماجبان کی فرت مرے۔  
یہ شیک ہے جناب..... انپکٹر جنید اس کا حق رکھتے ہیں:  
لیکن اپ کے ساتھ انپکٹر جنید کیون نظر ادا رہے ہیں۔  
وہ بھی پچھلے سیست:

لیکا اپ دروازے پر کھڑے رہ کر ہی بات کریں گے:  
اوہ نہیں؛ آئیے۔ اس نے انہیں راستہ دیتے ہوئے

کہا۔ پھر ان کے آگے پہنچے ہوئے ٹولنگ رومن کی طرف

حمدود قادر و فرزان آفی بی ماجبان کو داں دیکھ کر جیلن دے  
گئے تھے، ان کی سمجھ میں نہیں آدمی حق کریں گیا ہو داہمے  
اسی وقت قدموں کی آواز ساتھی اور اپنے طیب سروالی نہ  
ہے۔ انہیں اپنے دروازے پر کھڑے دیکھ کر ان کی انہیں  
بیرت سے پہلی نہیں۔ آخر انہوں نے کہا۔

خیرت، تو ہے، اپ وگی یہاں موجود ہیں:

”ایک خودی کام تھا اپ سے۔ آئی بھی برسے۔  
لیکن اپ کے ساتھ انپکٹر جنید کیون نظر ادا رہے ہیں۔

وہ بھی پچھلے سیست:

لیکا اپ دروازے پر کھڑے رہ کر ہی بات کریں گے:

اوہ نہیں؛ آئیے۔ اس نے انہیں راستہ دیتے ہوئے

کہا۔ پھر ان کے آگے پہنچے ہوئے ٹولنگ رومن کی طرف

کا جواب اپ کو پھر سمجھ دیتا پڑتے گا، اس کے ساتھ ہی نہ  
اپ کریں گی بھی باندا پڑتے گا کہ جان میں سے اپ کا  
خیرت..... اسی تم سے کہہ دوں گا جنید..... شاید ماسپ اور  
تعلق تھا۔  
شاید ماسپ ..... یہ سب کہہ اپ کے ساتھ ہو رہا ہے:  
نہیں اپ کے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔..... اپ پر دوڑی اس وقت یہاں مرن گواہوں کی جیشت سے  
جو ہر دنیں بیانیں: آئی بھی ماسپ فراہم ہے۔

لیکا مطلب؟ وہ سکھاتے۔

جنید، وقت منائے نہ کرو، انہیں پنا اجازت نامہ نکال کر مطلب یہ کہ یہاں جو کچھ ہو گا، اس کے پشم دیو گواہ  
دکھا دو۔ آئی بھی برسے۔

بھی بھتر، انہوں نے کہا اور جیب میں ڈاٹھ ٹال دیا۔  
لیکا اجازت نامہ، اپنے طیب نے جیلن ہو کر کہا۔  
انہوں نے اجازت نامہ نکال کر ان کے ساتھ نکل دیا۔ بعد لیکھ ہوت ہیں موجود تھی، انہیں کرے میں داخل ہوتے  
شاید سروالی ماسپ کو اس کے ہارے میں کہہ معلوم نہیں تھا دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

ان کی انگلیں جیرت سے پہلیں گئیں۔ آخر انہوں نے تھکنگاہی دیکھ لی تھا پر انہیں کے کرے میں پہنچا جاؤ، یہ وگ بھرے  
کواز میں کہا۔

شیک ہے، پچھے کیا پچھا ہے:

”اپ شاید سمجھ لے، میں نے اپ سے کہا تھا کہ اپ کے داں، یہاں، یہاں..... انہوں نے بیٹے پھنتے اماز میں کہا اور  
کرے میں بات ہو گی۔

”آخر جیرت کرو میں کیوں ..... یہاں ٹولنگ رومن بھی تو ہے۔ انپکٹر جنید کرے کا بفر جائزہ سے رہے تھے۔ ان کو  
لاہبری کی عدم بھی تو ہے۔“

کر دیا۔  
ایہ آپ کیا کر رہے ہیں..... پوچھے کیا پوچھا ہے: کی تباشی شروع کی۔ اپنکشہ جیہد اپنے بگل کھوئے ہے، ان کی نظری  
ابد بیانیت پر ہیں تھیں۔  
بیہیں تھا میرزا:

تم خود کاشی تھیں و میں بیشی اخان صاحب بلے۔  
اس بات کا کوئی گواہ:  
میں محل سے تباشی سے رضا ہوں جب کہ = ہمتوں ہاڑتوں  
ہمیں بیکم اس بات کی گواہی دیں گے: انہوں نے کام اور لکھوں سے بدوہ مکارے۔

اور میر کے عاذم بھی: انہوں نے پوچھا۔  
اور پھر تو وہ نیک اداری کے سب سے اونچے دارے  
نہیں: اسی وہ سمجھی تھیں تھیں گے۔  
ماں بات ہے، ہم اسی کمرے کی تباشی میں پہنچے گا دیے،  
کیا مطلب.... کیا میں کوئی پیدا ہوں:

بلکہ کریں، اگر آپ کہیں گے تو ہم ایشیں دبادہ اسی  
بھی نہیں..... آپ پھر نہیں بیں..... پھر آپ کو تماز  
دینے پر کیا اعزازی ہے: وہ بھروسہ اداز میں مکارے۔  
اس کے ساتھ ہی ان کی نظر رسائل پر پڑی..... تجوہ لاث  
ماں بات ہے..... اسی جو دیا دیا کرنی ہیں کراں کے بیٹے سے شمارے ان کے ساتھ پڑتے ہیں۔  
کل اس لگک میں تباشی نام دشمن بھی نہیں ہو گا۔

### ○

صاحب کی طرف رہے۔  
بہت غوب، تو وہ آپ ہی تھے جنہوں نے میر راضھر کی  
اہل وہ حکومتے کھوئے اداز میں ایک ساتھ بے۔  
پہلے بھی..... شروع ہو جاؤ: انہوں نے غوب، فاصلہ چھالے سے کر داں سے بھاگ بھکھا۔  
اور فروزان سے کما۔  
کیا مطلب..... یہ تم کہ کہ رہے ہو: یہ رسائل ہمیں سے

اپنے ہیں:  
یہ نیسل اب میر راضھر ہی اکر کری گے..... ثم، اپے تھے کہ مات پڑتے ہاں سکتے تھے۔ انہوں نے ہاتھ سب  
میں ایشیں فون کڑا ہوں..... دیے تو ان کا نیک بیوت ہیاں میں محل محل کر دیکھے، ان سب پر دستخط موجود تھے۔  
ہے کہ یہ رسائل میرے ہاتھ میں موجود نہ لاث کے ہیں۔ بیوی بناپ، ثابت پاکل محل ہے، ان سب پرچھاں پر  
کے بعد کے میں، میں بھی نکلوانے کے یہے ان کے پاک میر راضھر کے دستخط میں، اب آپ کیا کہتے ہیں۔  
گلی میں، آپ میرے تعاقب میں تھے..... لیکھ ثبوت ہے..... بھی اپنے جسم کا اعزاز ہے، یہ ملے  
ہے کہ اس خامسے سے پہلے کی تاریخ کا آپ کیک شادی میں تھے ہی اڑائے ہیں اور میر راضھر کو رہی بھی کیا تھا۔  
تھیں دکھا سکیں گے۔ اب کیے تو میر راضھر کو فون کر دلا اب بیانیت رسائل لے چکے ہوئے اداز میں کما۔  
شاید وہ اپنے رسائل پر کوئی نشان بھی نہگاتے ہیں: مادہ، آجی سماں کے میں سے جیت زدہ اداز میں  
امید بیانیت رسائل کے میں سے کوئی لفظ نہ مل کا، لکھا۔ ابھی تک تردد میں پہنچتے ہے تھے کہ اپنکشہ جیہد کو خط  
خاہوٹی سے ایشیں گھوڑتے رہے، انہوں نے یہ پیدا، اٹھا، اسی ہوئے ہے۔ اور ایشیں شرمندگی اعلماً پہنچے گی، میکن ان  
میر راضھر کے قبر فاصل کرتے ہیں، میکن پھر ایشیں یاد کیا کیا نیال لفظ ہو گیا تھا، انہوں نے تو اب بیانیت رسائل کو  
نہر کو ایشیں معدوم ہی نہیں ہیں.... تاہم وہ فرضی نہ کہا، ہم ثابت کر دیا تھا، انہوں نے نہ، وہ کہ رہے تھے۔  
یہ.... اور پھر فون میں ہوئے۔

میر راضھر.... آپ.... یہی میں اپنکشہ جیہد.... اب وہ بھرا ثابت کر رہے تھے، آپ کو یہ رسائل اٹھانے  
کی خاتمی ہے.... شکر ہے غذا کا..... آپ پہنچنے کی مزواتی کیا تھی؟  
پر کوئی نشان نہیں گھایا کرتے ہیں..... بھر جو گا کہ آپ نہ کر اب بیانیت رسائل نے ان کے رسائل کا کوئی جواب نہ دیا۔  
تریلیت سے آئی۔  
یہ کہ کہ انہوں نے سیدر لکھ دیا اور رسائل پر چک کی۔ خیرا میں تھی بتا دیتا ہوں..... جان ایکل نے آپ کو

کر دے جائی جائے:

بیرے تھا اپ پر مگر کہا تھا..... جان مائیکل نیک تینیں کا نام۔ اس وقت ہمارے پاس بھکڑی نہیں ہے، ہم آپ کو تھا۔ سرکس ایسی ہمارے ٹک میں آئی بھی نہیں تھی جب اپنی طلاق میں میں جائیں گے۔ مائیکل نے آپ سے مابطہ قام کر دیا تھا..... آپ اس کے تو پھر بچے کپڑے تبدیل کرنے کی صفت دی جائے۔ سے انکار نہیں کر سکتے کہ آپ خدا کو مانتے سے انکاری؟ نیک ہے: انکشہر جنہیں ہم ہے۔

آپ کا خیال ہے کہ اس دنیا کا کوئی خدا نہیں ہے..... آپ کمرے سے پاہر نشیش نے جائیتے.... اسی صورت جان مائیکل بھی کہتا تھا اور اس کے گرد بنتے ہوئے پہلے کر سکن گا: انہوں نے مردہ آواز میں کہا۔ اکٹھے ہوئے، ان سب کا میں خیال ہے..... جان مائیکل، «پانچ کمرے سے پاہر نہکن آئے.... البتہ دروازے کے اس کے ساتھی۔ اپنے ہم خیال لوگوں کی تعداد میں سے اتنے سے نہیں ہے۔ ابھی طیعت سوداگی نے کمرے کا دروازہ امناؤ کر دینا چاہتے ہیں اور اس کے لیے وہ نت سے پہنچ کر یا، وہ انتظار کرتے ہیں، ایسی کہہ منٹ بھی نہیں انتیار کرتے ہیں.... پھر آپ بھی بیڈ کو نہ سے واری دروازہ تھا کہ گولی پہنچ کے دھماکا ہوا۔ وہ بوکھا اٹھے اور کر دوسروی درت کا رخ کرتے ہیں..... اس طرز ساری دروازے کو لیک دھکا دادا، میں وہ تو اندر سے بند کر دیا۔

اپنے ہم خیالوں کی تعداد میں برا بر امناؤ کر رہے ہیں۔ کوئی کی آواز سن کر ابھی طیعت سوداگی کی بیگم اور اپنے انہیں طرز طرز کے لپٹے بھی دے کر جاتے ہوں گے ماری ہوئے دروازے ہوئے دروازے پر چیڑ گئے۔ سوداگی..... کیا آپ ان واپس سے انکار کر سکتے ہیں۔ میں ہوا۔..... کیا ہوا۔ وہ پہنچے۔

«میں کسی بات سے انکار نہیں کر دیں گا..... میں عورت سوداگی صاحب ہمارے ساتھ ہانے کے لیے کپڑے تبدیل خانوں کے حوالے کرتا ہوں.... کیا آپ مجھے اتنی صفت پیدا رہتے شے..... ہم باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے کہ گے کہ میں آپ کے ساتھ پہنچ کے لیے کپڑے تبدیل کر دیں گے کہ آواز سنائی دی۔..... کمرے کا دروازہ وہ اندر ہوں..... ساتھ ہی میں گزارش کر دیں گا کہ مجھے بھکڑی کا

سے بند کر پچھے ہیں... اب صرف یہی صورت ہے کہ دو دارے... دوسری یہ ہے جیسے اب تم یہ کرو گے... کیا سرکس کے درجن لڑا ہائے، اپنکر بیشہ جلدی بدلی کرے گے۔

و تو ردیلے... بیکم سوداٹ نے گھریٹ کے نام پر... ہم پاہیں تو ان تین سے صرف چند کو اونکار کر سکتے ہیں، پہنچنے کی کوشش کے بعد دندانہ قٹ گی اور اس سب کو تین... سوچ رہا ہوں، انہیں اونکار کر کے ہم کیا فائدہ داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا، اجنبی طبقت سوداٹی فرش، اداہ سکتے ہیں:

پسے تڑپ رہے تھے اور ان کی کپٹتی سے نون یا... فناہہ اٹھانے سے زیادہ ہمارے پیے پھر مون کو سزا میتے تھا۔ پستول ان کے پاس فرش پر پڑا تھا۔ ان کے پاس کامیابی تو مند ہے۔ وہ چار ساواہ نیاسن والے اڑاتے گئے ہی دیکھتے ان کا جنم ساکت ہو گیا۔ وہ بہت دیر تک پہنچا ہیں، آخر ان کے تالیں کس درج چھوڑتے جا سکتے ہیں؛ آنے ہمکوں سے ان کی راش کو دیکھتے رہتے ہمہ گھرے نہ ہوئے پہتے۔

دھائیں مارنے لگے، آٹی ہی صاحبان میں سکتے کے عام نہ۔ تب اپ جان ماںکل کے سائیتوں کو اونکار کر سکتے ہیں، تھے۔ آخر اپنکر بیشہ کی آواز ان کے کافوں سے ٹکرلا۔ پل وگ صاف کر دیں گے کہ ہمارا جان ماںکل اور اس

انہوں انہوں نے خود کشی کر لی..... میں سوچ میں ہم کے سائیتوں سے کوئی تعلق نہیں، جب کہ میں یہ سمجھتا ہیں تھا، اور جبے ذما بھی شبہ ہو جاتا کہ ان کا ارادہ یہ ہوں کہ اس جنم میں وہ سب کے سب شامل ہیں:

یہ تو کبھی انہیں نہیں تھا۔ پھر... خیر.... اب کہا ہو مکنے اپنکر بیشہ نے خالی خاہر کیا۔  
یہ کہ کہ دہ اکام کو فتن کرنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد، "بھرتم کیا چاہتے ہو؟"  
جان سے بوجیں قروں سے رخصت ہو رہتے تھے، میں پاہتا ہوں، ان سب کو تاپنیدہ، وگ قردار سے کر لکھ سے نکلنے کا حکم دے دیا جاتے کے پھر مون پر ناکامی صاف مکھی محت.

"ان سے تو مجھے بہت سی معلومات حاصل کرنا ضرور اور لکھ چھوڑنے کی انہیں ایک بہتت کی ہمت دے دی اپنکر بیشہ کے بچے ہیں صرف سنی۔

تھے۔ ازیک دین سراخیاں تھے اسی گروہ کا  
مرانی لگا ہی بیا جو یہ وارداں کر رہا تھا، میں شہر  
سے ان وارداوں کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ اس  
شہر کے باہر ایسی وادی تھی جو چاروں طرف سے  
چاروں کے درمیان گھری ہوئی تھی اور جس تک  
پہنچنا تقریباً ناممکن تھا..... اس وادی میں ہی اس  
گروہ کا محلہ تھا۔ انہوں نے باہر نکل کر اور انہوں  
کو دیکھ لیا۔ اس پر جست گئے اور انہوں نے اس  
جگہ ان قاتلوں نے اپنی ہاتھوں کو تسبیت کاہ بنا دیکھ  
تھی، گروہ کا سرفنہ ان لوگوں کو تسبیت دیا کرتا تھا،  
پھر یہ لوگ اس کام میں مددت حاصل کرتے تھے بیٹے  
زم کاٹنے کی مشکل کیا کرتے تھے، اتنیں اس قسم  
کی زندگی بھی دی جاتی تھی کہ جنم کس طرف کرنا  
ہے اور یہ کہ کوئی سراغ پھر سے بیٹھ رکنا ہے۔....

بیٹے زخم والی وارداں میں بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے  
پھر لے لیں گے اسی جاتے تھے تو اتنیں کسی  
شہر میں بیٹھ دیا جاتا تھا، اسی طرف لوگوں کو  
سلسلہ تربیت دی جاتی رہی۔ ان لوگوں کی تعداد  
بین اٹاندہ ہوتا پلا گیا اور یہ دنیا بھر کے مکون  
یہ پہنچنے پئے گے، مقصد اسی گروہ کا سرفنہ

پوشیدہ رکھا جانا چاہیے:

میکن، اس کا کیا فائدہ ہو گا؟

یہ میں آپ کو بہت بد بتاؤں گا:

بُلڈ ٹیک ہے، بیسے تماری مری۔... تمارے

شہزادہ کوئی پروگرام ہو گا: انہوں نے کہا۔

نیز لائٹ کے شارے سے کردہ گھر اگئے۔ انکوئیں

کے پاس بڑے شارے تھا، انہوں نے اس کے بعد والا غیر

کھولا اور پڑھنے شروع ہے، یہ پڑھ کر انہوں نے ان کی دن

بڑھا دیا۔ وہ تینوں اس پر جٹ گئے اور انہوں نے اس

شارے شیحال لیا، اس سے تمام رہاویں میں سے پہلے زخم

والی وارداں کے متعلق تفصیل پڑھتے پڑے گے، پھر

ٹک کر رساۓ ختم یوگے اور اس طرح انہیں پوسٹ

حاصل ہوئی، اس کی تفصیل یہ ہے۔

بیٹے زخم والی وارداں میں بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے

گئیں، ان کا دائزہ دیکھ بہتایا گی اور ایک شہر

کے بعد دوسرے شہروں میں بھی بیکوں دوسرے بھروسے

میں بھی پھیل گئیں، طرف دہراں کی خفایا گیا

پوری دنیا میں پھیل پکی تھی، دنیا بھر کے سارے

ان وارداوں کے ذمے دار لوگوں کی تلاش میں

بہت سیئنا تھا، یہ لوگ انجامات میں بیس دفعہ  
تم کے اشتھار دیا کرتے تھے، یہیے لوگ جو کسی  
کی حیان کے دشمن ہوتے ہوں خود یہ کام کرنے سے  
گھربتے تھے، ان لوگوں کی خدات بخاری قدم کے  
پڑتے میں عامل کر دیا کرتے تھے، ہر خود اپنے رہنماء  
کے ساتھ کسی بھجہ موجود ہوتے تھے تاکہ پولیس لا  
کے علاوہ کوئی جرم ثابت نہ کر سکے۔  
یعنی آنکار ان وابداؤں کا سراخ لگایا یا  
اُن ذین سراغسان نے پیاروں کے درمیان گزی  
وادی کے خیفہ راست کو بھی ملاش کر دیا اور  
بھر پویں کی ایک بہت بڑی جماعت نے ان  
وادی کو پاروں طرف سے گھیر دیا، خیفہ راست  
کے سامنے میں نہیں نٹ کر دی گیا۔ اُردو نے  
بھی ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا اور بات ادا  
مقابلے پر آت آئے۔ ایک باقاعدہ جنگ روی کی  
آخر کی روز کی جنگ کے بعد کہیں جا کر اس  
کروہ کا خاتمہ ہو سکا۔۔۔ یعنی ملنے والی لائون  
ٹن سرفنگ کا پتا نہ پہل سکا، یہ لوگ اگر قباد ہوئے  
انہوں نے بتایا کہ ان دشمنیں میں سرفنگ ہرگز نہیں ہے

وگ دینا بھر میں پہلے ہوتا تھا، انہوں نے یہ کہ  
پرانا سرگردیاں بند کر دی اور ایسے غائب ہوتے ہیں  
گھنے کے سرے سینگھ... صینگھون گرد گئے ہیں  
آج بھی گودھ کے ووہن کی تلاش میں ہے۔ سینگھ  
ان کا کوئی سراغ نہیں پائیں۔ اس وادی میں  
بلبٹا کا خزانہ بھی تلاشی کیا گی، میکن اس کا بھی  
آج تک کوئی سراغ نہیں لگا جب کہ پڑی

کا اندازہ یہ ہے کہ وہ دوست انہوں اور کھروں  
خداوند کی پیشانی پر بل پڑے گے۔ آنکھ، آسمت اور  
حربت خار کے اس نہ سے نکل کر درسری فرت جاتے  
ہے۔ یہ بے پیش نہ ہے جب کہ وہ بات کھڑے کچھ سپہا  
ہے۔

ہم کہتی ہیں کہ اس خار میں پہلے ہوں گے آسمت،  
آنکھ انہوں نے حوال کیا۔ ان کی آواز بھی اشیں ہوش دے  
لیں کو دیتا میں سے آئی۔

شاپر ہو گئی۔ آسمت نے جوابات دیا۔

میرا بھی یہی خال ہے، اس کا مطلب ہے، ہم نے  
ہمارے کم لکھ میل کا فاصل تو ضرور ہی طے کر لیا ہو گا،  
لیکن یہ خار لکھ میل بنا ہے..... اون خدا یا، میں نے  
یہ تندگی میں اغا یا خار کبھی نہیں دیکھا، خار کیا ہے،

## سرگوھل

پھر کب مرزاک ہے... میکن زیادہ پیریٹن کن بات ہے۔ کہ  
ہم جس سمت میں پہنچ دے ہیں، اگر غار سے باہر میم کا کچھ ہو جاؤ  
کہ ان سمت میں ایک میں تک پہنچتے تو... اپنکا میکن کہ وہیں میں سر دیا تو پھر موصلوں کا کیا ہو رہا  
مرزاک کے کچھ رک گئے۔ سوت نے فرما جواب دیا۔  
”تو کیا بایا جان... آپ بات کو دریائے میں کیوں؟“ جہاں تیس غلط فہمی ہوئی ہے... ہم نے غار میں  
ہے پس آئیں۔ آنکھ سبلہ غاروں پہنچتے دلا جاتا ہے: آنکھ سبلہ غاروں پہنچتے دلا جاتا ہے۔  
”تو پھر ہم دشمن تک کی حدود میں داخل ہو جائے۔ پہنچ دہرا، ہر وقت بے کار نہ بولا کرو؛ انکشکار میں  
کا مطلب ہے۔ غار کا یہ حصہ دشمن تک میں کھاہتا رہتا ہے اسے جیسا کہ دیا۔  
اور یہی وجہ ہے کہ ہزار لکھ کے بعد یہی ہم ان ”بادرے“ پہنچتے ہیں جو اس وقت یہاں سے  
کو خلاشہ نہیں کر سکے، یہ تو دوسرے دن کے وقت ایسی ووٹ جائیں اور مل بات کو غار کے سڑ کے آس پاس  
ہوتے ہیں، میں غاروں سے پہنچ کام کیا اور ہمارے کریڈٹ جائیں۔ ساعت ہی شاہد اپنے ماتحتوں کو ستر  
آئے۔ وہ کھٹے پھٹے گئے۔  
”میکن انکل، نہیں یہ کس طرف معلوم ہوتا ہو گا کہ اڑیا جائے۔ یہ تو وہ ترکیب ہے کہ سانپ بھی مر  
کوئی شکار آئے گا یا نہیں۔“ فوجت بول اپنی۔ باتے اور وہی میں دل توئے، میکن دوسری ترکیب یہ ہے  
”نہیں یہی سی بات ہے، شہر میں سے کوئی ناکام ہو گا کام سے کہ اس سفر سے باہر نکل جائیں اور  
تو آتا ہی ہو گا، ہو سکتے ہے، وہ غار میں داخل ہو نہیں کہ بادرے دشمن کام موجود ہیں۔ اس ترکیب میں  
انہیں اخلاص دیتا ہو، یا وہ کسی خاص وقت پر غار سے خروج ہے نہیں یہ نہیں کیا جا سکتا کہ سانپ مر  
اس سڑ پر پہنچ جاتے ہوں۔“  
”اسے گا یا نہیں، البتہ راطھی ٹوٹنے کا امکان بہت زیادہ  
ہوں...“ پھر کیا آپ یہیں سے ووٹ جانا پڑتا کہ اسے۔

تو پھر اُو، بُر ہو گا، دیکھا جائے گا۔ اپنکا کامہ پر پٹک کر جوڑا۔ اور ہال؛ ہمارا دشمن ضرور مالی بجوان کا  
بُدھے اور خار کے من کی طرف قدم بڑھا دیے۔ لیکن شکار ہو گیا ہے، الگچ ایسا نظر میں آتا۔  
ان کا سماں تھا۔ تاہم انہوں نے اتنی اختیار مرد کا ہے اس کی کافی اور وجہ بھی  
لیکوں کی آہست بھی نہ ہوتے دی۔ یہاں تک کہ نہ ہو سکتے ہے، کیا اب ہم واپس چلیں؟ اپنکا مردانہ مرازہ سونا  
تلک کر دوسری طرف پہنچ گئے۔ اس کم بھے میں بُدھے۔  
بُدھے کی روشنی میں انہوں نے دیکھا، وہ اب بھی پڑا۔ واپس جانے کو تریں نہیں چاہ رہا، کیونکہ ان سایلوں کو  
میں ہی کھوئے تھے۔ دور دوسری کسی ان کا ہم دلکشا کرنے کی کوشش کریں.... آخر وہ ہوں گے تو میں کیسے  
میں تھا۔ نہا جانے ان سایلوں کو زین مغل گھن تھی یا سہاہت بُدھے۔  
لیکے ہے انکل.... ابھی ہم واپس جا کر کی کریں گے۔

بُدھے بیکن ہے، یہ عالمہ ہماں تک میں شامل نہیں۔ ”اچا کہ پھر آؤ۔“  
اپنکا مردانہ مرازہ بُدھے کا۔ وہ آگے بڑھتے گے۔ پُنل ناروں ان کی مدد کر دیکی تھی۔  
تو پھر اس کا صحن مطلب ہے نکلنے ہے کہ جادہ ادا اپنکا لیکے درت اپنیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ انہوں  
کا نکلن ہمارے دشمن تک سے ہے، لیکن ہے لیکے بُدھے بُدھے بُدھے بُدھے بُدھے بُدھے بُدھے بُدھے بُدھے  
لیکے بُدھے بُدھے، آنے اس تک کہ جادہ اور دوسرے اور دوسرے سمت میں بڑھتے گے، اب اپنکا مردانہ مرازہ نے ہمارے بھی  
میں جایاں اینڈ کو جیسی تنظیمیں سے یہ حاد فاتیں لکھ بھاڑی تھی۔ دور تاروں کو روشنی کا سہارا ہے کہ آگے بڑھتے  
لیکے مژوڑت ہے؛ آصف بُدھا۔  
”دُوست بیٹھے کے سوا اور کیا مژوڑت ہو سکتا۔“ بُدھے کریں کرنے والے کہیں زیکیں ہی ہیں، لیکن کافی  
فرحت نہ کہا۔  
”لیکن ہمارا دشمن تک.... افتاب کئے کئے کر۔“ بُدھے گئے۔

بیرون ہے، لیکن یہ بھروس کا علاوہ تو نہیں ہے: زندگی نہ بدلنا چاہتا: لیکن سمجھی ہواد سنا کی دی۔  
 بدلنا یہ دوست تک اگر بھارا ساتھ نہ رہتا تو ہم اُنکی آنکی آنکی  
 خاموش: پلٹکٹر کامران مرزا نے اس کا گاؤں پکڑا رہا ہے وارداں کر کے ناپ بیش ہو سکتے تھے.... پوئیں  
 پھر سراشی کی۔ جب میر حضرت ان کی آوازیں ہم سکپ پڑھ بیس اپنکٹر کامران مرزا پھانڈیوں میں سرمنکہ ملکا کر تھک پکے  
 اُک طرح ہماری آوازیں بھی تو ان تک پڑھ سکتی ہیں ان، میں ہم کا شش نہیں کر سکے۔ تلاش کر بھی کس طرح  
 من سے کوئی آواز نہ نکالو۔  
 تھے ہیں، ایسیں یہی صورم کرم ان کے تک کی بجائے  
 تھی بہت بہتر، اُن قاب نے صرف ہونٹوں کو وکر دے کے دھن تک میں پہنچ جاتے ہیں.... دیسے یہ غار  
 اُن آمدہ ٹھنڈے تک پہنچنے کے بعد وہ لیکب ہماری بیدھی خوب نہیں، اس کے قریبے تو بھارا دوست تک ان  
 تک پہنچے، سپاہ کے لیکب سرت پر لیکب پہنچان سپاہ ان تک پر عذر کر لتا ہے:  
 صورت نہ کھڑی تھی۔ بائیں کرنے والے اس سپاہ اُنہوں نے اس اہم محل ہی میں دینافت ہوا ہے، لشاخ درخت  
 پہاڑ پہاڑ سے بیٹھے تھے، ان کی تعداد بیس کے تینکے پاسے شش بھی خور کیا جائے گا۔  
 تھی، انہوں نے یہ سب کچھ لیکب دوسرا چنان کی اُن اُنکے دات لیکب گاؤں کے بھن کی آواز سناق دی پھر ان کی  
 سے دیکھا۔ انہوں نے تا، ان میں سے لیکب کہ رانیتی لائیں تھیں ان کی سیع میں چنان پہنچی، وہ کچھ اور  
 یہ بات سمجھی بھی نہیں ہی کہ اُن بھی دینہ کو دیکھ لے۔ لیکب بھی سی گاؤں اس سپاہ نہ چنان کے پاس  
 بیکن طلب کیا گیا ہے: دکر دکر دکر کے قد کے سیاہ کچوڑی ملا  
 بیٹھے کارڈ واسے ہی چاہیں۔ دوسرے نے سرو، پہنچا دی بیٹھے اُرے۔۔۔ ان میں سے لیکب نے بلند آواز میں کہا  
 "اُور پھر بھی تک گاؤں بھی نہیں پہنچی بھجے یہے: ہمیں سر جوگی... آپ تیار ہیں۔  
 گاؤں کی آقی ہی ہو گی..... دیسے میرا خیال ہے۔ پہنچا۔۔۔ ان میں بالکل تیار ہوں۔ اک تو لوگ دو چار ہفت سافن  
 مل کوئی تبدیلی کی جانے والی ہے، درست آپ کو جیسے کوئا ایسا پاڑو تو یہاں اُک بیٹھے جاؤ۔

میکے ہے... اور بالکل مفتر کئے ہیں دو چار ماں۔ یہ پہنچان کی بات ہے تھی کہ واپسی کس طرح ہو گی.... آردو۔  
اپنے دی رُگٹھ بھی نہیں تھے۔  
دوسری بھی آدمی ساپنان نما چان کی طرف رہا۔ اس کو اپنے پیش جاتے تو یہ خودی نہیں تھا  
کامران مرزا کے بھی میں نہ جانے کیا آتی کہ ان تینوں کو اس وقت تو ہمیں سوت کا امامزادہ تھا، تاہم  
اپنے پہنچے اتنے کا اشارہ کر کے اتحاد پرورد کرے۔ اسنوں نے کسی پیکھا بھٹ کا انہار نہ کیا اور وہیں میں دہل  
سوت میں پہنچنے لگے۔ اسنوں نے بھی یہی کیا۔ لیکن اس کے بعد اپنکشہ کامران مرزا بھی اندر آگئے اور  
کاش کر دے گاڑی کے پہلی طرف پڑھ گئے۔ ایک بھائی دوہران پہنچ کر کیا، اسنوں نے سب سے پہلی بھیت کا سوت  
ڈنائید کے ساتھ دو آدمیوں کے بیٹھے کی جگہ تھا، اور کیا اور اکثر با رینک کر دہان پہنچے، لیکن دو سوت پر پہنچ  
سات ظاہر تھا کہ دو تینوں الگی بھیت پر لہا بیٹھا۔ پہنچنے سے پہلی اور اس سے اگلی بھیت  
کامران مرزا نے پہلی بھیٹ دعاویز کے پہنچان کی دریافت بلکہ میں دبک گئے، اس طرف کہ ان کے سر  
پتھر نکالا اور آہستہ آہستہ دباد دبائیے گئے تاکہ نہ اس سوت کی پشت سے پہنچے رہے، اپنکشہ کامران مرزا دعاویز  
دھیرے۔ آخر دروازہ ہوتا ہی بھکی آواز سے کلک جو کوئی اضافہ سے بند کر کچھ تھے۔ تقریباً دو منٹ اور  
پہنچ لئے تک وہ دم سادھے ساپنان نما چان کی دباد دبائیے، پھر اس نے سرگاؤ کر کتے خلا۔  
وہ بھیت دھے، لیکن دروازہ کھلنے کی آواز ان تک تین میرا خیال ہے۔ اب چنان چاہیے۔

بیکن جان؛ آئیے۔  
انہوں نے کافی کی طرف آتے قدموں کی آواز سنی۔ پھر  
پہنچان بھرے بھرے بھی نہ ہے، یکونکہ اس طرف تو  
دشمن تک سے بھی اگلی سیٹھوں پر بیٹھ گئے۔ اس وقت ایک اولی  
خدرات پر خطرات منکھے کھڑے تھے۔ بے۔۔۔۔۔ اور دوسرا تینگ سوت کے پاس ہے اکبر بولا۔

وچک کی وہی کے بارے میں تو کچھ کام پیش ہاگز، لیکن یہ جو بات تھی اس سے مکمل کر جیسی جگہ کام شروع ہم اک دو ران پینا کام جاری رکھیں گے:

ہاں؛ ملک کی کوئی بات نہیں، مشریعہ اور فیض۔ لہذا تم اسی ہاتھ پر ہو گرتے کی بجائے اپنے کام پسند پینا کام کر بے ہیں، وہ رات ہوتے ہی، وہ کام رکھ، جاری تنظیم نے بہت سرپری محظی کر آؤ یہوں پہنچ جائیا کریں گے اور تمیں ہدایات دست ہیا کریں گے اس کا اختاب کیا ہے۔ لہذا تم دیکھو گے، بہت جلد وہ دن گے: ووگ بیڑ کسی خبر سے کام ساختا کیے، پینا کام جاری رکھے وہاں سے جنم کا خواب ہم سب دیکھ دے ہے میں: سر

میں بناپ! محل یہ ہے کہ اب ووگ مشریعہ اولیٰ نے بہب سے بہب میں گما۔ ذریغ سے کس طرف رابطہ قائم کریں گے؟ اس نے بیان میں وہ دن کب سک آجائے گا اس

اوہ کوئے کی جگہ نہ کر اس پر ایک نئے کام کا پہلو گول: بھی بیب احق ہو، یہ کیا مسئلہ ہے، شریعت اسکے بہت جلد... تمیں دس سال سے زیادہ انتظار نہیں کرنا

کہا کر المنازع میں خودا بہت رتو بدل کر کے نیا اپنے پہلو گول: اب وہ اس ترتیب کیا کہ اسی دن

ہماری میں دیا جا سکتا ہے اور وہ اس ترتیب کیا کہ اسی دن میں جیاں اپنے کو کام کریں گے اور اسی دن شروع کر پکے یہیں دوسرے ہمیں جیاں اپنے کو کام کریں گے اور اسی دن پیاس سال بعد ایسا دن

پھر ہم پڑا حصہ یکم..... مشریعہ ام تو اپنے کام کو دیکھنا نصیب ہے گا اور ہماری بجائے ہماری اولادی ہی قدر ہو شیاد آؤی یہی کہ انہوں نے کہائے کی نی ہڈی اسے دیکھے گیں گی۔

پہلے میں یہ دوست کر رکھا تھا... اور اب اس پلگ لئے تو شاید پیاس سال سے بھی زیادہ لگ جاتے، میں

ٹھاکش کر لی ہو گی، تاکہ اگر کسی کو اس جگہ پر اپنے بیٹے بن سربراہوں کا اختاب کیا گیا ہے، وہ دنیا بھر کے

مانے ہوئے توگ ہیں ..... وہ ساروں کا کام بیٹھنے میں ایک پستول بیٹھنے میں تھا جب کہ وہ یہک اسکا تنقیم بیٹھوں کا کام دنوں میں کرنے کے ماہر ہیں ، جو بھلے کے ہدایہ کو اڑ کر رہے تھے جو پوری دنیا میں اپنا جانشین ہیں ..... لہذا اب تمہیں صرف اس سال بیان کیا پہلائے ہوئے تھے ، جس کے کام کرائے کے قاتل تھے پڑتے گا ۔ شاید اس سے بھی تم وقت مجھے ..... اور تمہیں اخراج میں لوگوں کو مت کے گھاٹ آتا تھے ، بہت سوچ ..... یہ جان کر خوشی ہوتی ، وہ سب نے میانہ کندھ سے سے ہے کہ جانت ملک ہا زخم لگاتے تھے ..... وہ سپاہی یا تھا کہ پڑو ۔ ہم وہ دور نہ دیکھ سکیں گے ؎ اس کے ہاتھ میں سچے رہے تھے ، اور ان تمہوں میں ہماری اولادیں تو دیکھ سکیں گی ۔ اس نے کہا اور کافر کو اتنا ہو گئی کیا تم دوڑوں کو معلوم ہے ، مجھے سرگل کو اڑ کر کیوں بلایا سے پہنچ لگا ۔

”خدا چاند سرگل کیا ہے : سرگل کہ کہ رہا تھا ۔

”خدا چاند سرگل کے ہاتھ پڑایا اور اسی دلت اڑا ۔ نہیں نہیں ۔ ڈرائیور نے کہا ۔

مور کاٹا پھر اسی سختی میں ٹھر گئی جس سخت تھے ..... کوئی نیا واقعہ تو فرمودیں نہیں آیا ۔

انپرکش کامران مرزا ، گافب ، گفت اور فرجت بیٹھنے ..... اپ کے علاوہ دوسرے مکون سے بھی جگہ میں بیٹھے تھے ، بیٹھنا بھی اس طرف پڑا رہا ۔ اسکے ہاتھ گئے ہیں ۔ ڈرائیور نے بتایا ۔

روکت نہیں کر سکتے تھے ..... سانس بھی ہوتے اہم ۔ ”کوئی کوئی بیٹھنے ہونے والی ہے ؎ شاید یہی بات ہو گی ..... ارسے ..... ارسے ..... ڈرائیور نے کہا اور

کہتا ہے کہا ہو گا ..... مرے کی بات یہ کہ فارمیں پھر جگہ اٹھا ۔

ہونے سے پہلے انہیں یہ بات معلوم ہی نہیں تھی اسکی بات ہے ..... سرگل پہنک کر بولا ۔ انہیں دشمن ٹکر میں لے جائے گا اور دوں سے کچھ بیب سا احساس ہو رہا ہے ، شاید گاڑی میں وہ واپس نہیں رہ سکیں گے ..... اب ان کے پیور کوئی خلیل ہے ..... قرآن ایک بنت عمر کر دیکھ ہی لوں ہے ۔

محدود محدود..... ایسیں مجھ سے پہنچنے کا سکھا ہے کہ: سرگال نے ہنس کر کہا۔  
میرا خیال ہے، کافی وقت ہے: سرگال نے کہا۔ گاؤں کیسے بار پھر چل چڑی..... ڈرائیور کی پہنچنی پر  
بی بی ہاں اور اس نے کہا اور گاؤں دوک دی۔ ڈرائیور کہ اس کے ساتھی نے کہا۔  
ان کے دل دھک دھک کرنے لگے۔ ڈرائیور پہنچنے پر بیکار گا احسان ہاتھ ہے:  
ابن کی طرف بڑھ گیا..... ابن کا پہنچنا اٹھا کر اک  
لائر کی مدد سے ابن کا چاہوئہ دیا۔ حادثہ کو ہاتھ  
دیکھا۔ بیشتری پیک کی اور پھر ڈھنک بند کرتے ہوئے اسی  
غواہی تو نہیں... ٹیکڑوں کو بھی دیکھ دیں: رہے ہوں... اس پر ہم تینوں گاؤں میں سے نیاہ بوجہ  
یہ کہ کہ اس نے پہنچنے والے ٹیکڑوں کو سمجھ لیا ہوا۔  
اور پھر پہنچنے والے کو دیکھ دیکھنے کے ہو سکتا۔ گاؤں میں تو ہم تینیں ہی سوار  
پیک کاٹ کر ڈرائیور پر چھپتے ہیں اور کہ یہ پیٹھ لگا۔ اس، ڈرائیور، پہنچت پر ایک نظر ڈال دیں، لیکن پہنچت  
ابن شارٹ کیا اور کچھ دیر تک اس کی آزاد سنا جاتی تو ہمارا کوئی ساتھی نہیں چڑھ گیا۔ سرگال نے کہا۔  
جیران ہو کر بولا۔  
کافی ہے، گاؤں باسلک شیک ہے، پھر پہنچنے کا یہ ٹیکڑوں نے کہا: ڈرائیور بولا،  
لا احسان سیکوں ہو جانا تھا۔  
لیکو... ناس خود پر اس صورت میں ہیں مزدودت سے  
بیسی نہیں دیکھا ہوا ہے گا۔ ڈرائیور کا ساتھی ہوا۔ وہ ہمارے درستے کی مزدودت سے جب کہ انہیں کامران  
ڈرائیوری کرتے بہت زمانہ بیت گیا ہے۔ اسی ہماری ایک پہنچنے کی طرف متوجہ ہو چکا ہے۔  
وہم نہیں ہو سکتا۔  
بہت تو شیک ہے۔ ڈرائیور نے کہا اور ایک بار  
خیر پہنچو۔ اگر گاؤں دیکھ لگتی تو تارے جو کہ گاؤں دیکھ کر پہنچے اڑ آیا۔ اس نے حفاظ الماء میں

چت پر نظر ڈالی اور پھر دنکار میں سر ہلا کا ہوا۔ ہمہ مانندی بھالی۔  
بیٹھ گیا۔  
چت پر گفتگی نہیں ہے:

تب پھر تین مزدود ہم ہی ہوا ہے۔ ان کے لئے زبان بندی کی سزا ایک باتی ہے، نہ  
کہ کما۔

میکن یہ دیم اس وقت کیوں نہیں جانتے؟ افراد دیکھ دیکھ کامران سزا نے بھتا کر کما۔  
کوارٹر سے آ رہے تھے۔ اس نے منہ بنا کر کما۔ میکن اصل؛ اگر ہم کچھ دیر اور اس طرح جیٹھے ہے  
پھر وہ اب اور پہلے کی کردہ سرگزائل نے فکر پر شاید بیٹھے ہی رہ جائیں گے۔ فرماتے نے بے کامی کے

کاڑی دیکھ ہار پھر پہل پڑھی۔ ڈیکھنے کی ہیئت۔ وہ سبھر کر دیں اور اگر کام جائز ہے تو۔  
اب بھی مل پڑتے ہوئے تھے، میکن اس نے پہنچا کر انہوں نے سر اہست آہست اپن کیا، تارے  
ضبوطی سے بھینچنے لے لئے۔ یہ سفر تقریباً چھ گھنٹے میں اس وقت تک ماند پڑ پکنے تھے اور میکن کا اقبال پھیلانا  
... اس دوران کاڑی نے نہ جانے کہتے ہوئے کامران سرگزائل ہر کیا تھا۔ نہ ان کے لئے اور اگر کام جائز ہے ایسا  
پھر ان کے سر بالکل بیچھے تھے، اس یہے درکٹ ملکی نہیں تھا۔ ... انہوں نے دیکھا۔ ... کاڑی بہت سی  
بارے میں کافی افراہ رہ لگا کے۔ ایس اس کا دریان کھڑی تھی۔ ... اس پاس

ہو، کوئی ان کا حال تیدیوں سے بھی بدتر تھا۔ سروڑا۔ اب تم وکی باہر آ سکتے ہو۔  
شدت ایک مزاج پوچھ دی تھی، آخر خدا ندا۔ ... کوئا خر ہے۔ ... اصفت بولا۔  
کاڑی رکی۔ ڈیکھنے لے چکے اڑا۔ ادھر اس کا مانگی۔

بک لکھ لکھ شکر ہے۔“ قتاب نوش ہو کر رہا، وہم بندھنے والے گئے۔ پھر اپنیں اپنے پیچے دیکھنے کا فہوش رہ جو... لکھن آس پاس کوئی موجود نہیں تھا، وہ تیرتی سے جھستے، انہوں نے دیکھا، اس میں دیکھنے والے ہوں۔ تاری آوازی سن کر وہ میاندن بیاندن کا سلسلہ پھیلا تھا اور جہاں تک نظریں جا ہوتی توجہ ہو جائے گا۔ اپنی تھیں، پھر کام پھر جاتے تھے۔ وہ گیا گاؤں دشمن کاک جب کچھ سس سوت بنایا کر کے،

---

چاروں یاہر نکل آئے۔ انہوں نے دیکھا، بیاروں کی ہوئی ایک بہت اپنی دیوار میں ایک دروازہ بنا کا نام گالیوں اس دیوار کے یاہر کھڑی تھیں۔ گواہ ہے تین دروازوں سے میں داخل ہو کر آگے پڑے گئے تھے۔ دروازہ دوسری طرف ایک بہت کھلا میدان تھا۔ اس سیداں پیچوں پتے دروازوں کے سامنے ایک پرانے سڑک پر اس سڑک پر انہیں بہت دور سینے کوئی جائے نہیں یہ صندوق سرگوٹ، ڈرائیور اور اس کا سامنے تھے۔ اس کے سیدان سے آگے اپنیں بے شمار ہی خاریں دکھاتی ہیں، ان میں سے اکثر میں ملائیں رہیں تھیں۔ ان خاروں کو دیکھ کر انہیں یہیں نکلا ہے میدان کے دوسری طرف ایک چھوٹا سا شہر تھا۔

کیا، یہی کہا ہو گا۔ اسی عرف کے پیے تو میں نے  
حالت ماحصل کیے یہیں، اگر ہمارے ساتھ یہ سات ننگ رکن  
اپنے چل گیا ہوتا، تو ہم اس وقت مشرقی حصے کی دن  
اور ہمارے اور اسی گروہ کا مکمل طور پر غافر کرنے میں  
کام کرتے..... غیر کوئی بات نہیں، انپرکثر کامران مرزا  
بھی بنت میں گے..... آد اشیں فن کریں:

### ۰ محرومی جہان میں

سادی تفصیل پڑھ کر وہ دم بخود رہ گئے۔ کہ کی ”د ان کے کو بیٹھ لے۔ یعنی جیسے اب ہب یہ بات مسلم ہو جائے کے عام میں بیٹھے ایک دوسرے کو بیٹھ کر بیٹھ لے جائے تو وہ ہم ان کے پاس  
آخر حسود کے منہ سے نکلا۔ یعنی انہیں ششاد بیج سے ملاقات نہیں ہوئی، اس یہے  
”آن خدا یا... تو کیا یہ گروہ اب دیوار پر ہمیں ان سے بات کروں گی۔  
گیا ہے: ایسا ہی معلوم ہوتا ہے بگہ اس ہار تو پہنچے میں بخود، ”انپرکثر جیسے مکانتے اور سندھ عالیے کی روشن  
زیادہ طاقت در حالت میں ہیں؛ انہوں نے کہا۔ وہ بے تابی کے عالم میں ان کے پہنچے کی دن  
ہو کر کما۔

تو پھر آپ فراہ انہل کامران مرزا کو فن پر آفتاب، اسحت در فرحت سے بات کیں گے  
حالات پتا دیں، یہی غیر..... انہوں نے نیز لائٹ اور لائٹ فوشن ہو کر کما۔  
زمانے کے شمارے پڑھ رکھے ہوں یا نہیں، شما نہیں کیا یہی اپنے کھونے نہیں نہیں دیے۔  
انکا ہے کہ وہ اس گروہ کی گوشۂ تاریخ سے بیان کرنے کا حق ورثت ہی نہیں بنا، وہہ ہم پہل فرست  
ہوں۔

میں لکھوئے، نہیں پڑیں کہ دیستہ: فرزاد نے بولی۔

”احد اس مرتبہ تو باخل ہی کوئی ملکان نکل رہیں انہیں ان جہاں جان، اب کا جیسا شیک ہے: اور ہم اچھے ہوئے ہیں، اور وہ تمدود نے کیا۔“ پھر تھرا دے جو جنی تھر رہیں، ان سے کہہ دیں، مجھے فن دیکن ہم ان کی امانت ڈاک کے خدیجے بھی تو پہنچو، میر کو اپنی ان دعاویوں کے بارے میں کہہ دیتا چاہتا ہیں: فرزاد نے ہمراہ کیا۔“ کیا نہیں پہنچے ہم سماں لے گئے ہیں؟“ اپنکشہ جو شدہ بڑے۔

”کون سا مزا، فاروق نے چکر کر کما اور پہنچا۔ شیک ہے، اب آپ یقین سے بات کریں کیونکہ آپ دونوں ہنسنی نہیں گئی۔“ درجے سے ایسی شکر نہیں مل سکیں: انسوں نے کہا یہیں میں، اسی وقت سسل مل گیا۔“ انسوں نے اپنے دادا کو دے کر خود اٹھ کر بڑے۔ انسوں نے ٹھوڑا، فاروق نے دیکھا تو میں بتا دیا کہ وہ دلکش تھیں میں مل گئے۔

”بہیو میں اپنکشہ جو شدہ بول رہا ہوں..... آپ.....“ ایک دن پہاڑوں پر کامران اپنکشہ کامران مزا نے اپنیں فن آپ ہیں..... خدا کا خلک ہے..... آپ سے سسل آؤ۔“ اس کا عاد مطلب یہ تھا کہ وہ ایسی شکر تھر نہیں ہے آپ کا۔“ تھا، درد ہے تو ہر نہیں کتنے تھا کہ ان کا پیغام ملے اور خدا کا خلک ہے، شیک ہوں،“ دوسری طرف سے لفڑی دیکھی: اصر ان کی خواہش پر تکوہت نے سات بیک کامران مزا کی آواز سنائی دی۔“ ایک سے ہمارا مل بیاں۔ انسوں نے اپنے فنے اکٹھا دینے۔“ اپنکشہ کامران مزا کمال ہیں:“ ایک دن پہاڑوں پر کامران اپنکشہ جو شدہ بول رہا ہے،“ وہ نوش دیستہ سے پہنچے ایک بار نہیں آتے، انسوں کے گلہ میادا بچے ہیں کہا۔“ ایک دن پہاڑ کے ملے کو بار کئی تھنگیں تک پہنچے کہ جسی کی وہ خرد پہنچے زخم والی دادوں کے پہنچ میں بول لے تھی اور یہ بھی اپنکشہ بیشید کے اشارے پر ہوا تھا، کیونکہ

الہ سب کی خیر حاضری میں وہ بھاڑ کا خیز سوار اکٹھے تھے میں دھل نہ ہو، پھر یہ کام ہم اپنے لکھ میں  
تھے، پڑائیے ہے معاشر ہو چکا تھا اور اب پہنچا تھا۔ ان یہ میں یہ سوری فنا میں کروں گا، یہ لوگ  
تم کی تیاریوں میں صورت تھے۔ انہوں نے پڑائیں رُن ہیں، اسارے ذہب کے دُشِن ہیں، ہمارے دُشِن  
کے پھرستے سیک اپ کے ذہبیے پول دیتے ہیں۔ یہ کشم کے دُشِن ہیں، ایں انہیں صفات میں کروں گے،  
کہ مررت کر ڈالی اور یہ کام سات دنک مرک کا بھی تم کو لے گے کیا، یہ بھی تو بتاؤ: خان رحمن پریشان  
مرت لیکے دن پہنچے کیا گیا۔ اس روز الفرقہ سے باہر آئے۔

بھی؟ دھکھ... اب سب لوگ وابس گروں تھے، جو میں ان کے ساتھ بھری بھاڑ میں سفر کروں گا۔ اور  
خان رحمن ایشیں جیکہ کہ جو بچے ہیں، لے کر پھر کوئی نہیں پہنچا سکتا۔ خان کا بڑا غریق کروں گا،

ایہ... میں... کیا... دھکھ دیا ہوں، میں کیجے... سوال تو یہ ہے: خان رحمن بھسے۔  
سیک اپ نہ چھرے۔ اپنے سینہ مکارے۔ اسی پارکن سے: انہوں نے اپنے دلوں بازووں کو  
بیکن اس کی کیا مزدیت پڑ گئی: وہ خیران ہوا۔ اوری، پھر گھوڑا، خادق اور فرزانہ کی عrat اشارہ کرتے  
ہیں ان سرکن دلوں کو نہیں پھوڑوں گا، ان کے ہاتھ کرنے۔

غرزناں میں، الگچ یہ ہمارے لکھ سے ہا دھتیں، بیرے ہے بازیں: دوسرے اسلامی ٹکوں میں لکھ کا بیٹھ جاتے ہیں۔ اسیں نہیں کو کہاں جو باریوں کو کیون جمل گئے۔ پھر فخر  
اس چاہل ہی ٹکوں پھوڑوں۔ کے اسے میں تو فخر ہے کہ ہا سکتا ہے کہ دو بڑے  
تم کیا کو گے: انہوں نے خیران ہو کر کیا۔ خان رحمن ہی مان گئے۔

“ان کا بڑا غریق کروں گا۔ وہ بولے۔ نہیں بھاڑا، میں اس سم پر نہیں ساختے ہے جانے کا  
مگر بھاڑا۔... وہ بیڑے میں نہیں، بھری بھاڑا نہیں لکھتا۔... میں نہیں بھاڑا وہی خلرے میں نہیں لکھیں  
رہے ہیں،”

۸۸: انہوں نے کہا۔

” وجہ کی مطلب .... کیا میں مسلمان ہیں؟“ پھر جیسے کہ خدا ہائکا کی دلخواہ کا نون آئے تو  
ہوتے کے ناتھے پالی سے ٹھہرنا میرا ذہن تین ایکس میں ... اگر کامران میڈا صاحب کا نون آئے تو  
ذہنی ادھی ہوں، انہوں نے بینتے ہے اپنے مدار کے شہر سے ڈکھ لے کر آج سے تین سال پہلے ہی نہ لات  
۔ بھی میں تو اپنا ذہن جیل کرتے ہوئے اسے رہ بست کچھ معلوم ہو چاہے گا،  
ہاں ہوں جب کہ تم سیناڑ ہو پچھے ہو، ہمیں اپنے بھر... میں ان سے کہ دوں گی، بکھر وہ تمام رہائش  
کی غرض سے کما۔

” تو پھر ان تینوں کو ساتھ یکوں نے ہادیت کی اور ان کے فن کرنے پر بتابا دوں گی؛  
لگکے کے عالم نہیں ہیں۔“ عان رحمان نے بھی تراہیا۔ وادھ... پھر تم بھی روز بروز جاہوں ہو جائیں گے جو اپنے  
جواب دیا۔

” اس سے کہ میں انہیں ساتھ لے جائے یا اور ان کے فن کرنے پر بتابا دوں گی؛  
یہاں تینیں رکھیں گے، میں لاکھ کھوں، اس کی دعا میں اسیں اداز میں ناچتھ ہلیا۔  
لہذا ہائک: ”عمر، غارون، فرزان اور عان رحمان نے بھی  
گئے۔“

” تو تم نے یہ کیا کہ جو یا کہ میں دک بدارا ...“ پھر جیسے  
رحمان نے بڑا سامنہ بنایا۔ ”لہذا ہائک...“ پھر جیسے کہ من سے نکلا، پھر جو نہیں ان  
کی سب ان کی نذرتوں سے اوصل ہوئی۔ انہیں میں افسر  
اور پندہہ خٹ کی بخت کے بعد اپنکریں ادا کیے۔



پھر سے پھر انہیں ان کا بھی ملک اپ کیا: ”چاہو...“  
اشترے پر لیک پار پھر بھری جہاز کے سینے کو تیز  
ہیساۓ بلایا گیا اور اس صفت سے فائدہ اٹھاتے ہے۔ ”عان رحمان، اب میں وقت ہے.....“ دوٹا پاپر توڑ

کھے ہو، راستے میں انپکڑ جیشے ہوئے۔      جو امرتھ مل بھے گا،  
 کئی ہائیں کرتے ہو جیشے... میں اور تمہارا سارو بھر دیکھ لے، لیکن یاد... جب یہ صب اُک سند کے  
 ہڈیں گا، فان رحان نے ایسیں گھوڑے لے رہے ہیں گے، تو پھر ہم واپس کیسے پہنچے گے؟  
 ویکھو گا... جایا اور پنجے پھے بڑا ہبھا لیں گے، میں ایک جہاں سا بڑی جہاز سے ایک دن  
 جتنی کو جب ہے... ہرگز نہیں! اینہیں تم دوکوں سے بھی انتہا ہی انتہا پاسے پر سفر کرے گا، وہیں کے ذریعے ہمارا اس  
 ساتھ دوامی ہے کہ میں نہ چانے کتنے دو سنگھر پہنچے جہاز پر مواد ہوں گے اور واپس آ جائیں گے؟  
 ایک بہت ہی غصہ سے جھے میں بند رہتا چلتے: اٹھلے، جھیل واد... کیا ترکیب ہے، میں ہم بھلا اتنے  
 فان رحان کو ٹھیکیا۔      ست سے آئیں کوئیں تقریباً سارے پانچ سو آدمیوں  
 پہردا نہیں، جہاں تم وہاں ہو:      اُم کی طرف تباہ کر سکیں گے:  
 اچھا جھانجیے مہاری مرضی... آخر انہوں نے اس کے پیسے ہوئیں میں عتفت بمیری ہیں، تم  
 ہستیار ٹھاں دیے۔      بھانی کے اندگارے پکڑ بہت دور تک دوکوں کو ہی ایسی بیڑیں ہو دیں، تو اس جہاز کو آتا فانا جھی  
 لگا جس سارک کوئی ایسیں مواد ہوئیں: دیکھ لے، آخر خدا ہے، کر سمجھی ہیں۔  
 لے کر دہ جہاز میں داخل ہو گئے، انپکڑ جیشے اپنے سارے... ان کے سر سے نکلا۔  
 آلات بھی لائے تھے۔ انہوں نے بدی جلدی جہاز، ذاتِ قلب کرنے کے بعد، انہوں نے گھریلو پر ایک  
 آلات عتفت گھوڑوں پر نصب کر دیے۔      انکو ایسی اور بھے  
 یہ کیا کر رہے ہو؟  
 اُب جہاز کے قلعے کو چھوڑ جانے والہ ہے، لہذا  
 یہ بیڑیاں کے آلات ہیں۔ ہمیں ان کی ہاتھ پر اپنے گردبے گا کہ من کہنا چاہیے:

وہ بیسے کا رخ، فزاد کے سر سے نکلا۔ سرپر اگھن بند کرتے ہوئے، اور کے لئے، نیچے پہنچکار انہوں نے  
ہال، جہاز کے سب سے پفے حصے میں کہا۔ بیل غلت کا رخ آپ۔ دیوار کے ساتھ انہیں ایک اور پہنچکار  
چڑوں کا ہے۔ یہم اس کرے کر ہی پتا ٹھا۔ سرپر انہوں کا، ان میں بڑا کی پھٹی کی سی سیرتی گئی جوں  
کیونکہ ملے میں سے شاید ہی کوئی اس سرپر کوئی نہیں تھی۔ وہ نیچے اترے تو پار چھٹے  
گا..... تم نظر نہ کرو، میں پہنچ دک پہنچے اس نکل بھٹے کر کے اندر آئے۔

جہاز کا بیوڑ جہازہ سے چکا ہوئی اور اب اس کے پیچے  
ہوئے ہیں، اس سامان کا میں جائزہ سے چکا ہوں، اس سے  
واقعہ ہوئی۔ پھر تو بماری کا سیاہی میشنا ہے۔ خان رہائش پر  
کی منت موسیں کھکے کے دروازہ تو پر کھکھتے ہے، بھری صفر  
کے دروازے تو کوئی ہرگز نہیں آتے گا۔ لہذا ہم اس کرے میں  
بھی میں بھوئے۔

غیر... ایک دس سلسلے میں کچھ نہیں کہا جائے۔  
وہ پیٹھیاں اترے گئے۔ ایک جگ پہنچ کر انہوں  
کے فرش پر بنا ایک چکور ڈھکن اور پیٹھیاں تو انہوں  
دیکھا تقریباً تین ہشت گرفتار ہیں۔ بے شمار پیٹھیاں اور  
تم کا سامان پڑا تھا، اس سرپر سے نایبلوں کی  
سے بنائی ہوئی ایک سیرتی نیچے نیک باری تھی۔  
وہ قدر بھی... اب وقت بہت کم ہے گی۔

انہوں نے بھر گردی پر نظر ڈال دی۔ سب سے پہلے  
نے سیرتی پر قدم رکھا اور اترتا پڑا گیا۔ اس کے پہلے  
ادم فرزانہ اترے بھر فان رحمان۔ آخر میں انہیں

بیس پہنچ دن اس کرسے میں گواستہ ہوں گے۔...لیکن تھا کہ سارے حکم کی سندھی صود سے نکل جانے کا ہے۔ اس کے بعد ہم پہنچ کر دینے کے لیے آوازیں میں بیٹھے جہاز پر ٹیکو ہماری حکومت پر کوئی الزمہ عاید نہ کرے۔ کچھ دن بعد ہم اسی آوازیں میں بیٹھے جہاز پر بیٹھیں ایک سال بار بار میرے ذہن میں ابھرنا ہے۔ اسی درخواست کی کٹھی باہر سے لگا آؤں: رحلان کی آواز سے ٹکر پیک رہا تھا۔

تو اب تک پچھا یہوں میں، انکش جیسے سائنس کوک کے دلیلے اور اس طبقے اور پھر نگاہ دی۔

لیکن اس دوکن کو نعمت کرنے کے بعد ہم اس طبقے پر بیکار ہو جائیں گے۔... پڑی دینا میں کیا کیا اسی دلت سے شروع ہوئی تھی۔ یہی دلکشی کام کرتے پھر ہے جس نے ان کے ساتھی دیوار میں نسب آئے۔ کوئی طاقت ہے:

”یہ بات تک بھی سمجھا ہو، میرے دماغ نے سے دل بدل رہے ہیں۔“

بار بھی کہا ہے، ان کے پیچے فرود کوئی بڑی قاب۔ اب اس کے پیچے میں نے ایک علیحدہ پروگرام بنایا۔ اور اس کے پیچے میں نے ان کے کافون میں بیٹھنے والے میں سے ایک ہر سکتا ہے: وہ بھتی ”اور وہ کیا ہے؟“ محمد نے بے قرار ہو کر کہا۔

”میرا دیاست ٹیکو کی میزرا کا پروگرام بنائیں...“ اس دیاست میں داخل ہوں گے۔... ہرثابتیہ وہ سوسائٹی کا سراغ نکالیں گے۔... شاید اس طرح ہم اسے جہاز روانہ کر دیں۔ اس کی طرف بھی کوئی نہیں آیا تھا۔ ان باتیں وہ کرستے میں آہست پیدا کیے بھرپول پھر بھی

سکتے تھے۔ اچھاں فزادہ کو کوئی خیال آیا۔  
لئے پہنچ لے۔

"اور بی جان، ہم یہاں لکھائیں گے کیا؟"  
لکھنے کا یہاں بہت بڑا ذمہ موجود ہے، لیکن اپنے نہم کی طرف کریں گے: محمود نے پڑیشان ہو  
خواک کا پڑا ایک کمرہ بھرا ہوا ہے۔ جب مزورت ہوئی تو جوں کو اپنے کمی کی طرف کریں گے۔  
کر سے گی، نکال لایا کریں گے: انہوں نے بتایا۔  
لیکن اپنے پہنچے ہی کوئی یہ بندوبست نہیں۔ جب وقت آئے  
مودود بولا۔

بھی اسی پر باقاعدہ رکھ کر بیٹھے رہنے میں کامیاب ہے۔  
لطف تو اس میں ہے کہ باقاعدہ پیر ہلاک مالیا کیا ہے۔  
وقت کیا یہ چوری کا کھانا نہیں ہو گا۔ غاروق نے دوں کا ان علاط سے کوئی تعلق نہ ہو۔ صرف جان بیگل  
نہیں اس پیے کر یہ وگ ہمارے لکھ کر بیجا ہے۔ اس کے ماتحتیں کامیاب ہو، کیا ان میں مرت آپ  
انہوں نے معاہدے کی ہی نہاد ورزی نہیں کی، بلکہ ماتحتیں کامیاب ہو۔ وگ نہیں مارے جائیں گے: فزادہ  
کو بھی بیوں سے اڑایا ہے۔ تم سب وگ کیوں سب بیجا ہے، جو اس کا یہ ہے کہ جب تک  
بے پوش ہو گئے تھے۔ ان علاط میں تو ان سب کامیاب ہیں کہیں کر میں گے کہ یہ سب وگ جان بیگل  
بیل ٹھا اور اس چماز کو قوی تیکت میں یا جان پہنچانے والیں میں میں اس وقت تک ہم کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے:  
لیکن میں نے یہ خاص بیوں کیا اور اس کام کے پہنچے دو انہوں نے کوئی ایسے بٹ دستی جو ان کے  
دوسرا طریقہ اختیار کیا۔.... منقصہ اب بھی یہی ہے، سب کی بڑی۔ دوسرا دن بھی بے کار گیا۔ محمود، غاروق  
سب کو ان کے جنم کی سرافصل کر جماز کا فزادہ

اود فرزاں بہت ہنسنے لگ رہے تھے۔ یہ اپنے سو فقر صب کر دیا ہے:  
قید ہو گر دو دن گردنا کرنی اسکا کام نہیں تھا۔ مگر وفاکت کو فرماں دیتے رکھتے ہیں:  
دو دن دو سال کے برابر ہے۔ اخیر میں دوز دن ہے۔ جان نائیں کو خدا جانا کوئی ممکن نہیں،  
انہوں نے سکھت کی آواز سنی۔

آٹھ رات ہم ایک بینگ کریں گے۔ ایک ہم، ایک غافل صدھ، ختم..... وہ جو کام کر رہے تھے،  
ہم، بیگ اور انکل اسی میٹنگ میں مڑک بھولے گیں اور مسول کام نہیں تھا۔ ایسا کہیں ایسا کرنی  
وگ آدم کریں گے۔

ان کے کام کھوئے ہو گئے۔ ول میرکے لئے۔ کہ پرہلاد کو آئے بوجھا کھیں:  
کے کام نکا کر بیٹھ گئے۔ انپر جیسے یہک دل ہے۔ یہک ہے۔ سندھیں کیا اصرہ من ہو سکتا ہے،  
کے کچھ ڈبھے سے آئے تھے اور وہ اپنی سے گواریں سوال ہے۔ ہے کہ مشریق جان نائیں کی جگہ کون  
تھے، رات کے شیک خوبیے انہوں نے سکھات کر لے گا۔

”آپ سب ہیاں موجود ہیں۔ آج میں آپ کا۔“ ٹھیک ہم اب انکل کو سونا جائے گا۔ یا پھر  
ہم کو ہم یہاں سے اپنی یاست کی طرف نہیں جائیں گے۔ دیکھیں ہے، ہس قن کے نامہر وگ پھیلانے  
تھی؛ یہ مطلب ”ایں پر کم حرمت نہ دو۔ اولاد نہیں ہے۔“ ان شدے کے کوئی لکھاں کر دیں دے۔

”مطلب یہ کہ دیں جو پیغام داریں پر لا ہے۔“ ہاست۔  
پھر کریں گے؛ سکھ کے بھے میں سنتی ہیں۔ مشریق جان نائیں نہیں بہت کم دست میں بھے شمار  
”اور وہ پیغام کیا ہے：“  
”مدعاصل میں نے یہاں کے حالات کی اطاعت ہوئی تھیں اس کے۔ ہم کیسی حکماتے تو ہزاروں لوگوں  
مرث سوسائٹی کے ذریعے مشریق ہیں کو دی سنتی۔ امیں۔“ پیغام پڑھ جاتا۔

نیز کوئی بات نہیں۔ ہم اپنے بھیجے ان کو  
چھوڑ آئے ہیں، جو یہ کام پسخور جاری رکھے  
اپ کی مرادِ الحمد و نعمتِ سوداگر سے ہے:  
ہاں! میر سکٹ کی آواز سنائی دی۔

اسی وقت انہوں نے اپنے گرسے کے  
ک آوازیں شیش۔ انہوں نے دم سادھے یہ۔

### تماج والا

و پندت نجف سعید کے عام میں خاردار تاریخوں کے  
لئے اونت کی خلافات کو دیکھتے رہے۔ ان کی سمجھ میں نہیں  
و خدا، جو سب کیا سے، اُن پیغمبر کا ملزم مزا بولتے۔

وہ سمجھتے ہے تم کیا کہتے ہو؟  
وہ یہ..... صد ہم کیا کیں گے، ہم کیا، جادوی بیان

: اُنہاں نے پوچھا تھا جوئی آواز میں کہا۔

وہ تو اس لگتا ہے جیسے پوری سیتی آباد ہو، ایک پھر  
تصہیریا واری..... ہم تو جایاں رینڈ کو کے کارکنوں کے  
باب پر نکلے ہیں۔ لیکن بیان تو معاملہ ہی پچھہ اور ہے  
لیکن نہ جو کچھ اور..... ان دارالعلوم کا سلسلہ تو نہ  
نکل کر ملک میں پھیلا ہوا ہے، اب ہمارے یہے  
لدوی مانند ہیں یا تو ہم اسی گھوڑی میں واپسی کا دستہ  
انہار کریں، یا ان پھاڑوں میں چھپ جائیں اور اس آبادی

کا پسندی دوڑے اور پھر اس میں حکم کر جاؤ گے۔ ..... بہترین نظر آنے ہے: صورتوں میں ہم بے حد خوبصورتی میں ہیں، ایسی وابستگی ..... وہ بہ شکر ہے..... آجت یوں نہیں، ہو سکتا ہے یہ بہنک کو پونچھ لے کر یہ نہیں، بیکل اس بات کو دین تھیں کرو... اس حکم میں زندگی اور گرفتار کر پئے جائیں، ایسی صورت میں ہماری درست اکاڈمیاں ایک فیصلہ بھی مشکل سے ہے اور صورت کا ہو گی، وہ ہم سے محدودت حاصل کرنے کے ساتھ ہے قبضہ سے رکاوہ، امکان ہے: یہ پر توڑی گئے، ان کے پاسہ میں پکھ مل کر ہوتا۔ میں بنا جائیں، صورت کا تو جس پسے ہی موصودہ بیشی ہے، اس کا کیک دن ہوتا ہے اور دہبے گی: تم سپتہ بھی بیشی سکتے، رہا دوسرا بھرپڑی..... بظاہر ٹھہر ہے۔ اس کا کیک دن ہوتا ہے اور دہبے گی: اس راستے میں بھی ہمارے پیچے صورت لکھے گا۔ حال، وہ شفیق ہے، اسکی طبقے میں نہیں ہے وہی ہماری سے ہم بیکے کس طریقے سے ہے اس کا دل سے بھال دیا ہے اور جب ہم یہاں ملک پہنچ گئے تو گونئے خانہت کے نام پر کچھ انشکات اڑا کیں اور پھر کچھ کچھ بیٹھ رہا پس کھوں جائیں، کھون دے ان گاتھوں کے..... یہ تو اس سے بھی غابر ہے اس بھروسے اپنے لا چاہات دوستے کی گوشش کرتے ہوئے اپنی جیل کیں پوچیدا غیرہ نہیں ہے، یہ باکل کھا ہے، بیکری کیوں نہیں کہا۔ ایک لکڑا کا ہرگز مڑا نہ چہہ تیکی آوارہ میں کہا۔ دیجی یہ ہو کہ اس کے خیال میں اس بات سے کوئی نہیں، یہ کس کے ساتھ میں بنا جائیں؟ اختاب نہ ہاتھ لے رہا۔ ملکتار..... تاہم یہ فوری طور پر اذدر گئے کے لئے اس کا سب سے پہلے پناہ گاہ ڈھونڈیں، ایسا ہوں، ان پہنچوں میں الگ بھیں کوئی نگار میں بات نہ دو کر کافی بھر کر لے، سرجن طور پر ہوتے والا ہے۔ یہ چند دن اس غار میں گوارڈ ہیں گے اور ٹھوکتے ہیں، کھکھ کر دو پہنچوں کی علت مل گئے، تینوں نے ان کا ساتھ چاہرے لیئے کی گوشش کریں گے۔

کوئی آپ مانیں جائے کی بجائے اس بیت میں پہنچانی سلطان دد دہبے پر اسرار لے کر رہا تھا، دوڑ، دوڑ کا فیصلہ کر پکے ہیں؟ فرست نے نیچے اندھرستہ ہوئے اسکے کوئی نہان نظر نہیں اڑتا۔ کسی کھدا کوئی بندہ

مزدور ان کے سروں پر سے گود جاتا۔ اسکو لے کر دیکھ دیں تھاں پر دستے میدان میں پہلی دبی تھیں۔ اس رفتار کی تلاش شروع کر دی۔ ... اور پھر سورت شکن نے اپنے رجھن کی لیکر قفار حقی، آخر نتھ تاریخ کی پولار بھیسے صاری دادی جاگ لگی۔ غار وار تاریخ کے درمیان کے پہلو اکر رک گیا۔ پیمان لیکر اونچا سانت بکھا خداوہ زندگی نظر آئے لگی۔ چل پہل شروع ہو گئی ہے ... اور کرت پر پڑھ لگا۔ ... تخت پر میدھا کھڑا۔ ایک بیجٹ سڑک دیکھا، سب روؤں علامات سے سکھ لگا۔ تخت کے بعد اس نے دوزن ۴۰ کج زمین کے ممتازی پر پہنچاں میں بچھا ہو رہے تھے برماریوں اور حادث کے پہنچ دیا۔ اس کے ایسا کرتے ہی میدان میں موجود تمام لئے عطا۔ یہ میدان بھوار اور بہت بڑی عطا۔ بھولنا اور اس کے لئے بھک لگے۔ اس کے ساتھ ہی پیچے کے ناساب بھاگ کر نادر وغیرہ کی تلاش کو درمیان میں پاٹاں پھالنے پر اس کے ساتھ اترے اور اس کے پیچے تخت چڑھاں کی اورت میں ہو جائیں اور دیکھیں کہ یہ کیا ہے۔ ... کرت ہوئے۔ اس سب کے جھونپ پر بھی سیاہ بیاس خدا کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے یہی کہا۔

بھٹ پہنچے اورستے اسون نے دیکھا تخت پر موجود اوری دیگر ایسی لکھ میدان میں آبے تھے، ان ایک دیواری پاٹاں پاٹاں جایا گیا۔ چڑھی سیاہ بیاس میں پچھا تھا، اس دیکھتے پورا میدان بھر گیا۔ ... پھر یہ مجھے دو حصول تے کے دوڑن کے پاس سے بیاس پھروں کی سورت میں لٹکا ہوا ہو گیا، درمیان میں لیکر راست بن گیا۔ ... پہنچنے والے تھے، اس رفتار میں ۱۷۵۰ سے پہلا پھر کر رہا تھا۔ ... ایسے میں انہیں میں سے لیکر رفتہ نکلتی نظر آئی، اس رفتار میں ۱۹۰۰ تک جھاتے کامبا ہوا وہ ملکا یاد ہے گی جو انہیں پہلا دی جتھے ہوئے تھے، چوکے پچھوڑتے سیاہ بیاس۔ میں کے سلاطیں کو جاشی کے درمیان لیکر مکان میں سے رفتہ میں لیکر شش سکھڑا تھا، میں کے سر پر سا دھن اور پھر جھون نے اس نعمت نگوئے کو ملکوں میں تائیج تھا، اس تھاں میں یہ شمار اہیسے جوئے تھے اور ہمہ سے سدرٹ کی شماںوں میں اسی ہمارا پہک بھی میکھان، پنگھ کاروان مزرا کے منہ سے بڑھانے کے کو نظر بھر کر تماج کو دیکھتا تھا نہیں تھا، جو اسی پر

بیکار اپنے ہم میں سے کس کو شیطان کہا، ناچاہا، خداوند اخلاق ہی جوتا ہا رہا ہے..... سماں میلے کا دن تربیت نے بکھار کر کھا۔  
میش، اس غصے نے باکل شیطان میں روپ ملا۔ اس نے کامیابی کیا اور پورت پیش کر لے کر  
باہم بھی ایسا ہی ہے، انہوں نے ہواب دیا۔ انہوں نے کامیابی کر لے تو اسی کا ہاتھ بھی ملے گئے۔ انہم دیتے ہیں، دن ماں بھر  
لیکن اب چنان، اپنے کو کس طرح مدد کر شیطان کا تسلی کا ہاتھ دیں گے۔ انہم کے حق داروں کو اتحادات  
کیا ہے اور بس کیا۔ آفتاب نے حیران ہو گکا۔ سے لازم ہے، دلک کو ان کی آئندہ سال کو دوسرے داروں  
میزبان ہے جن چیزوں کو انسان نے اٹھا کر دیکھا ہے اپنے لئے، پہنچ دوست حکم اور اپنی میاست کا  
میزبان کی اس نے خالی تصوریں بناتی ہیں، مہا۔ فوجی افسوس داریں گے جن کے قیادوں سے ہم نے اسی تقدیر  
کی خالی تصوریں جیسا ہے۔  
اوہ تو یہ بات ہے..... اس کا سلسلہ ہے، اتنے تک میں ہمارے ساتھیوں کی بھاری تعداد موجود ہے  
کہا شیطان ہے، اسی یہے بھیں وہ سیاہ ٹکڑا طعنہ، انہیں ہست تحریک سے انشام جوتا ہا رہا ہے۔ اسی کی  
ڈال! وہ بجے۔  
لیکن یہ کیا ہو رہا ہے، ..... یہ لوگ اسے ہبہ اور ان اخدا ہی دو درود ہو گا، اب میں نہیں لیک  
ر رہے ہیں:  
مشیہ: اسے اپنا خدا دنتے ہیں،  
اکنہ بدن مایکل ایکٹ مٹریکٹ میں مارا گیا ہے، اس  
اوہ، ان کے منزے سے یہت نہد نہاد ہیں نہا، کی کوت سے میں ہست صدر پہنچا ہے اور اس کے چار گوش  
اسی وقت کامیابی کے حکم دیتے ہیں، لیکن اس کے حکم دیتے گئے ہیں، لیکن یہ حکم  
و نے ساتھ ہی اس کی اواز گوئے ہیں، دلکا ہے کہ ٹیکھیں کو ہمارے دوروں پیش کیا جائے، اور  
میک تھماری چارٹ سے بہت خوش ہوں، ہر ان اب کے ساتھ امیش کہوں، ایسی موت کا مزا پک

جاتے کر کیں کہی نے اچھک پکھ بڑگاہ، اس سے چھل لئیں۔

اس کے ان افلاط کے ساتھ ہی سماں سیان ۲۰۰۰  
جوئے اٹھا۔

○  
”جان مایکل..... اس نام کا کوئی اولی سنت نہیں۔“ انہاں تک جنہیں یاں ارفار کر کے لائے جائیں گے اپکش کامران مروا بڑھائیں۔ اُنہوں نے خوش کا پتھر آواز میں کہا۔  
”وہ نہ جاتے کوئی سے مشرقی حکم میں مذاہیہ کر لے، اُن کا کہنا ہے، محدودی نہیں کہو، ان کے آدمیوں

اصحت فریضیں خالی خاہر کیا۔“ اپکش کامران مروا بڑھے۔

”بہوں! میکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ“۔۔۔ میکن انکل، فرض کیا، وہ ان کے احتجاج کے لئے تو...“  
کے مغربی سے میں را را گیا ہو، فرت بدل پڑا۔ آنکہ اور کہ، اُنہوں نے کامپ کر کہا۔

”اوہ! ان! اس کا اسکان ہے، اپکش کامران!“ سمجھیے تھا کہ باری لیکب پار سپر ملاقات ہو  
اپکش ہائیون کی گوئی رک گئی، ۳۴۷ دست کی، پست کی۔ لیکن آنکی سے ہم ہی یاں پہنچنے کے ہیں، اپکش  
کریئے گئی۔

”آپ دوؤں کو شایع ہے من کر جیرت نہ ہو کر بڑھ لے اور اسی۔“  
کا قائل کون ہے، میکن پوچھ کہ ہم اسی طبق سے لیں۔ اب آپ لوگ پنا درداشت کا کام شروع کر سکتے ہیں:

”واقت ہیں، اسی ہے آپ کے علم میں میں ہوں۔“ کہا کر کر، تخت سے نیچے اٹا، رکھ پر سوار ہوا اور  
پاہیسے، جان مایکل کو اس مشرقی حکم کے طبق، کھداون کے لیکب پاک رسید کیا، گھروٹ سے ہوا ہوا ہو گئے۔  
سرعاءں اپکش بھیڈ نے جاک کیا ہے۔ ان کے پیچے اس کے ساتھ دھکن پر سوار چھے، تمام دو گوں  
کیا ہے۔ بے شمار اوازیں گوئیں۔

ادھر وہ چاروں اپکل پڑے، ان کی آنکھیں بڑے، بخیلان... زخم بار... شیطان زندہ بار...“

۰ اُنہیں بنا جان ..... شیطان۔ آفتاب کے منہ سے بھر اُنہیں تعمیر کر کر کرے ہوں گے، اُنہیں سبز باش بھی دکھاتے  
لیکن پک رہے ہو: ان پکش کا مرزا مزاج دینے والے اس مرزا اپنی تعداد میں اضافہ کرتے ہیں:

ہی ..... میرا مطلب ہے ..... وک تو سے شیخ ..... وک: اُپ کا نیال بالکل شیخ ہے ..... ہر تو یہ وک  
ہے ہیں: سب کے لذات کام کر رہے ہیں، گیا اسلام کی

ہاں ائمہ پھٹے بھی کہ چکا ہوں گے و غصہ شدید ہے اسے کی تکڑیں ہیں:  
ہنسائے ہوئے ہے ..... گیا شیطان کے ہیرو کار ہیں ..... ہاں، یہ وک ہادسے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
ہو، شیطان کا اس دنیا میں کی کام ہے، وگ کر کچھ لئے ہیں لئے اُنہیں ہیں، یہ فدا کے دشیں ہیں، پھٹے الگ ہیں  
بیٹا، دہلی میں جتنا کرتا، اُنہیں نہ کام کر جائے ..... یاد سے پھٹ پھٹائے واپسی کے بارے میں سچا بھا  
سے دنیا بنت ہے، شیطان کا بھی کام ہے ..... یہاں اُپ کا نیال بالکل ارادہ توک کر دیا ہے ..... ان لوگوں  
کا رذرا ہے، یہ اسی کے پھٹے ہیں: سے مرزا جن بدار ہے: ان پکش کا مرزا اس کی آواز بذابت

۔ میکن، نسل: ان شیطان کے پیغمبران کا ان تکڑے بوج کے دب گئی۔

تعزیز ہوئے زخم دکار ایوبیوں کو موت کے من ..... ہیں تھیں میان غالی ہو چکا تھا۔ ائمہ نے یہ کہ  
پھر رہے ہیں:

۔ صفات ناگیر ہے، یہ دولت پیش کا ایک دنیا ای اللہ کے بعد وہ ایک پھٹا سا غار تلاش کرتے ہیں  
ال لوگوں کو بھی آخر یہ سب کام کرتے کے یہ مدد و مدد ہو گئے۔ ہوں گے پیشے اور پیشے کے قابل بند  
ہو دست پیش آئی ہے ..... چنانچہ ائمہ نے یہ زور میں اُن صفات کی اور بیٹھ گئے۔ اسی وقت فرمت کہ  
میں اپنے قاتل چھڈ رکھے ہیں، یہ معادے سے کوئی بکار فتنہ کیاں سوچا۔

پس اسراہ ایسا دین موت کے لحاظ نہار رہے ہیں ..... ۔ میرا ہم یہاں کامیاب گئے کیا:  
فرم اپنی جماعت کے ۴۵ صدروں کو رہے ہیں ..... ۔ اس کے سوال نے گیوں کو پیشان کر دیا ..... وہ تو درصل

خمر سے جہاں اپنے کو کے کارکنوں کی حالت میں لٹکتے ہیں وہاں تم کی خود اسے پہنچان لیتے،  
لیا صدمہ تاکہ یہ تلاش اپنیں لیکے ایسے نادیمیں۔ اور..... کوئی نہ تباہا جائیں؛ آنکھ نے جہاں بے کر لیا۔  
گی بڑے اپنیں ان کے لحک سے ہی مکال بہرے ہو جو یہ ہو..... ہے پھر بیک جب وہ دوبارہ اسے گا تو  
چند طے ملک موڑ میں گم رہنے کے بعد اپنکار کو اکابر کا غرہ سے مندا ہے کہ کرو، غار کے دروازے کی  
نے کہا۔

وہ خدا پھر کے پیرتے کو رزق میا کرتا ہے۔ ایک بیال ہے وہ شخص بیال عطا، آنکھ نے ان کے قار  
کیے خودم دکھے گا..... تم بول بیسیں مشرو، میں اس پرستی ملے کے بعد پوچھا،  
بازدہ ہے کہ آتا ہوئی، شاید اس میں کوئی کماتے کہ، بیک بیال اور اسے اپنے تر خون ہو گے جسے فرماتے کہ  
ہائیوں نے اٹھتے ہوئے کہ، مکا بھر، پچھے گئے ہوئے، آنکھ فرماتے ہوئے، آنکھ فرماتے ہوئے،  
اپک مٹ اٹھی، آنکھ نے باقت اٹھا کر کہا، اور اس کے بعد اس نے اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد  
ٹرت ٹرت۔

وہ بات کچھ میں نہیں آئی، کہ شیفغان مابہ پاہے کا دو کوئی بہما بہما پہنچا گرم ہے۔  
اپنکا بھیت سے کیوں کھر واقعت ہیں؟ وہ اب اندھا ہیں پکار کر کھینچنے لگا، فرماتے نے کہ،  
کیا تم نے اس کی آزاد کی طرف توجہ نہیں کی، سرناک کہا اور آنکھ سکرانے لگا،  
کامران مرزا مسکاتے۔  
”بھی کیا مطلب؟“  
”اس کی کوہاں پر غور کرو، بے شک آوارگیں قدر پھنکار کی اور اسکی تھی اور یہ پھنکار سو فیسہ ساپ کی  
ہوتی تھی، لیکن میرے یہے یہ ناممکن نہیں تھا! پھنکار کی  
پہنچان ہوں..... اس کے پیرتے پر ساہ پکڑ مٹھا

”ہم ایں... اپکلر جسٹس پریشان ہواز میں بولے۔ میرا خیال  
کیں، ایں کو، کوچھ دینا چاہیے، مجھے پڑتے ہی یہ  
کہ یہاں چاہیے ہے کہ سرکن کا تھیں دکھانے کے درجن  
چیزوں سے کار بھی ہو جاتے ہوں گے اور ان چیزوں  
کو بھی سے کار بھی ہو جاتے ہوں گے اور ان چیزوں  
کو بھی سے کار بھی ہو جاتے ہوں گے اور کرنے میں ڈھیر کرنے  
کو بھی سے کار بھی ہو جاتے ہوں گے۔“

### سمندر میں کھیت

تموں کی باقرازی ان کے بھرے کے دعاوائے پر۔ میکن جسید، تم اس کرنے سے نکل کر جاویں گے بھی  
لیکن، پھر جو نی کلٹی گرانی گئی، ان کے دل بھکرے لئے، خالی رہمان نے کہا۔  
لکھ، لیجے سر کو آئے گے۔۔۔ اپکلر جسٹس کا یہ تباہ پہنچاں چار کرتے ہیں، بھتیہ تین میں سے کسی بیک  
تی نعمت ثابت ہو گی۔ اس بجا ٹھانے کا راستہ ہیں جانتے ہیں۔۔۔ اپکلر جسٹس بدلے۔  
گما، انہوں نے دعاوائے کے دوفوں پتھر گھن کی۔۔۔ میکن میرا خیال یہ ہے کہ ہمارے یہے یہی کروہ مناب  
وہ جسے کار چیزوں کی بادٹ میں نہ ہوت تو ان اس سے گا۔۔۔ ہو سکتا ہے، اب وہ دوبارہ نہ اٹیں، ا  
دیکھ یہے جانتے۔ پھر کرنے میں وہ تین اکلی دلیں، جو اسی طرح چیزوں اندھ پھینک کر باہر نکل  
انہوں نے کچھ چیزوں اندھ ڈھیر کیں اور باہر نکلیں گے۔ نہ لے خیال نہ اہر کیا۔  
دوڑاہ، بیک پار پھر بند ہو گیا۔ ان کی جلوہ، بیک اس اور ہے بنا عان۔۔۔ جہاز پر قریب  
آن، پیٹک فی الحال دہ کھی کا ساتھ بیس کیا ہے۔۔۔ سو، ناسیں ہوئی سوار ہیں۔۔۔ اگر ان میں سے  
خدا یا حیرا شکر ہے، پھا خطر، تو نہیں گا۔۔۔ اور ایسا کم ہو جائے ہیں تو شاید کسی کو پتا بھی  
مترقباتی آوار میں کہا۔  
”میکن یہ خطرہ ہارنی طور پر ملا ہے، اور کافی زخم سے درپیٹ سکتے ہیں۔۔۔ فرزاد نے تجویز پیش کی۔

دیکن ہم اس کی رائش کا کیا کریں گے؟ فاروق نہ لپا۔ اور ان میں سے کب کے سنبھل کر کہا  
اعتراف کیا۔

روات کے وقت سمندر میں پھیلک گئے ہیں۔ اور تو کے فرشتے ہیں بجانی صاحب۔۔۔ اللہ تعالیٰ  
کہا۔

”تم واقعی بہت دلیر ہو، ہمارے لیے لکھا ہے۔ اس طیا میں اپ کا رائش پانی ختم ہوا۔ فاروق نے  
ہو گا۔“

اسی وقت انہوں نے دوبارہ قدموں کی آواز لے لی پڑیں ہے۔۔۔ تم خود کو قبضہ ہے اور چرود کا  
ساختہ ہی انہوں نے کسی کو کہتے سا۔

خان رضا ایک نوب آتا ہے۔۔۔ شفرو۔۔۔ جاد، وہ پسندیدہ سائیپریون  
”بھی بدلی گرو۔۔۔“ بھی دو پھر سے اور بیک

وہ دلارہ ایک پار پھر کھلا اور دو تین انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر دیں۔۔۔ اسے دیسے۔۔۔ شفرو بجانی۔۔۔ کہاں جاتے ہو، کیا کرتے  
”وہ روازے کے سامنے جگ پا بلکل ختم ہو گیا۔۔۔“

یکوں نہ پھلی طرف یہ پھریں رکھ دی جائیں۔۔۔

ان اتفاقوں کے ساتھ ہی اپنکشہشید نے اس پر چھاگ  
ہیں جنپیک ہے۔۔۔

لیکن اور اسی درست اسے دوچا کر آوار اس کے ملن  
اور وہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار  
ہے۔۔۔

تین اوری صردوں پر بوجہ احتساب ان کی فتن اسے  
جی ملے انہوں نے بوجہ نیچے گلایا اور پھر اسے  
تھت کر ان کی نکاری چاروں پر پڑیں۔۔۔ پھر اسیں اکٹھ کر اس کے ملنے  
پہنچکھوں پر یقین نہ آیا پھر ان کے چورا۔۔۔

میکر دہ اسی کافی ہے۔ میں فدا آدم کرنے کے لئے سماں لیتے اور صرف باہر نظر رکھو۔ انپکٹر بھیڈ خدا نے فراز نے لئے شیر کہا۔

فراز نے یہ کہا کہ دیجی ہو۔ اطہر اور بنا مار جھوٹی دیں بند ان تینوں کو زیمن سے باندھا جا چکا تھا۔

غاروق نے بیل کر کہا۔

تم احمد ہو۔ میں جانتی ہوں، تم نیات اعمال کے نتیجے میں کمرے میں پہنے ہوئے پڑائے پکرے

تینوں کا سنبھال لئے ہو، پھر میں کہو۔ نہ لے اسکے جا پہنچے تھے۔ فراز بہر سے دروازہ بند کر کے

چاڑی مغلق کر دی۔

فراز نے شیک کہہ دیا ہے: انپکٹر بھیڈ بے۔ اب ایں لات تک انتشار کرنا پڑے گا۔

اور فراز تیری سے دروازے کی طرف بڑھی۔ اس کے وقت میں اسیں سندھ میں پیش کیے ہیں: انپکٹر بھیڈ

کے سے آئے والے شکار نے خطرے کا احس پکڑا۔

سے آغاز نکالنے کو ہوا ہی تھا کہ غاروق اپنے راستے پر اپنے جانشینی کے قدریے جب انہوں نے آغاز دیا کہ بات

گروہ سے لٹک گیا اور دونوں یادوؤں کو اپنائیں۔ اسی طرح پہلے ہی اور اس کے باقی کرنے کے آغاز

کا، اوس غاروق نے اس پر ہمایہ قویں کے برابر اپنے جانشینی میں اور خانہ بدلانے ایک ایک آدمی کو کمر پر لاؤ کر

دیے۔ اس طرح اس کے ملنے سے کھنچ کر کی اور اسیں برد برد کی طرح بیٹھا دیا۔

یعنی یہ آغازیں ایسی نیں تھیں ہو کمرے سے بہر کر کر کے لام کو اس کو اٹھا کر اور پہنچتا تمہارے بیس کا دوگ

..... آئیں دیے میں انپکٹر بھیڈ اور خانہ رہمان

شکار کر بے ہوش کر کچکھے تھے۔ پہنچ ملتے ہوئے اسی طرح اس کو اس کو اٹھا کر اس کو پہنچتا تمہارے بیس کا دوگ

کو پھینکا، وہ کسی شیر کی طرح گز۔

اس سے پہنچنے لگے، لیکن صاف غافر ہے، وہ فوٹو اپنے بھائی کو رکھا اور دوسرے ہاتھ کی مدد سے بھی کی  
ستے اور نہ پہنچ کر اس کمرے میں رکھ گئے تھے، اسی پڑتال کو انسان کام شیش محتا، جان بوجکھوں کا کام  
یہ لوگ اپنے کلک اور قوم کے دشن تھے، اسی کی وجہ سے انہیں بھی وہ دھڑام سے نیچے لا رکھتے تھے، یا کم  
چار ساواہ بیس واں کو حوت کے گھاٹ نادی، اس کے کھستے پر لامبا اکی تو مزدور ہی کر سکت تھا  
پروفیسر فاؤنڈر کی بجھے گاہ پر ہم پرسا کر دیا جو اس پر ہے انہیں ملا محتا، تمام انسوں نے ہوت بارہ تھیں  
زندگی ختم کرنے کی بخشش کی حقیقی، یہ تاریخ کا نیک ہے، لیکن ایک قدم اپر اٹھاتے آنے والے پاٹھکے  
کو وہ پہنچنے لگتے۔ یہاں تھوڑا، غادوق اور فریزاد پیار تھے۔

محدود، غاروب اور فریزاد ان کے اگے اسے پہنچنے لیں اور انپر جیش عرش پر،  
کی میزبانی پڑھ کر وہ گودام میں آئے، بیان کیا کہ اسی پر اپنے خدا کو انہوں نے بچپن لٹکا دیا، اور عمان رہمان  
حطا، بیان سے وہ دسی کی میزبانی چھڑتے تھے، اسی کے بعد اسی کے بعد اسی کے پارے میں عکر  
تختہ بٹا کر وہ جہاز کے اوپر والے حصے پر آئے، اور کبھی تھکاراں کے کھستے سے نہ گڑ پڑے، کیونکہ قلعہ  
ان کے سروں پر تابعی محبرا آسمان تھا، اسی پر اسی کی طرف اپنی بھائیوں کو اپنے پہنچا تھا اور ان کی طرف  
میں انہیں کرتی بھی تفریشی آتی، جہاز کیک میں  
دوں دوں محتا، اس کی رفتار کافی تیز تھی، وہ دکن ہائی، وہ بیٹھی پر پاؤں رکھ کر بچپنی اترے،  
بھری چھاڑی کی رفتار بہت بھی ہوتی ہے، تیکہ، اس وقت تک دل ان رہمان چند قدم اور پہنچنے پکے تھے،  
کم سے بیسے۔

میدان صاف پاک، انسوں نے پوکر جہانگیر  
بچپن بکری کر دی، میں اوپر آ جاؤں گا، وہیں تھہرہ  
بچپن بچپن تھے۔ ایک ہلکی کوکر؛ اور  
چڑی اور پھر انپر جیشی نے انہیں اور پہنچنے یا، انہوں

لے بھی اپنے فکر کرنا دیا۔

میں اپنی سمندر میں پیچک آتا ہوں، ابھی میں

○

کافی تیز ہتھی، وہ پیچک اور ادھر ادم و بخن کی اکاریں علاج کی وجہ پر جادوں کی روشنی میں انہوں نے اپنے  
ٹھیکس اسی ہواز کو من کر چاک تر میں لیا، لیکن اکارے کے پیچے اپنے قدر کے اڑی کو کھوئے دیکھا، تاریکی میں وہ  
نظر آئی تو انہوں نے اپنیان کا سالی یا پہنچا کر بھت کی درج نظر رکھا۔ اس کی دونوں دلائل پہلی

انپیچک بیشہ وابس اتے نظر آئے۔

میں تیسرے کو بھی سے اول بھیشہ، خالق رحمان سے عالم نظر میں ان پر بیسے گرد گھنی میں، کتنے اسی

میں غان رحمان، میں، میں خود ہی سے اول بھیشہ لگ رکھے، کسی کے نزے سے کوئی لفڑی نہ تکلی۔

ادھر ادھر نظر رکھو۔

اپنی بات ہے۔ تم نظر نہ کرو، مسلم ہو۔

وہ گھوڑے پیچ کر سو رہے ہیں۔ انہوں نے کوئی شکار، فاروقی کے نزے سے بکھرا۔

انپیچک بیشہ نے دوسراست آڈی کو اھلیا اور اس طبقہ کی طرف لے پلے۔ جلد ہی دوسرے پہلے کوئی کام کیا تھا ہے، رات کے وقت سب وہ اپنے

نالی دی۔ انہوں نے بھر چاڑوں طرف نظری عالم بند میں دیا، کوئی باہر نہ بکھرا۔ اس نے خڑا کر کردا

طرف تیسرے کو بھی اپنے پیٹا لیا اور سمندر کے کوئی نہیں تھا۔ مسلم تو ہے میں ہم پر دراصل اس وقت بکھرا

گیا۔ میں انپیچک بیشہ ان کے پاس والی پیچے ہی نے بھت سہر ہو گیا تھا۔

انہوں نے ایک سرو اواز سنی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے دوست؟"

یہ ساتھ اسی وقت مشر سکٹ کے پاس پہن ہو گا۔

اویو بیو... آپ تو شاید مشر ایں پہ یاں: انہیں کچھ نہیں ایں پوچھا جائے گا۔  
لہجے میں بولے۔  
ہاں، تم نے جنک پہچا۔۔۔ اب تیرس اسی ساری دنیا کی طرف ہیں خاٹھا۔۔۔ دوسری طرف وہ پاہتے  
بہت اچھا پڑو جسی۔۔۔  
یہ گفتگو انگریزی میں ہو رہی تھی۔ سرکش کے ہاتھ میں، جو وہ میں پک کر ہر شیار میں چھا، ان سے  
خود پر انگریزی بولتے تھے، میکن ضرورت پڑتے۔۔۔  
میں بات کر لیتے تھے، ان کے شہر میں جو کسی کے  
وقت انہوں نے اور وہ زبان جسی استعمال کی ہے۔۔۔  
”اس وقت خواز کی آزاد کا خواز کا خواز ہو دیتا۔۔۔“  
”اس طرز پکھ اور ووچاک جاتے۔۔۔“  
”کافی رنگ ہے۔۔۔“  
ہدایت پر ٹھنڈے پر بیوڑتے۔ پاپان ان کے  
پہنچنے لگے۔۔۔ اب مشکل یہ ہوئی کہ ایں میں سے  
کا کوئی پناہیں بھاک کس طرف ہے، ایسا  
خیال پہنچنے لگے۔۔۔ ایں کی وجہ میں ہاں  
”اے۔۔۔ کھڑا ہوئے ہو، سڑ رکاٹ سے۔۔۔“  
”کہا رکھنے میں تو صرف اس وقت، ورنہ پھر  
طرف پہنچو۔۔۔“  
ہی ہمار۔۔۔ انہیں جو شہر نے کہا اور وہیں اور جو اسے، وہ سہیں دیکھا، پاپوں شانے چوتھا گرا، دوسرے  
وارے اورے۔۔۔ تھا را دماغ تو نہیں پڑا۔۔۔ انہیں جو شہر نے اس کا پستول ملا، بازو چھاپ بیٹھے،  
مکاٹ کا کرو اس طرف کھاں ہے۔۔۔ اسی اسی

فان رہا کی پھر تی سے اور بھائی اور بھائی کے برابر دیے تو میں فرمایا  
کہ چینی یا۔ اتنی ویری نادوق امداد کر کر اور خدا تعالیٰ سرکن سے نیس ہے اور یہ کہ  
فاروق اتمارے گرنے کی داد دینے پڑتے ہے۔ بہوت ساتھ کہ غلط آری شامل ہو گئے ہیں۔

جیسے دلی اداز میں بوجہ۔

مشکریہ لایا جان ہے اس نے کما۔

کوئی کام کی خال کر دنا ہوں۔۔۔ لیکن افسوس، مجھے

پہلے ستر ایسے پڑے۔ اس بگل بھائی سے بچا بچا کر دیکھ کر اس دلک کی چال کو میں مجھے نہ سکتا۔

پیاس سک کاٹتے ہیں۔ فان رہا نے پتول کا اور بیرت دادہ بج گیا۔

اس کی کرمیں طلب کا دیستے ہوئے گما۔

ایسے پڑے تھے حیرت زدہ اداز میں اکابر بہمن چادر اور مدرس ایسے۔۔۔ اس میں تمہارا کوئی قصور

اور پھنسکاری آداز میں بوجلا۔

ایسا سے پوچھ ہو جاتی ہے۔۔۔ تم تو ہو کس کیست

”تو میرا خیال مشیک ہی تھا۔۔۔“ لیکن سندھ میں سبلا کیتے کہاں۔ فاروق نے

”مکون سا خیال۔۔۔“ اپنکیز جیسے پہلو کی اداز میں اسے اداز میں کما۔

پہلے چھپا کے کی اداز ہے میری آنکھ کھل کر کافی تھا کے دیے ہیں زبان بند ہی رکھو، ہم چاروں طرف

اس اداز کو اپنا دم بھکر کر بیٹھ دیا، پھر میں نے بھلکات جس تھرے ہوئے ہیں؛ محمود نے اسے گھورا۔

سئی، اب مجھ سے بولا دیا گیا، میں امداد کر بھر لگا۔۔۔ ایسے میں ہی تو شان پھانسے میں مرزا آتا ہے۔ فاروق

ویکھا، لیکن کیس کوئی گلوبڑ نظر نہیں آئی، اور میں۔۔۔

کا ایک بچک لکانے کا فیصلہ کیا، یہی گزر دیا۔۔۔ فاروق اتفاقی، وقت خاموشی سے عمل کرنے کا

چھپا کا ہوا۔۔۔ اس مرتبہ اداز نزدیک تھی۔۔۔ کام جان بوجے۔۔۔

تم دوؤں سک پہنچ لی، جب میں نے تم دل کا اور سکل بچکے دا جعل۔۔۔ میں تو اپنے سے کام حل کر

چکا ہوں؟ خادع مجدد کا ان رکھے دا تھا۔  
خان بخان نے ایں پر کو ایک اور ٹوٹا  
پڑھنے لگا۔ وہ اسے گودام کے سوراخ سکتے اور  
بمشر ایں؛ تم جانتے ہو، ہم تمباکے ناہیں  
کرنا چاہتے ہیں؛ اپنے جیسے بھروسے ہائے  
ہاں چاتا ہوں..... وہی سوک جو تم تین  
سال کے انتہی پر باقاعدہ دیتے۔  
ساتھ پہنچے ہی کر کچھے ہو: اب سے پہلے تو سڑ ایں پد..... تم یہ بتاؤ کہ خوارک  
تمیک یکھے، میکن اگر تم ہمارا ساتھ دیتے، اپنے بیوی کی پاپی کمال ہے... کیوں کہ ہیں زندہ پہنچے کے  
ہم تینیں عصداں میں شیش گھاییں گے۔ اپنے بیوی کے ساتھ تو ہر سال پہنچے کی اور قیسیں مجھی  
رجھان، گودو، فاروق اور فرزانہ ایشیں جیسا کہ اپنے بیویوں پرستے پاک ہیں:  
کیوں کہ وہ یہ بات ناممکن خیال کرتے ہیں؟ اب تک ہے، پاپیوں پرستے دے دو اور مشر کاٹ کے  
ساتھ بھی دے سکتا ہے۔

ساتھ دیتے سے تما رکیا مطلب ہے: اب تک ہے اسکے بعد..... خدا گھوون۔ ایں پر نے جیران ہو کر کہا۔  
اگلے پہنچے ہیں کما۔ اسے گھوکر تین آدمیوں کے ساتھ میں ایک سختی  
ہم تینیں اپنے ساتھ رکھیں گے..... اسی مدار پر کہ ان سب سے ایک ہو رہا ہوں.... اب  
ہوئے تک..... اس دوسرانہ تم ہماری مددوں۔ اپنے کاماتے ایک ایک ہے خدا حافظ.....  
کرتے رہتا ہوں ہیں: اس کے بعد میں تمباکا ساتھ دیتے۔ میکن اس کی کیا مددوت ہے: ایں پر کے بھے میں  
تھوں گا؟ ایں پر بولا۔

بلا کی جیت سکی۔

"اس کی مزدودت اس یہ ہے کہ میسا بے پہنچ بھیج دیتے۔  
اور تین ساچیوں کو تھاں لے کی مزدودت ہے، اگر تم نے بعد مختلط کرنے کی گوشش کی تو  
ایلوہ؛ "مود کے سارے نکالے۔ اس سے پہنچ کر تباہ ساچی ہم تک  
انپکڑ بھیج دیتے ایں پو کو موت کے گھات دیتے۔ یہ تین لگکے بیان واپس کر دیتے گے؛  
عقل مندی کا ثبوت دیا ہتا، ورنہ بیج بدل لئے جان پاٹے فاموشی سے دمختل کر دیتے۔ انہوں نے المظا  
پو اور تین دوسرے ساچیوں کو تھاں کستے اور اسے پہنچا، مختلط ہی دیکھے، پھر کانڈ کو پہنچاتے ہوئے  
سمک پہنچ جاتے۔

میں اسی کوئی خیر کہ کر نہیں دیں گا۔ ایک دلخواہ اور کر کے دلخواہ۔  
الکار میں سر ہلا دیا۔

"پھر تو تیس زندہ رکھنے کا بیس کوئی نہ ہے، تھاں شہری مختلط کیے ہیں؛ یہ کہ کہ اس نے دوسرے  
بھیجا رہا۔ ... ٹھووس اس کے بھی سڑی پکڑے پر دھنکا دیتے۔ انہوں نے دوسرے کو ساقہ مکد کر دیکھا،  
ایک چوتھا چھپا کا اور ہو گا اور مقصد نہیں، جائے اسی کوں فرق بیسیں تھا۔ اب انہوں نے خداک دانے کر کے  
جو بھی ہو، مشر ایں پو تو ہے دیکھنے کے لیے۔ لیکن اس سے میں، سکٹ اور خواک کے کمرے کا پتا اسی  
پہیں گے۔ انہوں نے سناک لیتے ہیں کہ۔  
"نہیں نہیں ... تم ایسا نہیں کر سکتے۔  
"پھر انہیں لگے واس سنت ہو گئے تو ایں پو  
کہ خداوند نکلا۔ انہوں نے حیان ہو کر اس کی  
اچھا میں تیار ہوں۔"  
دکھا، زیادتے پڑھان ہو کر کہا۔  
اس کے ہاتھ کھوئے گئے۔ اخفاک کھوئے گئے۔ اسی ایں پو۔ ... یہ قہقہہ کس خوشی میں نکلا ہے؟"

"وو... تھا را ساختی..... تو کہ جہت پاک  
میں نے اس کے ساتھ وہ پانچ چلے ہے!

وہری رو جائے گی۔

کیا مطلب اے ان کے منے سے ایک بڑا  
پہ فوت دو گیا۔

## سانپوں کا غار

انڈکٹر کامران مرزا ایں گاؤں کے قریب پہنچے ہیں میں  
بے کارہ پہاں ملک اے گئے تھے۔ گاؤں ابھی تک دیہیں  
کہیں۔ اور لے ساتھ دوسری کاروں بھی تھیں۔ انہوں نے گاؤں  
کے دروازے کھول کر منڈ کی اپنی طرف تکشیں لی اور پھر  
کیا ہیں جیسا کہ میکن کھاتے کی کوئی پیغام نظر نہ آئی۔ اب  
دہت باریں ہوئے۔ پکڑ سریخ کر انہوں نے دوسری  
ان کا ہادہ پہنچ کے بارے میں سچا۔۔۔ وہ کاروں دیکھتے  
ہے تے۔ انہی کاروں کے دروازے کھئے تھے۔ میکن کسی کو  
کہاں کا ایں لکھتے کی کوئی پیغام نہ تھی۔ البتہ ایک کار میں  
میں لکھتا ایک دیہا اور پانچ کا ایک غریبوں میں ہی۔  
کٹ کے اٹے ہے کھانا خدا، صدھے کے مریعوں کے یہے  
کھانا۔ کیا ہے کار دلا کوئی صدھے کا مرضی ہتا۔ اس  
دیہا بک پہنچ ساتھ رکھتا ہتا، انہوں نے موچا، کچھ د

یوں سے کچھ ہونا ہوتا ہے... پنچھی ڈا اور ٹھوڑا ان کی طرف پہنچے گل نہیں، لہذا بھی میں سے آؤں  
میں اسی وقت انہوں نے دونوں کی آواز سنی۔ وہ اپنے بیک اب دونوں پیزیں غائب ہیں۔  
وہ گئے، پھر فراہی نیچے بیٹھ گئے اور اکٹھا۔ لیکن ایسا تو قیس کہ تم ساعت ہاتھے ہی نہ ہو، دوسرے  
چھپ گئے۔ اتنے والے کم از کم ۶۰ تھے۔ وہ اپنے اسکے کمیں باتیں کرتے ہو، میں تو وہ قبیلے سے کر پھا جھا،  
کر رہے تھے اور اس طرف آ رہے تھے۔ اسی پس پاس باتیں میں ہی ختم ہو گی تھا، دوسرا پورا کام پورا ہوا ہے  
کہ دا خا۔

بھیجی میری بھی عجیب مسیبت ہے۔ ان میکن کا کہاں ہے؟  
کچھ کھا ہی نہیں سکتا۔ میں فکر کرنے شروع کیا۔ اب ہر دونوں پیزیں کہاں جا سکتی ہیں، یہاں ایسا  
وہ پیزیں استعمال کرنے کی امکان نہیں دی ہے۔ لیکن اسی سے یہ تمادی ان دو محولی پیزیوں کو پڑتا۔.....  
مدد سے کے مرضیوں کی بھی بڑی مسیبت ہے۔ میں تو سب کے پڑیں بے نجاشا دوست ہے۔..... شیطان  
کچھ کھا ہی نہیں سکتے:

قدیم کی آواز ان سے پہنچ قدم کے نالے۔ اس پر تو بے جرأت ہے... پڑنے کا۔  
گئی۔ پھر اس کار کا دروازہ گھنٹے کی کاراں کا ہی۔ یہاں خیال ہے، یہ راہنمہ مزدود ہیم ہے..... میں  
سے انہوں نے بکھر کا ڈبا اور تھریوں کا وہ تھہریں اسی لائف کا ذکر پڑتے شیطان سے کرتا چاہیے:

ای ٹھے پڑنے نے بیت رہ، بچے میں کہا۔ ٹھہر ہوا ہیں۔  
اے! میرا بیکٹ کا ڈبا اور تھریوں کا کار۔ اسی اسپکٹر کا مولان مزدود نے سوچا، ان دونوں کو  
دیکا مطلب ہے۔ دوسرا چونکا۔  
دونوں پیزیوں میں رات یہاں بھول گئی تھی۔ پھر چونکہ انہوں نے اٹھنے ہوئے کہا۔  
پھر ان کا خیال آیا تو میں نے سوچا، اب بچتے۔ بیکٹ کا ڈبا اور تھریوں ہے رہا۔..... بیٹے جائیے:

دوں بوکھا کر رہے۔ انہوں نے دیکھا، ان کی تحریر کو اپنی حکمت نہ کرنا..... ویکھ میں رہے، پس  
دوں فوجوں آؤں تھے اور خیر ملکی تھے۔ ان کی تحریر اسی پہنچ ہے اور دوسرے میں بیکٹ کا ڈبای  
بیرون پر باکھ دیتے ہی کامے پیغماں نے ہوتے تھے۔ اسی سے  
نے پہاڑی بستی کے لیکھ گھر میں پہاڑی تحریر۔ اسی نے پہنچ کر دیکھا، واقعی ان کے نامہ میں  
بیکٹ کے ان کا بڑا جمال تھا۔ لیکھ دیا تھا، جب کہ چند بیکٹیں پہنچ پہنچوں ان  
تم..... تم کون ہو؟ ان میں سے یہ کہنے لگا۔ اسی میں ایسی تحریر تھی، وہ دم بخوبی رہ گئے۔ اسے خود بخوبی  
یہ وہی تھا کہر در میں سے دیا۔ اسکی میں غوف سے پھینل گئیں۔  
میں بھی دوسری کہر در میں سے کامک جوں۔ اب تم دوں کے پیے ہاتھی ہے کہ میرے آگے  
طاقت در پیٹائے کے پھر میں جویں طریق چکانا تھا۔ اسی طرف، انہوں نے پہنچ کی تانی سے  
اپ کی کار میں یہ ڈبا نظر آئی تو وہ نہ ساہمنے لے کر نہ سے لیکھ ہندی بھی نہ مل سکا۔ غاصبی سے  
انٹا یا۔  
سوال تو یہ ہے کہ تم ہو کون.... یہ تھوڑا سا سچھائی پختے گئے۔  
کی جیب پر ہماعت کا نشان بھی میں دیکھ رہتے تھے کہاں بھی ہو، پہنچ میں سمجھ گئے۔ کچھ در  
نے انہیں بوکھانی ہوئی انہوں نے دیکھا۔  
وہ نشان..... میرا اتر گیا ہے: دوست۔ کہا: انگریز کا اور انہیں کا تجھے مذاق اڑائے والا  
۔ شاید یہ کوئی جا سکس ہے: پہنچ لے۔  
وہی: صفر دری یہی بات ہے۔  
اس کے ساتھ ہی دوسرے کا ہاتھ بہ کا بلیں لے تو ہماری تماشیں کا سلسہ شروع ہو  
۔ بڑھا۔

گا، آئیں جاک یہاں کوئی ناپت نہیں ہوا۔ ہر دم ایک گھنے جاک والپر نہ پہنچے تو ہماری تلاش  
دوکھا جائے گا؛ انہوں نے اپنے دل سے اس خدا کی بھتی کی: دھرم سے لے گیا بھی دکی۔  
”آخر تم ہو گون؟“  
”تمہارا خون؟“ وہ بولے۔  
”کی مطلب؟“  
”یہی ایک مسلمان ہوں، خدا کو دنما ہوں۔“ ہر خدم اٹھائے گئے۔ آخر غار کے من میک پہنچ گئے۔  
”یہاں تک کس طرف پہنچ گئے؟“ دھرم سے لے گئے۔ ”بھی قاتم نہیں ہوں گے، اور سے تو  
کیا بہتر ہے کہ تم یہیں گولی مار دو۔“ ان میں سے  
خدا جب کفر کا سر کوڑا کرنا پڑتا ہے تو اسے سام کر لے۔  
کہ ایسی بھروسی پر نہایت آساق سے پہنچا۔ یہی مطلب ہے:  
”یہ تو وقت بناستے گا کہ کس کا مرزا کو؟“ دن پہاڑوں میں ددد تک میں یہی ایک غار  
”فی الحال تو تم کی پہنچ غیر معاود؛“ ہے۔ اور یہ غار سانپوں کا غار ہے؛  
”وہ انہیں غار کی طرف بڑھاتے رہے۔“ کی مطلب؟ اپنکے کامران مرزا پہنچے۔  
ہوتے انہاں میں قدم اٹھا رہتے ہیں۔ اسی غار میں سیاہ رنگ کے پھیلے ساپ رہتے ہیں؛  
”شیطان کا تمر تم پر مزد نہیں گا؛ لیکن میں...“ ان کے من سے بھی نوت زدہ آوازیں لکھا  
پیس کر کھا۔  
”پیدا نہیں...“ بھی خدا کا تمر دلتا۔ ”کیا ہر رنگ کی لاٹیں ہی ملی جیں؟“ دھرم سے نے  
مرزا مکارے۔

پیکر کامران مرزا حکم سے رہ گئے، وہ پہنچنے والے ملکی صوبہ اڑاکا۔ وہ اپنی بیوگ سے ادا کر کھڑے ہو گئے  
جس خلیل کی بیوی اندھے لگس جانی، لیکن اسی ہوتی تھی اور اسیں چاروں ہاتھ سے گھر پہنچ گئی تھی، ان  
درد سے پستول نکال کر ان پر حمل کر کھڑے تھے، اپنے چاروں ہاتھ سے دو سیاہ ٹالیں ہیں اٹھائے کھڑے تھے، وہ ٹالی  
چھپا، اب تک اندر بوج کچھ ہوتا تھا، جو بھی چکا ہوا اپنی ہاتھ سے دو بائیں طرف سنتے، پیچے کی ہاتھ دیکھنے  
لئے ان دونوں کو چھپڑ کر اندر داخل ہو جائیں گے اسی ملکا کا دوست ڈیکٹیٹ ہی میں بڑی تھی، تاکہ ان سے مرت  
شیں، چنانچہ وہ یوں۔

”اگر تم فدا غار کے اندر داخل ہو جائے تو میں...“ رونک : ”کہا، فرمتے نے سرگاش کی۔  
کروں گا، میرا پستول بے آواز ہے، ہذا تماری بُری۔“ ای مطلب ای مفت کے میں سے لکھا۔  
گولی کی ایواز میں کر کوئی اور صیلی ائے گا۔“ بیان کرنا ہے، پھر ساپنے حکمت کرتے ہیں فیک  
انہوں نے ڈرسے ڈرسے انداز میں بیٹے ان پر پتھر پائیں۔ ان سے پتھر کی لسی بھی کچھ صورت ہے کہ  
اور پھر غار کی طرف دیکھا، گواہ دونوں ہاتھوں نکل جائے۔

تھی، آخر انہوں نے قدم آگے بڑھا ہی دیے، میں سے ہے کہیں اسی عالمت میں کب تک پتھر ہیں  
بھیاںک انداز میں پتھر اور انہوں کی فوج پڑے۔

دوڑ پڑے، پیسے اپکڑ کامران مرزا اور پھر انہیں بھاک انکل نہ آ جائیں...“ ہم ان کے خلاف کچھ بھی  
ہی نہ آ رہے ہوں۔



تینوں نے بھکھ کر اپنے سامنے دیکھا اور بھیج دیا۔ دوسرے دو ایکس پستول کا لٹڑا شیش بنایا گئے، ایک دوسرے  
اوسمان خطا ہو گئے۔ سئی کم ہو گئے، وہ انہوں نے دیکھا اور کہا۔

یا کش اس وقت ای جان چارے ساتھ ہوتے۔ اس کی وجہ سے ان کے دھکے شاید سانپوں نے بھی محوس کر لی، کوئی علاج خود کر سکتے تھے، فرمتے ہوئے۔ ایک دن ان کے پیسے غار کے دعائیت کی طرف در گئے تھیں انہوں نے یہ قہتا دیا کہ ان بیچوں کے ساتھ ہیں وہ بھی انکے پیسے ان کے کافوں سے درست نہیں کر لی پاہیجے، یہ نہیں بتایا کہ ان سے اور دالل جوستے والے بھڑک والیں جھاگے، اور پھر بھائے۔ احمد نے ہل کر کہا۔

انہوں نے تو خود بتایا تھا، میکن انکس... اسے دعائے کی طرف ہو گی تھا۔ وہ تیر کی طرف دھواں نہیں آ رہا کہ کی بتایا تھا.... بھر عالی... بہب کہ... اسکے دعائے ہما رہتے تھے، ان کی رفتار جیت اگرچہ تھیں لے رہے تھے، اس کے پیسے اسیں اڑیں گے، اسیں باش اور سانتہ سیلان صاف پا کر وہ بھی رہتے،

تو پھر شیک ہے، یادت لیک ساک، بیٹھا جائے دیکھا، بھاپ غار کے من سے باہر نکل پکھتے تھے۔

آنتاب نے بے چارگی کے ہام میں کہا۔

ان کے دونوں پہاڑی پوچھوں کے کافوں کا دل کے سر پر قہیکہ کر انہوں نے یہ دھشت تاک منظر اٹھ پکھتے، دل دھکڑ دھکڑ کر رہتے تھے۔ اس کا اٹھ جیسے ساپ بھالی رفتار سے تین اکتوبر کے دنوں نے غار سے باہر ہاتھ کی آواز سن پہنچا تھا، اسی دن بھی سب سے آگے اپنکے کامران ہوئی کہ پھادر سے باہر ہاتھ کون کر رہا ہے، پھر کہ اس کے سامنے ملکے نہیں رہ سکتے تھے، تاکم وہ ان مرزا کی آواز سن کر جیت اور بڑھی کردا کردا کہا تھا ملکے نہیں بلیں چھاپیں لگا ہیں پھر اس کو رہتے ہے اور نہیں بلیں چھاپیں لگا ہیں۔

پھر ان کی گھنگو ان کی بھجیں ائمہ تھے اسی دل نے درستے دعویٰ تھا اسی دل تسلیل کیا اور ہر یا کر کی تھی غار سانپوں کا غار مشہد تھے۔ اس کا ایسا اور جاگئے سانپوں کی طرف ہو گیا۔ اس پیشے لگا۔۔۔ پھر انہوں نے اور کسی کے دل نہ لکھ دیا اور ساپ شیخان کے ان دوؤں پھاریوں سک

پہنچے تھے۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے، انہوں نے اسی دلیل سے نکاٹ لئے تھے کہ ان میں سے ایک شانگ کیا، پر قسیں یا، دو دلیل دو دلیل پیش کیے کہ ان سے میں دو میانے کے بھیزے اڑ گئے..... اب ایک ساپ ساپ باقی رکھتے اور ہزار ہزار میٹھے ہو گئے... اس کے ساتھ بیلی خدا اور ان کے پستوں میں ایک گولی..... آتی بھی نہ کھا.... ادھر ساپ اب اپنکی کامران مرزا کا دیکھنے کا ساتھ میں اسی ساپ پر اسی یہے خاڑ میں کر پکھے تھے۔ انہوں نے پہلا خاڑ کیا اور ایک ساپ اس ساتھ نے اس ساپ کو سارے اپنے ایک ساپ اور اپنکی کامران مرزا کا دریافتی ہڈ دہ دیں بلکہ اسے کھانے لگا۔ تم لوگ منکرے سے کیا دیکھ رہے ایں اس ساتھ زرد افراز میں اس سفر کو دیکھنے لگے..... پہ قاڑ کرو... میرے پستوں میں چھو گویاں ہیں۔ جبکہ اپنکی کامران مرزا نے فادر کر دیا، میں اسی وقت چھو کی جو سے فائدہ، اچھا یا تو بھی ان میں سے۔ ساپ میرا اور اپنکی کامران مرزا کو یہ خوف ناک حیثیت جانیں گے، انہوں نے بلند قواز میں کہا۔ سو ہرگز ان کی کوئی شانش ہو گئی ہے..... ساپ تینوں کو بھیجے ہو شش؟ یا... انہوں ملائیں تکمیل کی دفعہ ان کی رفت کیا، انہوں نے اپنی بگر سے پستوں کمال یہے اور ساپچیں کا نثار سے سارے پستوں میانے اور پھلائیں جسیں خلافت سخت میں، میمنی ساپوں کر کے لیے۔ ادھر اپنکی کامران مرزا نے دھرمیا نے اس سے اگرستہ ہوتے دھرمی دھن پہنچ لے۔ دھرمی ساپ کا سر بھی اویگی، اسی دھن کا بھانڈا ہے یعنی پستوں۔ اتنا بھانڈے پستوں ایک کوئی نثار سے پر بیٹھ پھیجی جتی..... دو ساپ۔ اون ہبھال دیا، میں وہ اس عرف تجویز میں تھے، کی دھن کا رنگ کر کچھے تھے..... انہوں نے اس سے پستوں پھریلی زمین پر گرا، انہوں نے اسے انھا دھندہ خاڑ کیے، اگئی گویاں متاثر ہیں اکام دھن کی کوئی کوشش نہ کی اور ایک اور میں پھلائیں تھے اور اپنکی کامران مرزا کے بہت زیکر ہے۔ اس کے پیچے نظر

واب پیکنے پتول ہے۔ انپکٹر کامران مرنے چلتے  
ان کی آمد سنتے ہی آمدت نے پتول اچالا۔  
نے دوڑتے دوڑتے اسے دوپھا اور پھر یک  
مرن مڑ گئے، پھر پٹھے اور خاتم کر جیا، اس ورن  
ان سے مرت پنڈ لگا دور ہوتا۔ لگلی ان کے پر  
پیٹھے بھی اور پھر انہیں ہو گیا۔

انہوں نے دیکھا... دلوں آدمیوں کے جم  
خانہ میں رکھا۔ اسی وقت انپکٹر کامران مرنے چلتے  
خاطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہوا،  
جیسی تھا۔ تم نے کہا کہا پال پٹھی ہے۔  
بے باری یا دیر کرنے سے کوئی نامہ نہیں ہو گا....

## انوکھی تحریکیں

تم نہ سے اچھے ہو یا میں تمہارا گھر دیا دوں:  
بے قیرالا ہوا کہ بھی کوئی نامہ نہیں اتنا کہ  
اس سے لاپرواں سے کہا۔  
شاید اس کا داشت پہل یگی ہے، بھا یہ کیا چال پہل  
نہیں کہ بھی نہیں۔ فزاد نے کہہ سوچ کر کہا، ایں  
نگردن مغلی سے گھا کر فزاد کو جیلان ہو کر دیکھا

وہ کی تم بہت چاہا کی ہو، میں تمہارے بھائی اور اس نامہ کو کیا کریں۔ میں یعنی موال پر بیان کیے گئے تھے کہ فزادہ کا یہ جائز کرنے سے کیا مطلب، میں اسی ذاتِ انہوں نے تمہوں کی آواز سنی، وہ پہنچ کر میں مطلب ہے فزادہ پہنچی۔

"تم بھے خسر دلا کر میرے من سے یہ ملے۔" اس کے بعد اس کی طرف دیکھ لے۔ تمہوں کی آواز ماؤں تھی۔ وہ کوئی نہ کیا پال پیلی ہے، میں یعنی اتنا بہ نہیں کہ ملے اسے اپنکا عجیب ہی ہے۔ انہوں نے دیکھ لے خسر میں آئے گا:

فزادہ جیسپ لگی۔ اس نے واتھی بھی سمجھا۔ اس نے دیکھ لی۔ ان کی نظر وہی ان چاروں پر پڑی، وہ تماں دھن کا ہے کہ کر شان رہا۔ اس کے بعد اس کے پھر ان کے مز سے نکلا۔

نکال یا اور اس کی کچھی ہد رکھ دیا۔ میں یعنی اس کی شکل کے امراضی کیوں بیخ

"میں جانتا ہوں، مت اب سیل مقدمہ نہیں۔ تمہیں ہے دیا جائیں" فزادہ نے مردہ کا داد میں کہا۔

وہ اب بھے میں چھوڑ گئے، میں بھے میں مطلب ہے۔

کوئی پروا نہیں، کیونکہ میں نے تم سے اپنے مطلب کو ایڈن پر نہیں بھار سے ساقت کوئی چال پیلی

یا ہے۔ میں نے تمہارے راستے میں طکڑت کے کام کیا ہے کہ اس کی پال کی بدوست ہم

کھڑے کر دیتے ہیں:

شان رہا۔ اس نے ان تینوں کی طرف حملہ کیا۔ پہنچا ہے، ملک کیے، انہوں نے جیزان ہو کر کہا۔

دیکھا جیسے پچھے رہے ہوں، اب کیا کیا بدھا۔ اسکا ہے، بتائے کے یہے تیار نہیں۔ شان رہا۔

میں اس سے ابھی اگلا ہیتا ہوں ۔ یہ کہا۔ اس میں پکارا کر رکھے ہیں۔ یہ کیا کریں گے، یہ سلسلہ اس کی طرف بڑھتے ہی تھے کہ پریلک اور دیکھ لے کر دکھانے کا کام کرنا نہیں ہو گا۔... میرا مطلب ہے، تم مجھے اداہ میں سمجھ گیا۔... اس لئے مزدور دستدار کا کام کرنا ہے۔ اس پر تو گوئے، انپریس جیسے کام ہو گا۔ اس پر انپریس جیسے کام ہو گا۔ اس پر پال بھلی ہے، کیون مشریعیں پڑے، میں پلک لے کر اس خان رخان کی طرف ہوئے۔

چون ناہ یہ کہتے ہوئے ہاندوں نے ایسا پوچھا کہ اس کے باقی میں بکار دو، خان رخان اور منہ میں مجھے آنکھیں ڈال دیں، وہ کیک لئے کے کے کے یہے پڑھا۔ اس کے باقی میں بکار دو۔ اپنے تینیں ساتھیوں سے جانہ اب شایر سحول پر آتے ہوئے کہا۔

”میں اپنے منز میں سے کیک لفظ میں بھی نہیں شکرانا۔“ قلیل دیکھا۔ ایسا پوچھ کر اپنے کندھ پر اٹھائے دی

”جیس اب تمہارے منز میں سے کیک اگھا کر کر پہنچا۔“

”بھیں ہے، تم اس کے سما کوئہ پال ہیں ہیں آ۔“

”خان رخان، فاروق اور فخر۔“

”خان رخان سے پھٹا ہی اپر موجود تھے اور ادھر اور نظری سکھلکت تھے، سودان کے زیکر پیچے کر انپریس جیسے پر دہ بھیں کیے، صاف ظاہر ہے، اب کافی کافی کرنا ہے۔“

”بھر جائے گا اور سارے بہاز کی تلاشی لے لیا۔“

”بھم داقتی صیحت میں پہنچ گئے ہیں، اس سے اتفاق ہے، تم توں دراصل خدا کے جرم ہو اور یہ بھی ہو، میں اپنے پیارا کا انتظام کر لیا ہوں۔“

”بھیں دا کا خوت سے مل بڑی ہے، تم اس کی بھیں بھیش کتے پڑے گے۔“

”اب تم پیارا کا کرنی انتظام نہیں کر سکتے۔“

”بھیں تم تو اس دن کے آنے کے ایسے ہیں زندہ نے طنزی بھر اختیار کیا۔“

”دون سوچنے میں ابھی کافی دیر ہے، اس وقت میں تک ہے۔“

”اس سے پریلک کی طرف سے پڑھے، میں پوچھ دیں گے۔“

عمر پل را تھا، ریگ کے قریب پہنچا کر اپنے بیوی کی طرف سے گھوڑا  
کے کام میں کما۔  
ایں پو..... ایسے وقت ہے میان اپنے نہاد پر جیکے انگھوں میں کم جائیں گے؛ فزانہ  
ہے، میں جیوان ہوں کہ تم کے پکاہ گئے..... وہ اپنے اپنے اپنے اپنے جیونے کے  
ہاتھا کو ہانتے کے ہے کافی ہے؛ پوچھ دیجئے اور جان رحمان مکارے بیرون سے سکے  
اُس کو پاق میں پھینک دیا..... لیکے اور یہاں پر جانی کا نام کر پھر اس پر سوراہ ہوتا ہے:  
انجھر جیونے اور چاہتے ہوئے ان کی فون اسی وجہ کی اُپ بند پھٹر رہے ہیں؛ فزانہ پوچھی۔  
تم لوگوں کو معلوم ہے، ایں پوچھ دیجئے اور اب اس کے سارے کول چارہ نہیں.... پہنچ جو  
جو بھی یہ کام انجام دیتا تھا۔  
بھی..... بھی ہاں .... معلوم ہے، فزانہ اپنے بند پر دلگھ، لیکن ایں پوچھ کی گئی تو پھر  
اُپ کو ایک کلتق بھی خند کے جو کہا تھا، اسکے لئے اُپ پونکہ اسی لئے اپنے دستخط کیے ہیں،  
یعنک ایں پوچھیں ساتھیوں کے ساتھ لگنے والے سوٹ وارس یہی نہیں، لہذا وہ سمجھ جائے گا کہ جہاز  
خوار ہو سکتا تھا۔  
بہت نوب فزانہ.... تم واقعی نہیں ہو، ہے اُپاں سے پہل دی ہم ایک کشتنے تو  
یہیں بنا جائیں؛ اُپ نے مجھ سے یا کامنے پر اعتماد کیا گی..... مگر نہیں..... محدود..... پہنچے  
یہ سوال پوچھا، لہذا ہم اکس طرح ہے وہن کہ اسی وجہ کی وجہ نے سے میرا جھیلا اخٹا لاؤ اور وہ آلم بھی  
محود نے اعتماد کیا۔  
پہنچے بنا جائیں ایک عشق من نیم اور جس سے.....  
لے شوٹ ہے میں کہا..... محود اور خادق نے..... اسکے لئے بدد، ایک کشتنے اسکے اسکے ریگ سک

چکے تھے۔ انپکڑ جہش کے پیٹھے میں ہائین کی رکاوٹ اور بھرپورہ میں لے آئیں۔ اور دریا میں ناصل پہنچا میں اس میں پاندھ کر کشتن کو پیٹھے طکایا گیا۔ اور پہلے سو ۱۰ دن میں دیکھ لیکھ میل گے۔ اس کا اتنا فارمہ پہنچے انپکڑ جہش سیریسی کے ذریعے پیٹھے از کرکٹن کو کاملا کارہ آئی رات کے بیتھے سے میں پہنچ دیں گے۔ غان رجان اپنے شہر کو رہی کا پیٹھے بھے نہ ہے۔

کوئوں، خاروق اور فزانہ بھی کشتن پر ڈالے۔ اور یہ ایسے۔ انپکڑ جہش بولے۔  
رجان اس کا سڑا ماڑا میں پکڑ کر پیٹھے افٹے۔ ”بیکل کے قبضے ساتھ دیا میں بھرے تھے، یک جگہ کے پیٹھے ڈالے۔ پہ پیٹھ کر کشتن کو اس کے اپنے اپنے ساتھے تھے، سفر کئے دن میں فتح ہو گا۔ اب وہ ایک پکڑنے یا۔۔۔ پھر خود بھی اسی پر بوار ہو گئے، اور اپنے کافی تھے اور ان کے چاروں طرف سمندر تھا۔ سرا اخنوں نے سیریسی کے ذریعے کے گرد ٹکڑا ٹکڑا بھرا آسمان تھا، وہ صرف خدا کے بھروسے پر افٹے میں سے یا اور پھر دی چھوڑتے پیٹھے اسے تھے، یک جگہ سمندر میں ایک کشتن پر سفر کشتن دید ہوئی تھی۔۔۔ یہاں تک کہ پڑنا کی وجہ سے خود تھا، کوئی شاکر یا دہیل ایک مگر کمی کشتن گئی، کوئوں، خاروق اور فزانہ نے سیریسی کو فتح کیا۔ اس کے پیٹھے کا کوئی اسکان میں تھا اس انوکھی ترکیب کو دیکھا۔  
سیکھوں کیسی ترکیب ہے؟ غان رجان تو اس کو سمجھا۔۔۔ اس کے راستے۔۔۔ ایسے میں انپکڑ جہش کے ساتھے۔۔۔ شامدار۔۔۔ اب ہیں پہنچنے پڑے۔۔۔ اسے اولاد انکل گئے۔

انکل۔۔۔ اس طرف تو ہم بھاڑ سے بہت کم تھے۔۔۔ شام تیرہاں بند کشتن کی خون سے بالکل کی ریس گئے۔ اور ساٹھ یا اس کے ساتھ ہیں کہ اس سے مکارے لا ارادہ رکھتے ہیں، ہماری مدد فراہم گئے۔۔۔ آئیں اخنوں نے ایک ساتھ کہا، اسی وقت فزانہ

"ایا جان، کہا ہم جہاد کی رنگار سے لگتے کہا ہے۔" بھروسہ مکمل۔

"اچھا سوال ہے، اس کا انصار پروگرے کے رنگ سے پڑے رہے، خود نے پوچھا کر کہا۔  
حرب جہاز پہل رہے، اگر یہاں اسی حرب کی وجہ پر جہاز کے الٹر فونکر ہوتے، انہوں نے جہاد سے رسی  
آسانی سے جہاز کی رنگار کا ساتھ دے دیں گے۔" اور تو وہ جہاد سے دہ دھوتے چلے۔  
خودر مشکلات کا سامن کر پڑتے گا۔" کیا خال ہے، میں کتنے ذمہ پر دہنا چاہیے؟" خان

بچھے تو ایسا لگتا ہے بیسے ہم پیٹا ہی ملکا۔" اسے پیدا کر کے پہلے  
کے لیے ہوئے ہوں؛ فاروق نے اسی سیرت پر اپنے کہا۔" اس کے جہاد فوجوں سے اوپر ہو جائے۔۔۔ یہرے چھٹے  
رمان ہیں پڑتے۔

"تو مگر پہنچ دتا کرو، ہم تماری بھیتیں تو شکن کر دیں گے۔" اس کے دریے جہاد کو دیکھ  
ساختہ پڑو؛ فرزانہ نے کہا۔

"اب کا تحدی ہے یا کی..... زمانے بھر کی پیزیں اس میں  
اچھا ہے ہات ہے؟" میں پڑا ہیں؛ فرزانہ خوش ہو کر بولی۔

"ہاں دیکھی بات ہے، کیوں نجود، فرزانہ میں اسے ہماری کامیابی کے سخت ہو؛ فاروق مسکلیا۔  
لنجے میں کہا۔

"بھی پہلے فاروق کا محاب سن دیں، پھر تو اسے بھیجا رہا ہے؛ خود نے ماں پر لاٹھ نارا۔  
کروں گا۔"

"بھرا جواب یہ ہے کہ اس وقت ہم نے اکابر میں تو بار آ جاؤ، فاروق حصہ۔  
یہاں اور سکندر میں ہیں، اگر مگر میں ہوڑا تو یہم کی وجہ ہے؛ فان رجحان نے

نے بھتا کر کہا۔" اس کا پیچھا۔

"بھی راتاں شروع کر دیں، کشی کا تاروں پر کھی تر کیا کریں گے؟"

اور وہ ملکا دیے۔ پھر سورج کا کلادا لالا سے  
انے ملا، وہ حیرت زدہ انداز میں اس منظر کا  
بیوی، صدر ہائی پر مکن تھا..... کسی عوام کے آثار  
تھے..... اپنکی بیوی نے پہنچ دیں تھا۔

اسے آنکھوں سے نکا کر چاروں طرف پھکتے  
کام سے می بہرہ غارون نے فرزانہ کی طرف پھکتے

وہ دریک کوئی جہاز نظر نہیں آتا۔  
ونگ سرکس کا جہاز بھی اب نظر نہیں آ رہا۔

وہم ذرا رضا ریڑھا دیں۔

میک ہے، لیا نہ ہو، دریائی نامہ رہا۔  
اس وقت فان رہان اور گھوڑا، غارون پر جو

گھٹے دید اپنکی بیوی نے چلاتے شروع کر دیے تھے تم سے...“ گود نے فرزانہ کے انداز میں  
کھلے جانے کے کام تو ۲ ہی لگے گا؛ فرزانہ نے

اوہ باب ناشتے کا وقت ہوا چاہتا ہے۔ پھر  
کریں گے، پھر میں اور گھوڑ پیچ سنبھالیں گے۔

اوہ باب ناشتا کریں گے۔ میں کیا دیکھ دیں ہوں؟

ان کے انداز پر انہیں ہنسی گئی۔ یہ کہا۔  
کھوٹ کر فرزانہ کے ہاتھ سے سے لی اوہ ان سمت  
وہ کھوٹ پیچے اور پھر پھر تبدیل ہو گئے۔ اگر اس سمت میں فرزانہ دیکھ دیتی تھی، جہاز بھی  
رہان اور گھوڑے ناٹیں کیا۔ فرزانہ کو پھر

کے بعد خان رحلیں ہوئے۔  
مہینہ ایس لیک بجزیرہ دیکھ دیا ہوں، مات  
لیک سے پہنچ کر گیوں تک رہے تھے؟

کا جہاز اس جگہ سے کتنا کرتا کہ تو ہے  
جسیکا کہ دکھان دے رہا ہے..... زبانے کیوں میرا دل اس بجزیرہ  
ال جزیرہ پس آباد ہے اسے دیا ہے..... اور تم اپنی طرف جانتے  
کرتا رہا ہے۔

بھی مداری سری ہے خان رحلیں نے کہتے اچکتے۔

یہ تو جہاز کا کپتان ہاں ہی بتا سکتا ہے۔

ہاں ایسے بھی شیک ہے..... تھر.....

بڑوں کے نڈیک سے ہوتے چلتے گئے اور پھر

دیں گے..... اور بجزیرے کو نڈیک سے پہنچ جاؤ سے ہی..... وہ چھالکیں کا کھار

فیصل کرنے گے۔ انپرتو جیش نے لیا فیصلہ یا۔

ان کی کتنی عمر ہے تم بجزیرے سے نہیں اسی وقت ہو کا لیک بھونکا ان کے ہمون

اوہ گھنٹے بعد بجزیرہ ان کے ساتھ ہوا، اب ہلکا کھارا، ہلکا لیک علیب کی دمکت اپنے ساتھ

کر، ہی کا جائزہ پہنچ لیا، پھر کچھ سرپا کر لیا، نا خدا کے کام کھوئے ہو گئے، پھر اس کے

بیکوں نے تم خفتہ دیوں کے پیسے اس بجزیرے سے بیٹھا۔

میکن جیش..... اس طرف تو جہاز ہم سے

تکل جائے گا؛ خان رحلیں نے پریشاں ہو کر کہ

اک اس کے سارے لیک ساتھ تکل۔

اب ہیں جہاز کی صفت اور رفتار کا ایسا

..... اس بجزیرے کو ذہن میں لکھ کر ہم صفت ا

خون کی احاذہ کے کافیں میں آنے گی.....

انپر جیشید اس آواز کو سن کر پریان ہو گئے  
”خیر تو ہے جیشید..... بال میں بیال خدا  
احساس ہے رہا ہے تو ہم داپس پلے ہیں  
یہ مات نہیں .... خطے کی زد میں کافی  
ڈھول کی یہ وحمن .... موت کی ہن ہے اور  
پراسرار ہے نہ کہا۔

### پھر بیوی کے کان

بکا مطلب .... موت کی ہن ہو، ہو۔  
”اے! موت کی وحمن ... میں اس کو اس نہیں کیا مطلب؟ خوف کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو  
ہوں ... جنگلی قیانی اس انداز میں ڈھول کر لے گا۔ الاب نے بیت زدہ بیٹے میں کہا۔  
یہی بہب وہ کسی انن کو اپنے کمرے دیتا ہے اور اس کو اس کے سلسلے میں اس بیت کے  
ہیں ... اس کو ایک سلے اب جو اسے یہی کوئی پناہ کی جگہ بھی  
ماؤہ ہے۔ اس کو اس کا نام ہے، اس کا نام میں گھنے کو بڑات نہیں  
اوڑا کے منے سے خوف زدہ بیٹے میں نکلا۔ بیٹے داں اور کتنے ساپ ہوں گے؟  
اوڑا بھر ملے تیر ہوتی جا رہی تھی۔ اس کو دیاں سے دیاں جا سکتے ہیں؛ احمد نے کہا۔  
”اے! بیٹے کی کاشش تو غیر کی چاہتی ہے، وہ  
ما پیمان تماش کرنا زیادہ مشکل نہیں ہو گا؛ افتاب

”اے! بیٹا! دیاں ہیں گے، سفر کے دوستان ہم راستے  
لے کر ملے گے، پھر جدا والپی کا کیا سوال، داپس  
اے! احمد نے اسی کے سارے بچے نہیں ہو گا کہ

ہم دشیں ملک میں جا پہنچیں: ہم دشیں پت کی دشی... ہم آپ کے ساتھ ہیں اور  
دوشیں لہک سے باہر تو ہم آپ ہیں ہیں ہیں۔ اب دشیں کے ساتھ اپنے خون کا آخری قدرہ ملک بھا  
جھنا کر کریں۔ اسٹ. ۱۶۴۔

”اپنی لیکن یہ غیر ایاد علاوہ ہے:“ گلے گلے میں تمارے منے سے ایسے ہی الفاظ سننے کا  
سن سمجھی دتماری بست کا صد میں کچے ہے۔ اسٹ. ۱۶۴۔

وپس جاتے کا تھفا کوئی ارادہ نہیں، کیونکہ ہم اپنے کچل نہیں بتایا آپ نے: اختاب سے  
ذہب کے غلات کام کر رہے ہیں۔ اسٹ. ۱۶۴۔

کہ اپنے ذہب میں ملک رہتے تو ایک میں تھا۔ یا اکریلے الفاظ سننے میں اتنے تو پھر کیا مزاج ہے:

”نے پوری دنیا میں اپنا جان پھیلا دیکھا ہے۔“ اسٹ. ۱۶۴۔ اب سوال ہے: ہے کہ ہم خطرے کے مقابلے کی

ہمارے اور تمام صداقوں کے یہے ایک لہڑا کی فدا کریں: ”فرحت لے جلدی سے کہا۔“

اگر ہم نے اسے نہ روکا تو یہ زہر ہمارے دل میں میں سپنے رہ جاؤں.... انپکٹر کامران مرزا

فرن پھیل جائے گا، لہذا میں وپس نہیں ہوں۔ اس پر کہا میں تم ہو گے۔ آخر انہوں نے کہا  
رہے یا جائے، اب ہیں ان لوگوں سے ملے۔ اس سے پہلے تو ہیں ان لاثوں اور سانپوں کو

سوال یہ ہے یا جان ہم چار سوپاں اسے اپنے پہاڑ دیا جائیے، تاکہ وہ لوگ ادھر کا رنج  
.... استہ بہت سوں کے مقابلے میں:“

”اس بات کو پھوڑو، وقت سے پہلے نہ سا۔“ ہم... ہایاں.... ہم... کیوں دیکھیں گے کہ ان دوزوں  
نہیں سوچا کہ ہم دشیں کے غلات کیا کر رہے ہیں۔ اس ساپوں کے غادر میک پھینک دیں اور سانپوں  
کیا نہیں۔ انہوں نے کہتے اچکاتے۔“ اس اصریہ پا دیں۔ جاکر وہ لوگ ان کی کماش میں

نکھن بھی تو اس غار میں ان کی لاش کو کردا کہڑا کر دی، ہمیں بخیں کوئی کامیابی نہیں  
کریں کہ یہ غار میں کس گئے تھے اور ہمیں کیسے اپنے ہدایتوں کے پیاروں کی آواز ان کے کافوں  
ہو گئے؟  
بھوی ہے اور بھی صاحب رہتے ہیں۔ اس کا سبب کہ وہری طرف دیکھا۔ پانچ گھنٹے سور کا دن  
ان دوقوں پاٹھ کو اٹھاتے گئے تو ہم جو دن رہتے ہیں۔ کاروں کے نزدیک پینچ کرو، وہ رک  
میں گوارڈ میں ہے: اپنکر کامران مرزا ہے۔ ہمیں ہدایتوں سے اتر ہے۔ ہمیں نے تمام کاروں کے  
جگہ اُنکے لاث کو کندھے پر اٹھایا تھا۔ یا اپنے بیوی کو اور بھاک بھاک کو دیکھا، ساختہ ہی منہ  
وزعنی فاشیں میں اٹھاتا ہوں، پھر لاشیں تو اپنے بہت سیں اور پھر ملکہ سادہ اندان میں پیٹھوں کی  
بیج کیا مطلب... ہم ان ساپتوں کے لگانے کا سمجھا۔  
اور اگر ان کا زہر ہمارے سجنوں میں مرتا تو ہمیں کی خلاش میں آتے ہیں: اپنکر کامران  
ایسے قلمبہ سایت میں کیا کرتا۔ پھر... طرف اُن سماں  
انہوں نے ڈرتے ڈرتے ساپتوں کو دہن کر کے اپنے  
پکڑ کر اٹھایا اور پیٹھوں کے دریان ایک لمحہ تک اپنے اپنے اپنے اپنے اپنے اپنے اپنے اپنے اپنے  
اپنے اپنے... پھر ان کے اوپر اصر اور سے بھرا ہوا ہیں پہنچے۔ پیٹھاں میں نہ پہنچے تو پھر زیادہ تعداد  
پہنچ دیئے، یہاں تک کہ وہ چھپ گئے۔ اکٹھاں میں ہم ہمیں گئے اور ہمارے یہے مشکل ہو  
اپنکر کامران مرزا ہدوں پیٹھوں کو غار میں پیدا کر لے۔ ان کا دیپن ہانا ہی بہتر رہتے گا۔  
تھے، وہ غار کے اندر نہیں گئے تھے کہ اپنے بھوی... بات سیکھ ہے... اپنکر کامران مرزا  
ساپ پہنچے نہ لگ جائے۔

انہوں نے تا، ان بیس سے ایک نے بند اڑا کیا۔ اسے بھی کہاں رہ گئے؟  
مشربیوں..... مشربیاں..... تپ الگ کہاں کام اتھر ہے ایکل..... خرموں دوڑ بکھ کا فنا یاں  
اور پھر وہ غار کے پہنچ اور زدیک بولتا ہے اسی کے دستے:  
ہی ٹھے ان کی پیگن کے پھانڈوں میں لدا۔ پھر تل بیس آہے۔ بیکن دہ جا کہاں لکھے ہیں؟ یہ  
دی۔ شاید انہوں نے لاش کو دیکھ لیا تھا۔ پھر اسے اترے اور غار کی فرت بڑھے۔ غار کے سر  
وہ دو توں لاش کو گھوڑوں پر دوست داہم کیا۔ اسے یخیل دھر اور دیکھ دے پئے تھے۔ انہوں  
اور وہ اپنے سر سے بڑا بویہ پہنچ کر اسے اڑا کیا۔ اسے یخیل دھر دیکھ دے پئے تھے۔  
خطرہ بہت آسانی سے حل گی۔ آناب سے ہو گی۔

بڑ کر گما۔

اڑے۔۔۔ وہ خرموں دوڑ بکھ کہاں لے جائے گیں اسے تو نہیں اٹھاے گے۔ آناب بولا۔  
وہ سیرے ٹھٹھے اس دفت نکل گئے۔ اسی دفت، ساپچن کو تو ہم مار پکے ہیں؟ آصف نے  
سائب تھاں میں مجھ کھڑے ہوئے تھا۔ اسی دفت نکل کر آناب کا سطہ تھا۔  
کامران مرزا بولے۔

آؤ آناب۔۔۔ فرمات۔۔۔ خرموں اور لکھ کوئی بات پر۔۔۔ تھارے یکھے کا سطہ قریب ہذا  
ٹکاٹ کریں، ان حالات میں وہ ہمارے یہ کہیں۔۔۔ یا پہ اسے دیانتے تو خرموں دوڑ بکھ  
سے کم نہیں؟ آصف نے کہا اور یخیل اونٹ سے اسی طرح تو یہ جانتے:

کر غار کی فرت پہنچے گی۔۔۔ اپنکھ کامران میں اسی طرح اسے دیکھ دیں۔۔۔ میں ہیں جیب احتق ہوں؟ آصف بولا۔  
اوپنی بلگ پر کھڑتے ہو گئے اور سائٹ دیکھ لے۔۔۔ اسی طرفے، اسی طرفے اسے احسان تو ہو گیا؛  
منٹ گر لے، بیکن یخیل کی فرت سے کوئی بھروسہ نہیں۔

بیکن دوفن پیزیں ان گھوڑے سواروں کے ساتھ ملے۔ نہیں بلکہ گینہ: انپکش کامران مردا ہپن ہیں اور اسی تھوڑی کو رہتے ہیں: وہ دوسرے۔  
وہاں ہوا ہے تو ہوتے برا بر، اپنے بیٹے کی طرف تارے بارے میں کیسے ہم ہو گیا؟ اسٹ  
گے: فرمتے نے گھبرا کر کہا، شاید اسے بھل کر اسے لے لے جائے۔ وہ سودوم ہو پہنچے گا: انپکش کامران  
ہجتی۔  
”ہجتی... اور یہاں مل بھی کیا کہا ہے کہ اس کا دو ہو میں اپنے آپ کو ٹھوٹتے ہیں، پھر  
”میں کھانے کی کوئی چیز مل جائے۔ انپکش کامران اسے سیرا قمر،  
”تو اپنے... ہم ساتھ ہی پہنچنے ہیں: اس کا فار کے اس پاس گرا گیا تھا، وہ ان  
پاروں کا روپ کے روپک پہنچنے اور جو ہی اسے موسیں کرال گیا جو ان سے پہنچنے اپنے دو  
دوڑھے ٹھکے ہے، اس کی تلاشی یعنی پہنچنے سے سچا۔ جس کی تلاشی ہے اسے سچے۔ میں وہ ہے کہ یہ  
اس کام میں اپنی آدمی گھٹ بھی نہیں گز جائے۔ اب یہاں ہیں، اپنی اس بات پر بھی بیڑت ہوئی  
نے بست سے گھوڑوں کے ملاؤں کی آنونی کی۔ اس کے د ساعتی جو کار سے ختم ہوئی اور  
چونک اسکے، انہوں نے سچا، کاروں کے عادت پڑھنے لگے تھے، اخراج کی طرف کی کرنے لگے تھے  
مل کر پساؤں میں پہنچ جائیں، میکن یہ غصہ اسی سے ہوا۔ ایک حکم کی موجودگی نے اور چونکا ہو  
رک گئے کہ اب اتنا وقت نہیں رہ گیا، بلکہ اسی اسی وقت میں پہنچنے کی تلاشی کا پروگرام  
وہیان ہی چھپ گئے۔ گھوڑے سوار سیدتے پہاڑیں  
درست گئے اور ادھر اور پھر ٹھکانے لگے۔  
”میرے کی کہ رہے ہیں انہیں: فرمتے نے پوتے اور اسے اڑ کر پھر مٹی زمین پر کچھ دیکھ رہتے

یہ فرحت نے خود دادہ ہو کر کہا  
اب ہم مارسے گے، اپنکا کامران مزاں کئے۔  
لے کر ہو سکتا ہے: افتاب نے اسے گھورا۔  
”جی کی مطلب: ”اصحت پوچھا۔  
”یہ لوگ پتھول کی گوچیں کے غول دیوبند پات ہے۔ یہ کیا ہو سکتا ہے، ہو سکتا ہے بیگا دی قم نے  
کر بدل ہی اس نئیے پر پیٹھے جائیں گے اسی طرح اسی طرح، جی ہو سکتا ہے کہ دشمنوں کے کافروں  
کے کپڑوں پرچھے ہوئے ہیں: اسی طرح کامران کی آواز پیٹھے جائے، تم نہیں جانتے،  
اوہ!“  
اوہ!“

ابھی وہ بھکر کے عالم میں سر ندا دیا تھا۔ پہاڑوں کے لان: افتاب بڑھ رہا۔  
لوگوں کو دیکھ رہی رہتے تھے، کہ نئیجے اتنے مالا مالا ہے۔ اور دیواروں کے لان ہر نئیجے ہیں تو پہاڑوں  
لیکھ نے سب کو حق سے کوئی اشارہ نہیں، وہ سب کو کوئی شکر ہو سکتے۔ اور ان کے تو دیواروں کی  
گھوڑوں سے اتر جائے، اور اس کے لارڈیوں کو خداوت سے بہت بڑھے بڑھے ہوتے ہوں گے۔  
پہاڑوں کی طرح پیٹھے لے گے... ان کا رہنا اب پہاڑ، اپنکا کامران مزاں کی بات سن کر سکتے بھیرہ  
ٹرت ہتا اور وہ اس آواز میں آنکے ہوئے ہے۔ اسکے بعد اسٹن لے کرنا۔  
کسی پیٹھے ہوئے دشمن سے پیٹھے کی گوشی میں ہوں۔ مالک اپنے اپنا نیا نام خالہ نامہ نہیں کیا۔  
مشایع یہ لوگ اس نئیجے پر پیٹھے ہیں کہ ان کو اس کی سے نہیں۔  
میں دی کہیں پیٹھے ہوئے ہیں: افتاب نے خالہ نام کے پہاڑوں میں آنکے بڑھنے کے ہارے میں:  
میں بھی میں کجا ہوں: احست بہلا۔ مالک... اس کا مالک ابھن میں ہوں:۔  
ہو سکتا ہے تم دونوں کا خالہ شیخ بہلا۔ ایک فریاد... میں میں ہیں... کسی ابھن اور  
ہو سکتا ہے کہ بالکل خلطاً ہو، فرحت نے کہا۔ مالک... اسیں ہو کر جلا۔

اس شخص نے ان بہب کو گھوڑوں سے الٹا کر اٹھا کر رہے ہیں..... یہاں سے نکل کر تم ان کی  
سچ کوں کی خدا، کیا اس نے اپنی کمکتی پرستی کو دیکھ لیا ہے؟ پہنچ کر دیجئے:  
ہیں، اگر دی ہیں، تو وہ کیا ہیں.....، اور اس کی کامیابی کو کامیابی کو جان کر اپنی بات میں ابا جان آ  
سکتے تھا کہ ان چہاروں کو گھوڑا ڈالو۔ اس کا انتہا تھا۔  
پچھے ہاتا..... ان حالات کی روشنی میں آپ اپنے قلب پر ہواز..... اپنی ہائی ویڈیہ ہوتے سے پچھا ہو۔  
سوال یہ ہے کہ آپ کیا حکمرس کر رہے ہیں۔ اس سے جان کر کیا۔  
بچھے ایسا صورت ہر رہ ہے بھیے = دل کا دل اپنے اپنے پستول نکال گرا ہوئیں میں سے لو۔ اپنی  
کی تیاری کر رہے ہیں، وہ بوسے۔ اس کا بھرپور ایجاد کو ران مرزا پیر اسماں انداز میں ہوئے۔  
میکن اٹھل۔۔۔ ہیں تو یہاں دور دوڑ کر لے جائیں۔۔۔ کیا سلسلہ..... پستولوں کی کیا مزورت پڑ گئی؟  
نظر ہیں ہنا؛ فرحت نے کہا۔ یہاں سے، ہیں مزورت پڑنے والی ہے، ان  
اور اب تو وہ سب رنگ نثاروں سے دلکشی کر رہے تھے۔  
گئے ہیں۔۔۔  
ہیں بات تو خوبیت کرتی ہے کہ، کوئی بھائی نہ لے اپنے اپنے پستول نکال لے، ان میں گویاں  
ہیں؛ انہوں نے غل مدد ہو کر کہا۔ اسکا اب ہر چیز کئے ہو کر ہجن کے بیل بیٹھ گئے۔  
آپ جب کہ وہ لوگ بہت اگے چاہیے، پہنچ لگہ غیر اور ان کے کافروں سے مکملان۔۔۔  
زم پھاڑیوں میں پناہ سے میں، وہ طریقہ اپنے دل رکھا۔

اعظے سے زیادہ محظوظ ہے؛ احمد بخاری نے کہا ہے کہ تم کہاں پچھے بیٹھے ہو۔ فرخ بھٹک  
ہیں؛ ہیں وکیے رہو، ان کی پیلی نہیں۔۔۔ اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھوں کر سرول سے بلند کر  
پھاڑیوں میں پچھے گئے ہیں..... پچھے اس کا ایک بھی ہمس ہے تو پہنچے اسے دور چھیک

دو، اگر تم نے پادری ہولیت یہ عمل نہ کیا تو تم نے اپنے سوون ہر پڑھے گا؛  
لیکن ہم وستی بھوئ سے لیں ہیں، یہ میں ہوں ہے اور لاڑکانی چاہیں۔ انھوں نے پھر مولیہ امداد  
پر مدد سائے جا گئے ہیں۔ آوار ہی بند ہو گئی۔ انھوں نے حوالیہ عطا کیا تھا... کیا ان کے پاس  
کامران مرزا پر گلوڑی ہیں، میسے پاپوہ رہے ہیں۔ انھوں نے سروکشی کی۔  
کیا جائے۔

دیکھ رہو.... شایع انھوں نے ہیں۔ دیکھ پڑھے بکھار کے ساتھ ساتھ ایک ہم اعلیٰ سے باہر پہنچا، اگر  
چالیازی سے کام لے رہے ہوں، وہ بستے ہوں۔ پاول ادا، اور وہ گرد میں چھپ گئے۔  
فوجوٹ خادی بڑی، وہ اپنے دوس کی دھوکیں مانے۔ کامران مرزا دلہ آوار ہے اپنے پستل میں وفن گز دو:  
تھے۔ تقریباً پندرہ سینٹ بعد آوار ہرگز بیٹھے ہے۔

شایع تھیں سیری ہائق پر یقین نہیں یاد رہا۔ اسیں اسیں زمین کس طرح کھو دی: آناب  
ہو کہ ہم نے تھیں اب تک دیکھا میں، بخوبی۔  
وگی کاروں کے دریان پچھے ہوئے، ہو کاروں کے  
کو اس وقت تک چاروں ہفت سے چھڑا پاپوہ  
بھی یقین نہیں تو یہ تک سو کوہ تم نے ہوئے۔ اسی میں ملے گا  
کی دو کاروں کے دریان پچھے ہوئے ہو.... اسی  
لے میری پدایت پر عمل نہ کیا تو کاروں کے دن  
باہر ایک دستی یہم گراں جاتے گا۔ اس کی تباہی  
پنکھوں سے دیکھ دو گے، اسی پر بھی تم دن

کامران مرزا نے گوئے کہ میں سے پاٹ بنا، بڑا  
کی مدد سے اسے جایا جائے... اس وقت اصل سے  
کنے.

### جزیرے کا قیدی

مشایہ اب تک تمیں بیکن آگی ہو گا کہ اس  
رہ ہوں، غلط نہیں ہے، اب تمیں مرن دی جائے  
محلت دی جاتی ہے۔ وہیں یکٹہ پر ہم تھے  
لما جاتے گا، اس طرح الچھ باری کی اولاد ہر ان تیر جوتی ہا ری سمجھی اور ان کے  
ہوں گی، لیکن میں اس کی پہلو نہیں۔ اب اکاذ کی سمت میں اٹھ رہے تھے۔ دھول کی دھکے  
اس کے ان اغوا کے ساتھ ہی اپنے کارہ پس پہنچا جائے تو انہیں ہو رہی سمجھی۔ اسیں یون ٹھوسس  
کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنے ڈھونے کا کام کیا جسے کہاں کے دون میں بیٹھا دھول بجا رہا  
کر رہے۔ آناب اور فرخت نے تمیں دیا ہی کیا۔ اسکے بعد اسکے پس پہنچا جائے تھا، وہ دن گھنٹا میں ہے دھول پیٹھے  
انپکھ کامران مرزا نے یہند کوارٹ میں کیا۔

ہم نے لاقہ اور اٹھا دیئے ہیں اور انہیں دیکھا جائے تھا، لاری ہر گلی سر اور وہ ہاتھوں کو تیر سے  
ہو گئے ہیں۔

اول: میں نے تمیں دیکھ لیا ہے، اسی عان  
دھر، اسی سے کہا گیا۔

لما کے سے میں بخانے کی گاوشش کرو؛ فاروق نے  
لیے لیکر کہا۔

لما رہے تو تم.... ہرگز میں تو ہو، عان رجھان

نے اسے نکالا۔

ایسے میں بھلا کوئی ہجوسن میں رہ سکتا ہے اور اس پر بہت سچے، یہ لگلے ابھی تک انہوں نے باس دھن اپنے کافروں سے سن رہے ہیں، اور امتن اور اس کی قسم کا درخت نہیں دیکھا سکتا۔

بچائے والوں کی طرف ہا رہتے ہیں، عادل کے طفیل اور اس کے جبری طرف انہیں نیش ہیں ایک بہت کھلا تھا تھا کہ فراز وابسی کا شکن ہے اور اس کا بھائی دیبا، پر لگر وہ اوپنچانی پر متعے، اس یہے سوار ہو رہا تھا۔ فاروق کہتا پڑا گیا۔

یہ عقل مندی کا نیس، بزوی کا تھا تھا ہے۔ ایک دھیر لگا تھا اور اس میں الگ لٹکیں

ایسا جان... آپ کیا کہتے ہیں؟

لیعنی اوقات بزوی کا تھا تھا ہیں عقل مند اور بھائیوں کو حدا کر زین میں گاڑا گی تھا اور

شایع فاروق ہی شیک کہ ہا ہو، لیکن اس کا دل اس کا دل، ایک سون سامنے گی تھا، سونوں سے ایک

میں آنگ بڑھتے پر مجید ہوئی..... شایع ہم اسی دل سے دوستی پیدھا ہوا۔ الا کے چاروں طرف بزوی پر

پھی کر لکھیں گے یو قرآن کیا جاتے والیں اس کا دل تھے، وہ ایک دلوسے کی صورت میں نایب

بھلا ہم اسے کچھ بچا سکتے ہیں؛ فراز نے پہلے دل دلوسے کے پاس چار ہوئی گھرے

کر کھا۔

یہ ابھی میں نے نہیں سوچا.... عادت اور اس کی بیانیں، پہلوں کی جگہ چاریں لٹک دیں تھیں، سروں

شامیت سے سچوں گا، وہ بونے اور کھم تیر کر کے پہلوں کی بھی ہوتی تپیلیں نہیں اور ان

قینوں نے ان کا سامنا دیا۔ ڈھوں کی آناد بھی اس کے پہلوں کی بھی ہوتی تھیں اور ان

ہو گئی تھی اور پھر وہ درختوں کے لکھ کے ہوئے تھے، مرت ہوئے سرخ رنگ کے تھے ہے۔

ان کے بھیکپ پن میں اور انداز کر رہے تھے اور سوچا کہ یہ کچھ کرنے کے باعث میں سچے سمجھیں، کے ہاتھوں میں لے لے جائے سچے ان کی بند جنم ہبہ بینڈ نکال دیا، ان کے استھان کا وقت آپلا کی روشنی میں چکا پوند پیدا کر رہی تھیں، ان کے دل کے دلکش جمیٹے نے پنا پتوں نکال کر ہاتھوں میں سوال گوچا کر ان دل کے اپس جالا، اپنے دل لے گئی اپنے انتہا سبھال یا۔ اب وہ کے یہے دل کماں سے آگی، لیکن اسی سرماں کی طرح انہوں نے اپنے بڑھنے شے، اپنے جھکل کے میں بواب نہ سوچہ کا..... اس تو نے بندھ کر اپنے دل بھیجا، حکم اس صورت میں وہ مشرق اور خود سے جو دلچا تو پچھے بخیر نہ رکھے۔ اسی دل کو پر دیکھ کر سچے تھے، وہ میں وہ سُشتی میں یہ تو کوئی مشرقی حکم کا باشندہ سمجھا۔ اس تو نے بندھ کر اپنے بخیر میں اے دیکھ اپنکر جمیٹہ بڑھ رہا۔

بھی ہاں؛ آپ کا خیال تھا ہے..... نہ بدھ، اپنے جان کے کاموں سے مکملی، ان کے ہاتھ کس فرج مل گیا؟..... اسی خیال کا چہرو توجہا پہچانا سا صوس ہوتا ہے، وہ لوگ شاید بوٹ مار کرتے ہیں، ہو ملکا ہے..... اس کا کوڑا گیا ہے، شاید جھگوں نے اس پر اورستے والے چھوٹے ہوئے چھاؤں پا کشیں ہے اور اس کو کہا ہے: پر قبضہ کر لیتے ہوں ہوں..... اپنکر جمیٹے نے خیال لایا، ہا ہا ہا..... خزادہ تھرا دماغ تر شیں پل گیا، جملہ "خزدہ می بات ہے، کوئی کو سات رنگ کر کر اس کو بندھ کر بھروسے پر ہوا کوئی جہا پہچانا چہرو کیوںکر ہو ملکا ہے" بھی جزویت سے سے کہن کر اکر ملک گی عطا..... اس کو اسی سے بسا یا،

چاؤں کی رہبے کی انیوں کا مطلب بھا بی ہے، اس سے بکھر..... اس شخص کے پال پیشانی پر چکھ مزدور بوٹ مار کرتے ہیں، خان رجھاں سے فلاں بیا، اس خودی سینے پر لکھ گئی ہے..... شاید ہو، اپنیں کچھ اور قریب پہنچے کی کوشش کر دے، اس سر پکا ہے، ان عادات میں اپنے چھرو صفات

خود پر نظر میں آ جو، لیکن اس کے باوجود اسی اُن سرستہ خدا... یہ رسم کیا دیکھ رہے ہیں؟ خان  
کو سختی ہوں گریے کوئی بہلا واقع نکلے اُن کے لئے خدا... خدا...  
فرزاد نہیں غرور وہم ہو گیا ہے؛ فرید کوئی خواب دیکھ رہے ہیں؟ خاروقی بولا.  
کام باتیں دیں۔ فرزاد کو اُن سرستہ خدا کے عطاوہ کوئی میں ہیں؟ خود بولا.  
چلا ہے... اس کا خیال ہاںکل تھیک ہے۔ اُن کوئی... یہ خود علی خان ہیں، فرمت کے ابا  
کو یہی حیرت زدہ خدا۔ البتہ اُن احتمت کے ہاںکل... گذشتہ تم ہیں ہے  
لہذا تم دونوں کو چاہیے کہ پہنچ دینا، اور کام سماں سے نہیں  
فرزاد مکران۔

یہ آپ کیا کہ رہے ہیں براہماں؟ خود اُن سے کہا ہے کہ بولی۔  
بچلے کو طرف توجہ دیتے بیٹھ کر۔ اُن کو دیر آڈی ہیں۔ ہمون نے تعبید کی اکشش کی  
میں ہاںکل تھیک کہ رہ جوں... اُن کو مدی نہ کل تھا میں لگری ہے، ان ملات میں  
ہو جائیں..... اب تو ہمیں خواہ بولی پایا ہے۔ اُن کوئی ہو گئے تھے نا...۔ میں بھڑک لے ہوں گے  
یہ کہ کہ وہ سیدان کی طرف قدم اٹھاتے ہے۔ جیکہ کارکرکے تھے۔ اپنکو جیشہ بولے۔  
میں کہا سے پر پہنچ کر لے گئے۔ ساختہ ہے۔ جو تو ہے اُن کے ہاتھ کس طرح لگ کے گئے  
ہیرت اور خوف سے پھیل گئیں، اتنے ہی لے گئے ہے کہ جس بیان پر سفر کر رہے ہوں، وہ  
فرزاد بھی قریب اُن کے اور ان کا گھونڈی علاج بھی ہے۔ بھلوں نے لفٹ دیا ہو، خود نے کہا۔  
حالت یہ بھتی کہ کافی تو بدن ہیں مو شنیدیں۔ اُن خود علی خان ہی بتا سکیں گے... پہنچے تو  
فرزاد کے من میں نہ کلا۔

میر وکیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ فرمان دیا۔ پاپیٹر ”پسے نیں آنکھ پچھے تھے، اور پھر انہوں جب ناپتھے ناپتھے تھک ہائیں گے تو تمہارے ہزار بار باری کیا تھا۔ پسے نیں، لیکن دھکا ہوا، ساتھ ہی کر آگ میں ڈال دیں گے، اسی طرح یہ اپنے بیٹے کی باری اور دیجوا کر لے، پسے پر ایک تھے خوش کریں گے۔“ بے ایں کی سماں خاصی طاری ہو گئی۔ پھر وہ سب اف اسک تقدیر بجا بیں یہ لوگ.....“ اسی سبھی علی کی فوت مرد، بھلی میں پھیپھے ہوئے میں در میں؟“

اس وقت شور بے عادی روڑا گیا۔ ایک آنکھ بے ایں کی فوت دوڑ پڑتے، اپنکے بھیڑے ویکر دلتے ہو گئی۔ جھلکیوں کی ایک ایک بونی ٹھرکے گئے۔ ایسے لے، اسی سماں ہی قان و حکام، مخدوں کا پستول، بھی تھے، پورے سے بھی تھے، موتوں اور نیک بھائیوں کا الک اور فادوق کا لامشہ حکمت میں آگئے یک بخت ڈھونڈ رک گیا، ان کی اچھی کوئی نیکی نہیں تھی ایک کھرم بیٹے گیا۔ ان میں سے ہٹ وسی ہی بند ہو گئی، پھر ایک ٹھنڈے تھے تھے ہے، اور ایک تھے تھے۔ انہیں میں بھکڑ پڑے گئی۔ تنت پر کمرے پہنچ کر کچھ کھا، ان کے پلے ان کے افذا نہیں۔ اسی طلاق نے دینا دینا کر شایع اپنیں روکنے کی گاوشش اپنکے دس بیٹے ہوئے اکی تھیں میں سے نئے۔ اسی طلاق کی اکشش بے کار گئی، پہنچ منٹ میں ہی قان کی فوت ہوتے۔۔۔۔۔ ان میں سے دو ایسا بھائیوں میں خدا حکیم ان کے سروار نے اپنی ہجرت سے جوک تھے۔۔۔۔۔ اسی وقت منور علی قان نے آہوں کی ایک سی فتن، وہ اس طرح قوتا کھڑا ہتا۔۔۔۔۔

بیسے کہ رہتے ہوں۔۔۔۔۔ یا نہماں دکر۔۔۔۔۔ ایک بیتلہ ہے زماں جان۔۔۔۔۔ اس کا بھی صفا یا کر دیا مہذبی آوار میں کما۔۔۔۔۔

اپنکے جیش نے ریں کھوئے دلوں میں سے اک ایسا بھائیوں میں کھمل ہوئی، تم پستول کے ذیلیے سروار کو

تاریخ میں لکھتا ہے کہ کراچیوں نے پٹا پتوں پر اپنے کی سیل، تاریخیں کی کہے ہے: عان رجان کے پاس تو پتوں تھا ہی۔ بے شکر تیس سب کر دیج دی اپاک کس طرح اور صدردار کے نزدیک پہنچے۔ جو دنے پڑا۔ تلواریوں دہمی کا چران کی ترین واقعہ ہے۔۔۔ پہنچنے کی طرف تان دیا، اور اسے جھالا گئے اور۔۔۔ اسکا اشارہ بھجو یا اور جھالا گرا یا۔۔۔ عادل کے سب کہ مکن ہے، وہ جسے پھانچا ہے اس کا عان کی طرف بڑھے، وہ بارے بڑت کے پڑا۔۔۔ اسکا اشارہ: علی عان کی طرف بڑھے، جوئی وہ ان کے نزدیک پہنچا۔۔۔ کو دیں سکل گیئیں۔ سور علی عان سون سے ہٹ اپنیں دیکھ رہے تھے، جوئی وہ ان کے نزدیک پہنچا۔۔۔ اسکے بعد ہجر او گئے، شاید ان کے جسم میں جان پاگل کے مذہ سے نکلا۔۔۔

غداں۔۔۔ کیا میں غواب دیکھ رہا ہوں یا۔۔۔ کیا تم اسکو نے سنبھا دے کر اپنیں انتھا اور آپ میں۔۔۔

یہ صرف خدا کی قدرت ہے۔۔۔ اخون نے کہا اور۔۔۔ میر جنید نے ان کے کہا۔۔۔

اسی وقت سوارنگین کر کیک کا اور مسخر علی خان  
ان کے ہم سے پہ چیت کے ٹھار دیکھ کر انکر رہے  
بیکار آپ ان کی زبان بحثتے ہیں :  
”ہاں کسی تدریج..... ہاں وقت ان نے پہنچ  
دی ہے اور کہا ہے کہ ہے دیجاتا..... ہمارتے ان  
کو گھرا ڈال سے کہ کہا۔ ان پر سوارنگی نے بھی زبان  
کا کوت سن کر بخوبی علی خان کی آنکھوں میں

خون کی جنگل خودار ہوئی اور وہ بڑے۔

"میں نے سردار سے کہا ہے اسی میں اپنی آنکھ سے اسی عان نے سردار سے بات کرنے میں خوفزدی دیر بعد میں مطلب .....؟" اپکشہ جیش پوچکے۔

مطلب میں اس سے پوچت ہوں۔ اپنی لامبا کاں ہے کہ ان تک ان کے ساتھ ایسا بھی نہیں سردار سے مطالبہ ہوتے۔ دوسرے ہی نے اس کا کاشکار پہنچن یا چلتے۔ کرچاروں طرف دیکھا۔ ان کی نظروں کے قابوں پر اسکار پہنچنے والوں کو دیکھنا پر قربان نے بھی ارد گرد دیکھا اور پھر سے کے دم ریختے ہیں:

سردار کے تمام سامنے ایک دارے میں کوتا۔ اسی کوتا پر اپنے کو۔ اپکشہ جیش پر بکون انداز میں بڑے۔

ان کے اس قدر زردیک کر پک بیکنے میں نہیں بہت بڑے۔ کی زد میں سے سکتے ہے ..... اور یہ اسی دن پہنچنے میں تھم ہو گئے۔ آخر انمول نے کہا۔ وہ سور اعل غان کو کھوئے اور اسی سے بیٹھا۔ اس کے لیے، اردو بھادر بے قریب کر مشغول ہتھے۔ وہ سہنے سمجھی میں سکتے ہیں اس کا انتہا۔

مطلب: "خوب ملی فان پوچکے۔

"سردار نے کہا ہے کہ چاروں طرف دیکھا۔ اس سے پہنچنے کا اسکان خوف اس صورت میں ہے بات کا مطلب کہہ دو: سور اعل غان نے اس کی بحدادی کو ملکار کر مقابلے پر آمادہ کر لیں، میں کہا۔

بس: اب اس سے پہنچیے ..... کیا ہے ..... اس سے بات کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا اور اپکشہ جیش بڑے۔

”یہ رت ہے... سردار نے آپ کی بات سن لیا اور اس کا  
اس کا کہنا ہے کہ آپ کو بیڑ جائے کے لئے اسے اپنے کارپور میں اپنے کارپور کی طبقت کے بعد آپ کو اور  
تو کیا یہ بھی بیڑ جائے کے وسے کیا ہے۔ میں اسے اپنے پوچھ کر دیا جائے گا۔  
لے پڑیاں تو کر کما۔

”بھیں، اس کے وقت میں جان بڑا۔ اس بیڑ سے سے نہن جانے کا علم ہو گا، انہوں نے

”الگیہ ہے یادِ اعلیٰ ہے، میں بیڑ... میں اسے

”تیر ہوں؛ بیڑی طبقت کی صورت میں آپ بکارِ انجام

”میں بیٹھ دیں... تم بیڑ جائے کے اس کا اس سے بیٹھنے کے بعد بارستے تھریہ اطلاعِ مژوں

کرو گے؛ غانِ رحمان نے انہیں تھریہ دیا کہ، ”وہی قوم اور حکم ہے قربانِ ہر گے،

”دیکھا جائے گا، یہ چہوں کی ہر ایسا بنت۔“

”بھی میں کسی دفعے بھی میں کر سکوں گا، میں

”بیٹھ کے ابا جان بخدا آپ کی مدد کر لے جاؤ، میں نہ ہو دی کیا فراز میں کما۔

”میر علی غان... سردار سے کہے، میں بخدا میں کر سکیں گے۔“ انپر بیٹھ دیا اور اس افواز

یہ تیار ہوئی۔

”میر علی غان نے ان کا پیشام سردار کا کیا کہے؟ اگر آپ اور گھر پر بیٹھ دیتے کیا تو میں بھی

کے پھرے پر یہ رت کے ائمہِ نبودار بھوتے، ملدوں، پیشوں پیشوں گا، اور ان میں سے دو چار کو ہاک

نہیں سکتے ہیں کہ مذب دینا کا ایک اندھا بیٹھ دیا جائے اسی نئی نئی بڑی جادوں گا۔

”اس سے تغایر کرنے کے لیے تیار ہو جائے اے۔“ اسی لہذا بارستے میں بھی کسی کو کہہ مسموم نہیں

”اس کے اوقت میں بھالا ہو گا، اس نے کہ کام کیا۔“

یکجہ بھی ہو، میں اتنا ہے خیرت ہیں کہ میں ادا نہ کر سکتا۔  
مادر اپنی زندگی کو خلرے میں لایا، میں اپنی ایسے بھائی کا دیکھتا ہو رہا ہو: میں بڑا بھائی تھا جو اس سے موت کے لحاظ ارتے دیکھو: مودتے پر بھوک اداز

بیان جائیں، آپ ایسی پہنچ کر رہے ہیں۔ ادا نہ کر سکتا۔ مودتے پر بھوک اداز  
کا یہ خیال ہے کہ آپ ان کا مقابلہ شیں کریں گے۔ ادا نہ کر سکتا۔ مودتے پر بھوک اداز  
نے بے پیش ہو کر کہا۔

ہماری اس کا ناقوس فیصلہ املاک ہے، ادا نہ کر سکتا۔ مودتے پر بھوک اداز  
کے بہت ماہر ہوتے ہیں، بیکھر میں اسی نہ ہے۔ آپ ادا نہ کر سکتا۔ مودتے پر بھوک اداز  
اور پھر یہ سمجھا جائیں ہو: ادا نہ کر سکتا۔ مودتے پر بھوک اداز کا میاب ہوا تو ویدک  
بتپ بھی.... کیا آپ خدا کی حد سے بیش از بیش بیش کے عوں کی قربانی پاٹیں کی جائے گی؟  
بیان جو اسکا کل طرف دیکھ رہے ہیں... غاریق  
نے بے قرار ہو کر کہا۔

بھی ہیں، بچے مدار کی عدو پر پھا بھوک ہے۔ مودتے پر بھوک اداز کی طرف متوجہ ہیں۔  
بھی ہیں، میں اسکات کو انقدر اداز بھی کوئی نہیں۔ مودتے پر بھوک اداز کی طرف متوجہ ہیں۔  
..... ادا نہ کر سکتا۔ مودتے پر بھوک اداز کے سامنے اسکے نکال کر اسکوں میں سے دو.... انکل آپ  
اور الکھڑ بھیشہ ان سے جہا ہو کر میدان سے نکال کر مون کھنے کی لاشش کیکھیں جو محمد کے ہاتھ  
آگئے..... سردار نے اپنے صاحبوں کو مفہوم کیا تھا۔ اسی ہے۔ اور سون کے پاس پڑا ہے: فزادہ  
اور وہ بے پہنچ اداز میں خود پا کر تو سخن کا لامبی لامبی کاہتے ان کی بھی ہیں اگئی، انہوں نے بیجب  
سکھ، پھر سردار کے ہاتھ اپنے دھنکے پر ناکوئی، نہ بولی، نہ بولی، نہ بولی، نہ بولی، نہ بولی، نہ بولی۔  
چنان گونہ ہوا میدان میں اتنا اور لیکھ کر دیکھا۔ ادا نہ کر سکتا۔ مودتے پر بھوک اداز کو نظر نہیں۔

اکی وقت سردار جہاں درجن دھون میں کس کی نوک کا رخ اپنے بیچد کی جن پے بزرگ اور اپنے اخنا اور پیچے سے سردار بڑھا، اس کی رفتار حد دبے بیر قشی درست دلخیر۔ قادق نے پھری قوت سے پلا کر کیا۔

جہاں پیدھا ان کے سینے میں لے اور کر کی دست لے، مدد علی خان، غور اور فرزانہ نے بھی پرو اپنکے بھیثے لے پہن بگا سے بٹھے کی کاشتی کا کفر کا جواب دیا۔

انداز میں کھڑے رہے، پھر جوئی جہاں ان سے بڑھنے پڑا جس ساکت تھا، ان کی آنکھیں بھرت بخون فاسکے ہد آیا، وہ یک پیر پر ٹکرے اور بہت بڑھنے پڑے میں کی تھیں، شاید انہوں نے اپنی دندگی میں ہاتھ ٹال کر اسکے کی فوت نہ دار بیکار ساہ پہن کھوئیں ویکھا۔... جو، تنے کم وقت میں ختم یک تو سردار تیر کی طرح پہاڑ کا ہوا۔

کاشدیہ بھٹکا اے مگا، تیغہ یہ کہ اس کی زندگی اکھر پڑھ لے جوڑا اور پھر ساکت ہو گیا۔... سونہ بھی اضافہ ہو گیا، اب اپنکے بھیثے اور کے بینے انہوں نے یک چھانگ لگانا اور الہ کا اور اور یک خلائق لگ رسمیہ کی، وہ دلایم سے لگا، گئے اپنکے بھیثے بھی، میکن انہوں نے اسے زیادہ سمجھتی کا مظاہرہ کیا، دوسرے ہی لے کے جھائے والے ہاتھ پر بھیثے اور اپنے بینے پوری قوت سے اس کے ہاتھ پر اڑی، افغان کھل گیا، اس کے سونے سے یک گھٹی گھنی ہیچ ہو پھر جہاں اپنکے بھیثے کے ہاتھ میں لکھا۔

بڑے کلک کی بات ہیں ہے، ایسا بھی ہو ہی جاتا ہے۔۔۔  
وہ لک نید کی جواہن کھا کر بیکھر لیں:  
لشکر ان، اور ان کو قید میں پٹھے گئے اور اور  
لندن میں لفڑا ریلے گئے تو ہم ان کی مد کس ملی

وکیل سزا

ان الفوڈ کے ساتھ ہی کارپاک کے طبلہ  
لٹکھ رہے ہوتے، وہ چڑن رہ گئے، ان کے پر  
ہاتھ میں تھی کہ یہ لوگ اسی قدر پاک ہو  
سکتے ہیں۔ اب بے شمار پتوں ان کی فون  
..... اور ان کے پیچے کا کوئی دستہ نہیں ہے۔  
کسی عرض وہ ان لوگوں سے مل جائے۔ ہاتھ  
خالیہ نہ ہوتا، واپس تو وہ ہاں میں لے جائے  
حالات میں چنان بھی نہیں چاہتے تھے، لیکن اس  
انپر بھیش کو گزناز کر کے بیان دیا جائے  
یہ کہ اسی ساری سادگی کو بڑا سے لکھا  
کا کوئی خالیہ بھی نہیں ملتا، چنانچہ انہوں نے  
د کی، آنکھ، آنکھ اور فرمتے ہے بہادر  
میں ان کی لڑت دیکھا تو وہ مکرا دیکھ دیا۔

” تو پھر کون ہو اور جان سمجھ کس لے گی۔ اپنے بڑے ہاتھ میں گلے، اس کا ہترین طریقہ تو یہ ہے  
سمیر نام کامران مرتا ہے اور ہم یاد رکھتے ہوئے بیٹھنے کے پاس جائیں اور ساری بات بتا  
چکر کر آئے ہیں یو سروگل کو لے کر آتے۔ اب کی کوئی روش ہے کہ سروگل کو معاف کر  
اوہ اب تو سروگلی مسئلہ میں بچنے کا وہی راستہ ہے کہ الہم میں نہیں بچنے گے؛ ایک  
چمک کر کہا، پھر ہوا۔

” غیرا تم اپنے ۶ تھت سروں سے بند کیے۔ اب اس پتھر کی قیمت پرست اپنے نائب ہو، جوکہ نہ کوئی  
کاشی لی جائے گے۔  
” جو بات کام میں نہیں مزدود ہوں گا..... میں تمہارے  
ساتھ ہی دو اوری ان کی فون لٹھے۔ اور کہنے کا اسی اسی وقت شیطان کے پاس جا  
کی اپنی طرح حلاشی لی اور پھر کہا۔

” ان کے پاس کوئی ہیئتار نہیں؛  
” یہی تم نے اپنی طرف اعلیٰ کرایا ہے۔ اسی کے پیچے چلا، اور انہیں پیشوں کی رو  
بی ہاں؛ اس نے کہا۔  
” لکڑا اور کی فون پڑھنے کا اشارہ کیا گیا، لیکن اس  
” علیک ہے۔ اب انہیں لے پڑ، اسے اسی گھر میں پر صادر کر دیا گی جتنا، شاید راست  
سے پت کروں گا، اور پھر شیطان کے ہمراہ اسی خدا، وہ خاردار تاروں کی دیوار کے دروازے  
روختا ہاں جائے گی۔ تم ایسی حالت نہ رکھ۔ اس سے اور میان کو جبور کر کے حالت کے دریان  
پہنچا دو۔“  
” لیکن جاپ، اگر آپ پتھر سروگل سے اپنے بڑے ہاتھ لے جائے تو..... ایسے میں ہم انسپکٹر  
تو وہ آپ کو شیطان سمجھ ہات پہنچنے سے تو اپنے بڑے ہاتھ لے جائے تو..... لیکن انہوں نے ایسی  
یوں کہ اس معاملے میں ان کی کوئی کام دش ہے؟ اسکی وجہ پر نہیں کہ، اپنے فیضے پر فتنے رہے، وہ دونوں

محلت کی مدد و مدد دیکھ کر میدان ہو رہا تھا۔ اسی تینی روزیں کروزی  
پھر اس شہر بسا بہرا تھا..... خارجیں کام سلسلہ تھے۔ اندھے سے آواز آئی، پھر اس دروازے کے اندر  
بعد پھر ایک طویل میدان شروع ہو گیا۔ جو بڑے لب بہت کی آواز سالی روی، گیرا دوسری طرف تک  
میدان سے بھی بڑا تھا جو غار وار بیمار کے ساتھ تھا۔ اسی غار وار بیمار نے تو دروازہ غوف ناک آواز کے ساتھ کھل  
اس میدان کے دروازے سے پر اپنی ایک دلچسپی کا ایک اندھہ شامل ہوتے کا اشارہ کیا گیا۔  
نکر آیا..... اس محل کے درونی طرف ایک بڑا دروازہ کی طرف دیکھا، اپنکش کامان میں  
عاخت نکل آیا..... گھوڑے ہیں جو مدد کی اور اسی طرف کے کتنے بڑے دروازے کی طرف بڑھے۔  
گئے اور پھر زدیک پہنچ کر وہ گھوڑے سے اپنے لب اور قدم کے بیٹے قبیلہ و بند کی مصیبتیں برداشت  
انہیں بھی انتہے کے پیے کیا گی، مددات کا علاوہ اسی کا پہنچیں ہیں..... پھر بچپنا ہست کیسی۔  
خدا اور اس پر پہنچ کی پتھریں جڑیں تھیں، اور اندھہ داخل ہو گئے۔ ان کے پیچے تینیں بھی اندھہ  
پہنچ رہی تھیں..... دروازے کے پاہر تھیں لامبے اسٹرپے، خونی نے دیکھا، ان کے دامن میں طرف ایک  
پھر پھرے دار گھوڑے تھے، گھوڑے سواری کی اسی صورت میں کی گئی کے سامنے ایک اور بڑا دروازہ تھا،  
ہی وہ ادب سے جگ گئے۔ اسی لب پھینٹا دروازہ بھی نظر آ رہا تھا، اپنیں  
”دروازہ گھوڑو..... چہا تجدی اندھہ والی کامیابی کی دیا گیا، بیان ایک پٹلا دبلا کرنی  
پھر دروازے کا تکڑا کھوئے لگا، تکڑا بیک اور اسی کی وجہ سے اس پر چند رجڑ پڑے تھے۔  
یہت بڑا سا تھا..... تکڑا کھنکتے ہیں اس نے اسے جانی۔ کیا نام ہیں تم تو گوں کے؟ اس نے  
پر تین بار زور سے ڈالنے مارا۔ اس کا ایک ایک دیکھنے کیا۔  
”کیا بات ہے؟“ اندھے سے آواز آئی۔ اس نے تم کھرا دیئے، پھر اپنے آدمیوں سے بولا۔

”کوئی نیر پار میں بند کر دو اپنی“  
”جی اچھا۔“

پھر سے دار اپنی دوسرے گلہ کی طرف لے پڑے۔ اس کو اپنے سبھے زبان بیان؛ بیان اس کے علاوہ کے چھٹے دروازے پر دلکش دی گئی۔ دوسری دن اس کی تو میں، آنکاب نے بے چارگی کے علم اسے گھوڑا گیا اور وہ اس میں داخل ہو گئے۔ مکار اسکے علاوہ اپنیں ایک کوئی دھوکی میں دھکیل دیا گیا۔ اس کا بعد، سر جعلان دیں پہنچے مانعے خود بانے گا، جیل تو تم کی ہفت مویں سلاخون والا ہتا، کھڑکی میں آنکاب کو بے ایک کامیابی کا عمل بھی دیکھے گیں..... باقی آبادی کر اس میں بچہ مات کرنی یافتے گئے تھے۔ اس کے بعد اس کی دیسی خودوت نیس پڑتے گی..... ایس جو کچھ پر کچھ بچا ہوا نہیں ہتا۔ فرش پر مدھنا غایب رہتا۔ اسی جیل لگ بھال میں کرنا ہے:

”بھی پختہ سمجھیں۔ وہ دیواروں سے میک تک کوئی نہ ہو۔“ سر جعلان نے تیس جیسا ہی نہ تو، آنکاب نے کا احسان ان کے ذہنوں پر سوار ہونے لگا۔

”لہذاں کل۔“

”لہا جان اکیلہ رات کو بھی یہیں بیرون کے سارے بیانوں سے بیان کرو۔ اسے پڑتے گا..... ابھی گھوڑے سوار ہو گا۔“ آنکاب نے ٹکر مند ہو کر کہا۔

”تو تمہارے سے یہے بیان بسترگان سے آئی تا۔ اذکر نہ کر۔“ سارے گیا خود میں آتا ہے:

”یہ جیل تو شاید ہمارے ٹکک کی جیلوں سے کوئی سخت ہے۔“ فرحت بولی۔

”ہاں اناہار سے ٹکک کی جیجن کی کھڑکوں کا۔“ سارے ٹکرے میں اس کے عمل کے دروازے پر پہنچ کر گھوڑے کم از کم پہنچانیاں تو پچھی بی ہوتی ہیں: آنکاب۔ بے پرکاش بکال، اس کے ٹکب نے اس کا ساقہ ”سبسی صبر کرو..... زندہ تو گول پر لگو۔“ سارے دروازوں پر ہیں نیکی۔ سواروں والوں کا پورا

لیک دست موجود تھا... اور دروازے کے دونوں دروازے پر پٹھے ٹائی صاحب اور شوشل صاحب پنچ کار میں کھڑے تھے۔ عل کی فیصل پر بھی نئی نمادن تھیں... اس کا ایسا اور گھر میں یعنی گئے تھے.... وہ میرے تھے۔ ان کا کھوں سے بندھی کرنے پتھلے بُرے بُرے بُرے لکھ میں موجود تھے.... اپنک اپنی یاد نظر آ رہے تھے۔ دروازے پر موجود پرسے دالا ہے۔ پینٹک لارڈ بن بھل تھے ہیں، چانپے دوفوں یہ بھی پہنچ تھے.... گھر میں سوار کو دیکھ کر اونچا کر رکھا۔ اسے کو پہنچ منٹ میں واپس آتے ہیں... میکن سر جھکا دیتے۔ دونوں ان کے دروازے سے گزرے۔ اسے بہت دیر کر لئی اور وہ واپس نہ جاتے ان کے پیسے عل کا دروازہ کھولی۔ دواں گاہ۔ اسے اپنے دروازے کو بھیجا، اسنوں نے واپس آ کر جس طرف تھے بھی وہ گھر سے عل میں لا جاؤ ناکر۔ اس کا کوئی پتا نہیں۔ چانپے میں اپنا دستے کے ان چک کر سام کیا۔ اسرا ایک عظیم اشکان کرے۔ اسے لے جائیے ان کی واٹیں سانپڑیں والے غار کے پر پہنچ کر گھر میں سوار نے دروازے میں کام کیا۔ اسے اپنے بیب باتیں یہ سمجھی کہ وہ کار کی بجائے غار تین پارہ بھیلا۔

“آ جاؤ سارڈن۔۔۔” اندر سے کوئی کوڑا نہیں آ رہا۔ اس کے کامپوں کے خول دیکھ لئے، میں نے جاہوڑا سارڈن نے دروازہ دیکھا تو کہنے پا لیا۔ میرے دل میں کچھ کولا نظر آیا، داغل ہوئے۔

اس وقت کیا ضرورت پیش آ گئی سارڈن۔۔۔ میں بھی ہدستے پار وہنون کو گردنار کرنے میں پاکس دالا موجود تھا اور اس کے ساتھ بھی تھے۔ اسے بھی پار کرنے کے لئے اس کے سب کے ساتھ بھی تھے۔ اس کا کم رہتے ہو سارڈن۔۔۔ میرے دل میں پاڑو پڑو بھی نظر نہیں آ رہا تھا، میں فتنہ مرتا۔۔۔ اس کے ساتھ قماری ملنات سے خوش ہوتا بہا ہوں اور سر پر سونے کا تاج لھتا۔۔۔ اور ان کے ساتھ بھی تھے۔۔۔

ایک دن تمیں اس کا بہت بڑا پورا ہوا ہے۔ سب شیخان نے انہیں جمیٹ کر کا۔  
جسی وجہ کرنیں، یہ لوگ ان کی گھاڑی میں پچپ وفات کرو۔

سارڈن نے پوری تفصیل کہ سنال، پھر وہ اپنے بیوی کے ساتھ ہے۔  
میں نے اس سے پوچھا کہ کیا ہے ایکریڈیبل، لیکن سرگوگی کی تھی۔ گھنے جائے گی اور تم جانتے  
یہیں اس نے بتایا کہ اس کا نام کامران ہے۔ اسے ان غسل کی کھانش تھیں، خیر..... ابھی تم  
یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ شیخان کے خاتمے پر اسی کے اچانک میں سرگوگی کہ سزا سادی ہائے  
املاز میں نکلا۔

”اپ کی حیث کا بہب بھی میں نہیں آپ کے ساتھ ہوئے۔ میں نے یہ تفصیل آپ تک پہنچانا اپنا فرض  
میں سیران ہو کر کھا۔

”ارے اتم انپکھ کامران مرزا سے مافت شد۔ تو نہ بت ابھا کیا..... میں ہست خوش ہوں۔“ اس نے  
چنک کر کھا۔

”انپکھ کامران مرزا..... یہیں سر اس نے اپنے بھروسے پر اسی میدان میں جسے سریرے لوگ بھی نہیں  
انپکھ کا لفڑا کھاں لگایا تھا۔“  
”اپنے بھروسے پر اسی کا کھڑکی سے نکال یا گی اور انہیں بیڑیاں  
اس کے ملاوہ یہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔“  
”..... ان بیڑوں کی وجہ سے ان کے لیے پہنچا  
یہ بتائے تھے اس نے۔“  
”میں نے ان کے نام نہیں پوچھے۔“  
”..... انہیں پیغام ایس پیغام ان چلدا گیا اور پستورون  
یہ مزدور دیکھیں.....“  
”..... بہت خطاک لے دیں۔“  
”..... پہلک ملک لایا گیا۔ میہان کے ذیچوں پیچے نالی  
سوال یہ ہے کہ یہ یہاں تک پہنچ کر کیا کیا۔“  
”..... ان ایس کھڑا کر دیا گی۔ سب لوگ انہیں  
انہیں سرگوگی اپنے ساتھ لے آئے۔“  
”..... میں اور ان سے دیکھ رہے تھے، کیونکہ نہیں اصل

ہات کا پتا نہیں ملتا اور پھر سوچنے لگتا کہ ماذ... اسکے بیان کے لیے سرکار کا شمش کر دیا ہوں... کی آواز گزینتے ہیں۔ پھر شیطان اپنے چہلے کے سبھیں... بالائے کئے تکوں کے لوگوں کو ان کے تخت تک پہنچا، سب لوگ سب سے میں اگر... اسے ملدا ہے.... ان کا دیکاں خدا پر سے املا۔

وہی کھڑے رہ گئے۔ شیطان اور اس کے پیارے... اتر کر تخت پر چھوٹے گئے... شیطان نے کی ہے... اسکے بعد تم بہت بہری خدمت گوار ہو... لیکن کیا کیا کیے اور پھر سامنے کھڑے ہوئے لوگوں میں سے اسے ملدا ہے کہیں سے کوئی غلطی ہو جائے، اسے پہنچنے جا دیں:

”سرکار! اتمارے خلاف ایک مقدمہ لایا۔ اس قبضہ کیا ہے؟“

”بھی... میرے خلاف... سرکار کیا کرے اس سے کہاں... اس آپ کا فیصلہ ہی ہے تو پسندہ کیا سرکار کے بھی میں بھاکی جیت شاہی ہو گئی۔ اس کے بعد... میں ہر سزا کے لیے تیار ہوں۔“

”سرکار کے بھی میں بھاکی جیت شاہی ہو گئی۔ لیکن اپکش کامران سزا سے مقابد کرنا ہو گا... ساروں نے کی گزرا ہو، واقعہ نہیں نہیں کیا۔“ اسے نیز کر دیا تو تباری مزا فتح... اور اگر اپکش

ساروں نے کی گزرا ہو، واقعہ نہیں نہیں کیا۔ اسے نیز کر دیا تو سزا قیس مل ہی جائے پھرہ پیدا پڑتا پڑا گیا۔

”سرکار! تم جانتے ہو، اپکش کامران سزا کی نہیں کیا۔ لیکن کامران میں کو رات بھر جیں میں لکھا گیا آری ہے..... اور تم اسے اپنے ساتھ سے لے جاؤ۔“ اسی کی خفڑا اس کا بڑا حائل ہو چکا ہے اور اس کی سزا قیس مزدود ہے گی:

”درجم... میرے صعبود درجم... میں آپ کی میں اس کو بھال کا انعامہ تم لکھا ہی سکتے ہو... ہوں... آپ کے سامنے سر جھکتا ہوں... اپنے کسی راں... بور نگاہ کیتی ہوں... میں اپکش کامران سزا

سے بہت اپنی طرح واقع نہیں...: اس نے کہا  
۔ میں مطلب ہے شیطان نے پوچھ کر لایا۔

۔ مطلب ہے یہ سے میوو... کہ یہ دو خداوند کو تو مراں اُنکے بڑھاد... اپنے کامران مرا نے اس  
۔ بھئے بڑھے بھرم گھبراتے ہیں... یہکہ بات کا ایسا بھائی الحسن فتنے ہوئے کہا۔  
۔ سروی تے ان کا پکھے بھیں نہیں بلکہ اور اسی سروال تے نہ جانتے کہتے ہے کہ انہوں کو حوت کے  
۔ اگر تم پسند کرو تو اپنیں کل تک بھوکارا کر دیتے ہوئے ہوئے ہیں... ان کے سینوں پر بے زخم ٹھوٹتے ہیں،  
۔ یہ مقابلہ ہم کل پر بھی شان کئے ہیں: اس کے حاب کا وقت آگیا ہے... آج میں تیس  
۔ بھی نہیں: میں کل تک حوت کا انکار نہیں کر دیں بلکہ رکاوے ختم کروں گا...:

۔ ہو ہونا ہے، آج ہی ہو ہے: تم پسند کرے گے میں ہو گو گے،

۔ بہت غوب، تم بھی کم چاہد اور کم مانے اپنے خدا سے دو دلخانہ ہوئی، تم اپنے شیطان سے  
۔ ہو...، میمان میں آ جاؤ...، تم دوں کو کامیاب کر دیا، اپنے کامران مراہمان کی حوت ویکھ کر بڑھے۔  
۔ دیا جائے گا...،

۔ میکن بھتیاروں کے بیخ کا مزا تے آج کا بیخ کیا رکھی کر۔  
۔ مرا پہلی مرتبہ ہوئے۔

۔ میں یہی ہمارا فیصلہ ہے... اپنے کامران میں تباہے سامنے کر سکتے تھے

۔ کھول دی جائیں۔

۔ فرا اپنیں لانے والے پہرے دار اُنگیں... میں ایک دھرے کی طرف بھئے۔ سرگوگ لے پاہا، اپنے  
۔ بڑھلیں کھول دیں۔ اسنوں نے اپنے انتہا تک دھرے کی طرف بھئے۔ سرگوگ لے پاہا، اپنے  
۔ دی اور غالی جگہ کی حوت بڑھے۔

وہ دوسری طرف ات گی۔ انہوں نے فدا کی اسے پڑا  
اور گودن دھوپیج لی۔ سرگول نے بھی اپنے ڈولی ۲۰  
گودن کی طرف لائے کی زبردست لکھش کر دی۔ پھر  
بازو کچھ اس طرف پھیلا دیے کہ سرگول کے لئے ۲۱  
لکھ کے اور ان کا دم لگھنے لگا۔ اب ان نے ان کی آنہ  
کی گھش تک کر کے اپنے دونوں ہاتھ ان کے

### ہرث اینڈ بربٹ سوسائٹی

تھا دیسے اور انہیں مجھ پرے اٹھاتے کے لیے ۲۲  
لگا، میکن آئنی دیر ہیں اس کا سانس بیٹھے ہیں۔ اب کی آزار کر دیزی سے پڑھے۔ انہوں نے کیکھا قوم  
اور سانس پیچھے میں دقت ہونے لگی تھی... اور ان کے قدموں میں فتحیر کر دیتے تھے  
کی ہمکھیں پاہر کو اعلیٰ آئیں۔ زبان پاہر تک لگی۔ اب کے پیٹے پیٹک دیے اور اپنے سر ان  
بھی اسے اس وقت تک نہ پھڑا جب تک اسی میں اپنے اپنے... یہ کیا: انپر عیشہ جبرا لے۔ تمہاری خان  
کا یقین نہ ہو گیا، کیونکہ انہوں نے سرچا رکھا۔ اس کا کام کیا کہ انہیں کوئی کام نہیں کر سکتا۔  
وہنہ صفا تو ختم ہو... اور جب انہیں ان کا روت پہنچا کیا تو وہ اپنے کام کیا کر دیتے ہو۔  
ہو گیا تو وہ اس کے اپر سے پڑھتے۔ جس سے مراد کو کہا تھا۔ والا ہی جمال سرووار ہے، اب  
حیثیت کے لکھت آتا دیتا تھا۔

---

خوب نہ انپر جنہیں کہ بتایا۔ وہ بوئے۔  
وہ سے کیے، اپنے سر اپر اٹھا لیں، سر مردن خدا کے  
لئے عطا ہاصل ہے... اور انہیں اسلام کے بارے میں

بائیں... موٹی بولی پاپیں۔ اپنیں بتا دیں... ان وقت میں اور اسی وجہ پر جو بڑی کمپے کے جھیلوں نے بوٹ دیا، ہماری میں یہ، شاید فاپک پر اپنیں اسلام کی تعلیم دے کر جان پھرنا، جانے ہم کس طرف جان پھا کر اس کشتنی کے..... اور اُن سے پوچھیں کریں وہ دل کی راہ کی طرف کی کتابوں پر ہوتے ہیں... وہ جو بڑیہ یہاں سے تھے، یہاں اُن کے پاس کوئی بڑی کشتنی موجود ہے؛ اُنکا کہہتے ہے کہ:

خود کی دیر بعد وہ ایک بہت بڑی کشتنی تھی پہنچتی تھی۔ اُن کلپن کے قاتے پر ترمیم ایسا بڑا موجود تھا کہ مرنے کے مقابلے میں دعا دہونکے تھے... اُن کا مزید تصور کرتے ہیں تھا کہ بڑستے میں کوئی فضل کشتنی تک جاری نہ۔ بڑی سے سے انہوں نے خدا کا اعلان کیا:

پان کی کافی مقدار ساقہ سے لی جویں، اُن پر اکاں کا کام کر کے اُنکے ساتھ ہے؛ انہوں نے بہتری امداد میں کہا۔

راحتا... آپر... اپنیں سائل نظر آیا، آپ کی بیانات فیکر ہے،

مکان دیشے پہنچا، لیکن سات دلک مرکن لیں دکھانا ہے۔ اُن کے راستے پر ساختہ امداد میں کیا، نکھلے نکلنے دیا جتا۔

مشایہ ہم راستہ پہنچ گئے ہیں؛ اپنکی بینہ پڑھنا۔ اُن دلک مرکن کی بیانات میں پہنچے تھے... خود کی اُب کیا ہو گا۔

ویکھا جائے گا، اگر یہ کافی دورت مکار ہو تو اسی عرصت سے سول کیے اور پھر پڑھ۔

مکل پہنچنے میں اُنے کی اور ہر دو ڈن لکھ ہوا کہا۔ اُن کے اپ کے لکھ پہنچانے کا انتظام کر دیا جائے میں پہنچ ہائیک گے، انہوں نے کہا۔

جوئیں اُن دلک مرکن اُپ رک ٹھکان میں رہیں گے....

جوئیں اُن کی کشتنی سائل سے لے لی۔ بڑی پہنچی نہیں۔ اُنکا بڑی سے دفتر کے خالی کر کرے میں بند کر دیا جائے۔

بڑی سے میں سے یا۔.... اپنکی بینہ پہنچے ہی پہنچ پڑھنا۔ اسی میں کہا:

کہ اپنیں کیا کہتا ہے، چنانچہ جوئے۔

نے پیوسانہ اداز مل کیا۔ وہ بکرے میں بند بچکے دیکھا۔  
بڑھتے ہوئے بکر کے پیدا ہوئے سے پہلے ہے  
کہ کچھ کرنا چاہیے: اپنکے بھینجے دل اور لہر جائے  
اون تھے اسی کے سر کو دلوں ہاتھوں سے پکڑا  
کھول جائے ہے کہ سات دنگ مرکی کام کا  
نکل گیا، ریاست شیر کی طرف انسان کا وادا رے ریخت چل گئی۔  
ہی تیس رہا تھا۔ خان روحانی برپڑا۔

جس بگد اپنیں جانا تھا وہ حتم میال سے اسے بکر کے طرف سے  
ہی مسلم ہوتا ہے۔۔۔ ٹھاری کمپنی کا رہنے والے فارماں اور پاکستانیوں کے  
گیا، جوہ ہم دیکھ پہنچتے۔ مودو نے چال کا ہمراں کا سات دنگ مرک کا یہاں شامل پر پرانچا چکا ہے  
ہیاں؛ یہی سبھا غیال ہے۔۔۔ شہزادی کی کامیابی  
۔۔۔ یہ کام ہیں پہنچے گا:  
یہ کہ کر وہ اٹھے اور دروازے پر پہنچے۔۔۔  
میں بکب بھری موجود تھی۔ انہوں نے بھری میال سے اسی بات کو پھرنا، یہ بتاؤ کہ وہ کہاں جائے گا۔ اور  
بھاٹکا۔۔۔ دروازے پر صرف یہک اذی موجود تھا۔۔۔ جو اسی دنگ نکلی کے راستے جا  
انہوں نے دروازے پر دلکش دی۔  
یہی بات ہے: باہر سے مگر ان نے کہا۔۔۔ میں اسی کی کسی بات کا جواب نہیں دوں گا، تم دوں  
بھی ذرا دروازہ کھول کر ٹھاری بات سے اسے بھاٹکا دیتے کو توڑ دی ہے:  
ہم نے کوئی جنم تو کیا نہیں: انہوں نے کہا۔۔۔ ملکو تو ہم کرتے ہی رہتے ہیں:۔۔۔ عاروف نے  
کے ساتھ پوکس ہو گئے۔۔۔

۰ اگر تم بہاب نہیں دے گے تو تم میلان کا کوئی نہیں ہے: اس لئے کہا۔  
مار ڈالیں گے، لیکن اب بھاری چاند کو تاریخ ۱۷۵۰ء تک اپنی سماں سے جانتے گے اور اگر تمara  
ہی چکا ہے..... تھیں زندہ چھوڑنے کی مرتب میں ۲۳۰۰ء تک ہوا تو پھر تھیں اپنی زندگی سے ۱۷۵۰ء و معاشری  
میں پڑھ جائے گا.... ہل اگر تم یہ میرے حالات کے

ویسے رہو تو تم تھیں زندہ پھرلا۔ ویسے کام کیا۔ میں وغیرے سے تو روز ہی حرمت ہے ہو،  
پھر.....

تم لوگ کا ماغ پل گی ہے..... اب تم ہیں ۔۔۔ میں ناکش تھیں یہ لکھتے۔ فرمان نے اسے لکھا۔  
پیٹ کر تھیں جا سکتے... میں تھاری کسی بات کا کام کیا تھا اسیں۔ قیامت کے جزو میں سفر کرتے ہوتے  
ہوں گا۔

خان رحان ۰ اسے میشوٹی سے پکڑتے رہا۔ خلیل جوہب کی طرف سفر کرنے کے بعد پونچ کو  
یہ کہ کر انہوں نے اس کے سر پر لیکر داہم کیا۔ اسے نکلے لئے انداز میں کہ اور انپر شعیہ مکرا  
اور دصرخہ اس کی کی ہوئی میں آمدیا ہے۔ میں بنی ہو گیا کہ اس نے غلط میں کیا۔  
ااب بتاؤ۔ زبان کھوئتے ہو یا نہیں؟ اس نے کہا۔ نہ نہیں۔ بہت بیٹھ دیتے سوسائٹی کا دفتر کہا ہے:

”میرے بتانا کوں؟“

”بھروسے..... ہم اس بگل ملک کی طرف ہاتھ لے کر رہے ہیں۔“

سات ریاں سرکی کا جہاز گیا ہے:

”جاؤ جاؤ.....“ دیکھا اضا۔۔۔ اس نام کی سوسائٹی

دیاست کے ہذبی سمت میں سفر کرنے رہا۔

”لگتی ہے... لگی کا ہم بھی ہرث ایشہ بیٹ

”او، اگر یہ جھوٹ ہوا تو۔۔۔“

۔ یہ سوسائٹی کی کام کرنے ہے: خان رحمن نے اپنی  
جگہ استھان کیا۔

۔ لوگوں کو علاز تیس دلاتی ہے: خان رحمن اپنے تو پاس سے بخوبی کر دے... کیا نیال

۔ خوب! اب تم ہمارے ساتھ پہنچ لے کر یہ نہیں کر دے... کہاں کہیں پڑا ہے... کیونکہ فاصلہ تو بہت

تمارا پیتوں بھارے پاس سے گئے اسے بخوبی کر دے... کیا نیال

۔ بخوبی کا اور خالی کا برع تماری طرف رہے۔ کیا انکے میں جا سکے گی، تمام ہم شہر سے باہر

۔ کریں ہمارے بارے میں پہنچے تو گول مول دے۔ کیا انکے میں جا سکے گے اور اس طرف ہیں پہلے کم پہن

۔ ..... مدنہ ہے تو منکلی میں پڑے اسی جاہیں گے، اس کے بعد کم پہن

۔ سے جاؤ گے: اس کے بعد ہے.... ایسا ہی کرتے ہیں: انہوں نے

۔ چیلک ہے، میں وہی کروں گا جو تم کو نہیں: اسکے مقابلے والیں ائمہ میکی کی تماشی میں نظریں دھونیں

۔ اپنکے بھائی نے ہر ہفت ایک بڑت سوچا کے: اسکے مقابلے والی نظریں آتیں۔

۔ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا، کیونکہ اس طرح اسے اپنے اسے دیکھ کر شادہ کر دے، معنی اوری ہو: اپنکے

۔ خواتیں اور امناء ہو جاتا، وہ میرزا کو اگر کوئی مدد نہیں دے سکتے۔ اسی خود کی وجہ سے دیکھیں

۔ ..... بیکوں بھی: یہ سات دنگ سرکس کتنا ہے؟ اسکے مقابلے والیں کی... اس نے دو تین بار پھر جو بدرے

۔ ہوئے اپنکے بھائی نے کچھ سچے کر لیا۔

۔ پاس سال پہنچا تو مزدہ ہی ہو گا: اس کے مقابلے والیں کو ریاست کی بیکھیوں میں کھسل

۔ یہ کس نے پہنچا ہے اپنے اس زمانے کے مقابلے والیں کو:

۔ کہ پہنچا، حسود اور خاروق میں ان کی رن بکھر لے۔ اسے بھائی میں بھاگا۔ میرزا نے بھر ان ہو کر کہا۔

۔ پکھ میں۔ پچھے ایک عجیب سا احساس ہے۔

و تم کھل کا سلب بھی نہیں بنتے، کامنہ... ۲۰ دل. اس وقت بھی اتنی خوبیش فی کھنڈ کی رفتاد سے آتے ہوئے چند کھل بھی پکڑتے اور جو کامنہ بکھر جائے تو اسیں پکڑ گئے:

میں پھر دیتے، پھر آپ دیکھ دیتے ہی اس سے وفا دیتے ایسا... میرا گول... میں نہیں تو گول مار ہی

یہ کیا کہ رہے ہیں۔ مگر ان کے ساتھ ایسا کامنہ پکڑ لیا۔ پھر بیٹھنے کے خواہ پہنچتا ہے۔

فادرق... یہ اس وقت کھل کا ذکر کیا ہے؟ اسی قسم بے کامنہ کے ایک دھماکا ہو گا اور تو اس

انپکٹر عیند ناٹوش گوار بھے شد ہوئے۔ اسی کے تھابت میں دوڑ پڑیں گے... پھر تم کیا کرد

یہ تو فرمان سے پہنچیے: دو بولا۔ اس کا نامہ ماقبل اڑانے والا ہے۔

انہوں نے فرمان کی طرف دیکھا اور پھر پہنچا۔ پھر بیٹھنے والی ٹھیکنے پہنچیں گے، اس وقت

کی انکھوں میں خوف اور ہے ایمانی جگہ نہیں۔ اپنے نکریں ہوتے تو صورت حال اور ہوتی...۔

میر تو ہے فرمانہ، انہوں نے اور وہ بیٹھا۔ مدار ان کے پاسکھل خلاف ہوتا۔ انہوں نے پہنچا

مگر ان نے بھی دیکھ دیکھ کر انکھوں سے کوئی ایسا نظر نہیں کیا۔ انہوں کی طرف دیکھا۔

عطا اور اس کے چند سیکنڈ بعد بھیں ایک بڑا صلی... اب کیا کریں؟

تعجب: ایک بڑا ایش، جہاں جاتے ہیں، دیکھا جائے گا۔

اوہ، انپکٹر جانپیٹے ہوئے۔

انہوں ایک ایسی بگ لے جاؤ ہے جسے ہیں جہاں جاتے گے۔

مگر ان کو انہوں نے ڈیکھ دیکھ کے سامنے کوئی نہیں کیا۔

ملٹی کی عجبی۔ اپنے کامنہ کے سامنے کوئی نہیں۔

نالی ڈیکھ دیکھ کی لگی پر رکھتے ہوئے کہا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

شمال جنوب کی طرف تھر سے بہر پا دیکھا۔

چاہک سے گزنا بڑا تھا، چاہک کے میزانت  
انہوں نے ایک بہت بڑا بورڈ لگایا، اسی  
سیاہ صورت میں کھا تھا،

مہرث اینڈ بروٹ سوسائٹی

## کیا دیکھ رہا ہوں

لندن بھی کو تھیر دیا گیا۔ ایک گھنی آواز ان کے  
پاس آئی۔

یہ کوئی پیغام نہیں ہے جو بھی اندر ہے لیا ہے؟  
لندن ہبھاب آپ کا خادم..... کیپن کا ایک  
اپ ہی نے تو یہ مسائل پر مقرر کئے ہوتے  
ہیں وہ نہیں کہ سات نگ مرکس، ہرث اینڈ  
سماں اور حاکم کے شمال ہنپی حصے کے بارے  
میں میں کہا ملک آئے تو اسے سیدھا یہاں لے  
اے!

لندن کی دیسے آدمی کو پکڑ کر لائے ہوئے آواز  
بیٹ اونٹھی شاہ ہو گئی۔  
لندن کو نہیں، پھر آدمیوں کو نہ  
ہوتا قوب: ان دونوں کو ٹھیک ہے میں نے کہ میرے

پاں میے آؤ.... اور اس فوجان کو بھی میے آؤ۔ اسے گون لے جلدی ساری تفصیل سنا دی، بہت سے کر آیا ہے۔ اسے تو انعام مل پاہیے: اسے بول پڑے گئے: اس نے من سے کوئی لفڑا یہ سب کو ان کے ٹکران کا مید بھل پیدا کیا۔ اسے تیر کیک اسے کام سچے آن کیا اور اس بعد پستوں کے گھر سے میں ائمہ اکیف میں پہنچا دیا گیا۔ ائمہ اکیف ہوتے سے نہ کام کیا۔ اکیف بڑا... میں بہت بول رہا ہوں، شیطان سے کوئی بیٹھا نہ ہتا۔

میرزا نام بہت ہے، میکن تم اپنکر بھی قیدی ائمہ ہیں، میکن ان کی شکلیں آتے۔

بہت نے اپنکر بھیڈ کو یقین نکالوں سے گھومنے کا کام میں ملیا: یہ الفاظ کے۔ اس کے من سے پہلا نام سنبھال کر اس کے نامہ لے گی: دوسری طرف سے پوچھا گیا۔ ائمہ یہ رت ہوتی، میکن انہوں نے یہ رت غایب رکھ دی۔ اسے بھی تفصیل دہرا دی ہو سکی تھی..... اس پر دی اور بوئے۔

سماں یہ ہے کہ تھیں پیمان گیوں لایا گیا۔ اب ہے، ان لوگوں کو میرے پاس بیٹھ دو، میں دیکھوں ہم نے کوئی بھرم کیا ہے تو بھر تو ہیں کہاں کہاں دل ہیں، میکن اپنکر بھیڈ کا کوئی سراغ اپنیشن کے حوالے رکنا چاہیے تھا: "اس بیانات کا بہ سے بڑا پائیں اپنی بیانات کے بھر کے معلوم تھیں ہو سکا۔ ان کا کہنا یہی ہے اپنے بہت سوسائیٹی کا دفتر ہے..... نام دنائز کے بھر، اپنکر بھیڈ کے حکم سے پڑتے تھے، اس وقت کے ناقت ہیں، تم اس کی نکر د کر، ان فوجوں کے بھر دیں تھے، میکن وہاں موجود بخاستے اکنی یہ کیا معاملہ ہے، تم نے ان لوگوں کو کہاں سے بچا کر اپنکر بھیڈ کے پیچوں کا شر میں نام د

ننان میک نہیں ہے: ایسا کہا، یعنی ایسا کرتے وقت اس نے خال کا رجع  
تو پھر میں اپنیس آپ کے پاس بیٹھا۔ ایسا کہا، پھر بھی نہ ہوا تو اس نے کہا۔

- شیک ہے:-  
- تو صحی... تم لوگ جہاں عالم پاہتے تھے تھا۔ ایسا کہا جس معلوم نہیں، یہ کہنا ہے: فاروق نے  
جا رہا ہے:-

- لیکن منٹ... اپنے جیسے نے کچھ کہا ہے، تو اس سے میرے پیچے کھیلیں گے:  
کچھ کھ کتے رک لے۔  
- اسے ادست... یعنی یہ کسی کی امانت ہے: فاروق  
کھو، رک کھوں گے:-

- یعنی کچھ نہیں: ابھوں نے گما اور سڑا بہت سا کام کیا۔ اس کی امانت ہے... لیکن تم اس میک پہنچا دے کے گے۔  
آدمیوں کو حکم دیا۔

- آدمیوں کو اس طبق صاحب کی قید میں جا رہے ہو اور اس کی  
کوئی کامیابی کوئی نہیں:-

- بہت بہتر:-  
لیکن پسے ان کی تلاشی ہے تو، اگر تلاک کے پیشے کیا کہا جائے، اس کی امانت ہے، اسے

ہستیار وغیرہ ہو تو وہ بھی ان سے نہیں:  
وہ پہنچا... یہ کہ اس نے پستول فاروق کی

ان کا پستول سے یا گیا، فرزاں نے پہاڑ پر جو پہاڑ میں  
لیکی۔ محمد کا فائزہ بھی پھر دیا گیا، ابتدہ جب عالم  
لیکی تو اس کی جیب سے پستول نہ کامیاب ہے۔ اس نے کامہ دکایا گیا اور گھوڑی  
نے اس پستول کو جرحت میری نفرود سے دکایا۔ اس سے بھاڑکیا، وہ اس شیطان میک پیچھے چاہا

پہنچتے ہیں کہ ابھی ابھی دکرتا تھا، ہاں کی کامیابی سے مدد ملے۔  
 لے دی آواز میں کہا۔  
 تمیں وہ پیشہ نہیں میں بہ کے ہوئے تمہارے انہیں بتلا کر ہوں تو ساتھ کی نہ ہو: وہ  
 نامے پروفسر واود کو بیٹھے گئے تھے:  
 بھی یا مسلک؟ فرزانہ بول۔  
 اس کے اوپر جو بیس چینگاڑ کی تصویر لٹوانیہ کو سامنے کی بات گھم میں میں  
 دراصل وہ چینگاڑ کی تصویر نہیں تھی۔  
 تو پھر... کیا چینگاڑ کے پیسے کی علیحدگی کی طرف ساتھ کی بات ہے... ابا جان ان  
 پیران پو کر کہا۔  
 وہ دراصل شیطان کی خواں تصویر نہیں...  
 چینگاڑ کی کام کون ہیں، اس سے یا با جان پوچھتے پوچھتے  
 سی تھی۔  
 اداہ: ابا جان کے سر سے یک سانچہ نکلا۔  
 اداہ: فرزانہ نے کہا  
 ابا جان! آپ مشہور سے کچھ پوچھتے ہیں۔  
 یہ تھے، آخر کیا پوچھتے تھے: چودا کا ہاں کیا  
 یہ بھے تم بتا دے: اسے اداہ پر جو کچھ ہو رہا ہے، بیاست بیک کی  
 میں بتا سکتی ہوں ابا جان: فرزانہ نے کہا تو اداہ کہا: اسے اداہ ہے... بلکہ شاید ہمارا دشمن تھا جیسا ان  
 ساتھ کی بات ہے:  
 ہاںکل ساتھ کی بات بتا: ہمیں اسی میں  
 اداہ کو دکر دا ہے... اپکشہ بینید بولے۔

میکن ابا جان، اُخر یہ مقصود کیا ہے؟... دنیا ہے... شاید اس سے بھی پچھے سے چلا۔  
دنیا سے اسلام کا نام دشمن شاہزادے... بخال کی طرف ایسا وقت اور حالات کے سطح  
یہ... یہ دلگ لادیت پیارا رہتے ہیں الجداواں... ایسا دنیا رہتا تو کافی  
وحداد یا ہے انسوں نے.... شپنان کا کام ہے... الیکٹریشنیں... ایسا دنیا رہتا تو کافی  
ہے.... لوگوں کو ان کے پے دین سے مدد ایسا دنیا رہتا تو کافی... عالم رہ جائے مدد۔  
میں بنتا کرنا، نیکی کو ان سے ختم کر دیں... ایسا دنیا رہتا تو کافی... ایسا دنیا رہتا تو کافی... انسوں نے پر خیال لیجے میں  
یہ کام ان لوگوں نے پہنچے دنیا میں سے یہ

میکن اس سے انہیں کی عاصی ہو گا:  
مساری دنیا پر ان کا قبضہ ہر ہائے ایسا دنیا رہتا تو کافی... ایسا دنیا رہتا تو کافی...  
ماں نے والوں کی تعداد اگر کم ہوتی پہنچنے کے لئے دنیا رہتا تو کافی... ایسا دنیا رہتا تو کافی...  
میں اضافہ بنتا پڑا گیا تو پھر ہو گا یہ کافی... ایسا دنیا رہتا تو کافی...  
پر اُر جگہ پہنچے ہوئے ہیں، یہ سر افلاج آجاتی ہے... ایسا دنیا رہتا تو کافی...  
محوتون کی یاگ ڈور ان کے ہاتھوں میں ہے ہاتھوں میں ہے... ایسا دنیا رہتا تو کافی...  
اُبھی طیف سروطاً میسے ریخت کر دے ہر کوئی نہ  
میستے ہیں..... اور اسی طرح یہ پوری دنیا پر محنت  
کے خوب و کھب رہتے ہیں... دنیا کے دل  
دنیا کو فتح کرنا تقریباً ممکن ہے، مگر اس سے  
یہ طریقہ شروع کیا ہے.... اور یہ مقصود ایسا

محی میں بھی: فاروق نے بتا کر کہ۔ اور ان کے پسے وہ دبے بیجیت تھی۔ ایشیں بیرون یہ تھی  
انہوں نے بھی جال میں سے ہاڑ رکھا اور دوست کا سارا امر ان میں کرنی مرکت کیوں میں ہوتی۔  
دلے ایک حیثیم اٹان میں کوچھت بھری نلوں سے ہے۔ ایشیں ایل کا دروازہ کھل دتا ہے: ڈناب سرو گھٹ کی۔  
اپنکر جسند بھی اور شریح ہو گئے۔

کچھ تھا ایل کی کوچھتی کا کھڑک میں گوارنے کا



جیل کی کھڑکی کا دروازہ کھلنے کی اولاد کی کاروائی۔ اسی مفہوم کا خیز ہوں..... ان لوگوں نے جو دروازہ  
اور فرست نے پھٹک کر اور دیکھا، اپنکر کامران سا ایسا بھائی سے کیا ہے، میں ان کا انتقام ان سے مزدور  
بیٹھے ہے، ایشیں اسی کوچھتی میں بند ہوئے قہوہ بیٹھا۔ اپنکر کامران سرزا غراحت۔ اور پھر دروازے کی طرف  
ہو گئے تھے، ان کے پیسے باکل بولا گئے تھے.....

پیاس نے جھوٹ سے جان نکال کر لے ہی تھی..... اسی وقت دروازہ بھل گیا..... دوسرا لمب جیون کیں جاتے۔ یہاں  
کم خداک دی جاتی تھی، لیکن سویسے پاسے کی صورت پر اسی نے اتنے دلے بب سے اگے آتی کہ کھٹکتے تھے  
پیاس، دوپہر کا ایک ایک روپ اور دال کی قسم کا کام۔

شم کو پھر میں..... ان حادثت میں ان کی حدت ہے: میں کیا دیکھ رہا ہوں۔

روی نظر آتی، کم تھی، دس دن سے تو ان کی پیدا۔ اور درست دروازے کے پاس ہی شٹک کر کے  
دروازہ میں میں کھوڑ گیا تھا۔ میں پینے سے کھلا۔ اسی کی آنکھیں جیت کی زندگی سے پھیلتی میں گئیں۔  
کھکھ کے دی جاتی، سانوں والا دروازہ فرش سے اٹا۔ اسی پینے بھے ان دونوں کو ہی دیکھ رہے ہیں بہاب،  
مزدور تھا کہ پڑھے اور کھکھاتی ہا۔ سچت تھی۔ اسی تدریجی تدریجی تھے کہ ایشیں کی بیرونیت ہے،  
اسی وقت دوپہر کے بارہ بیٹھتے اور کھکھاتی۔ اسی دلماک پیٹھے کی کیا ضرورت ہے.....

کے اور ملک خان رحمان بھی ہیں : محمود مکمل۔

اُرے سُخْرَہ میں... میں... یہ... ہے میں کیا لکھا۔ اس لپڑ سے... تو ہم سب لیک ہار پھر جمع  
اُرے ہوں گھو گیا، دو صل میں لیک غاب روکا۔ فراز نے پُرست پلے میں کھا۔  
درد یہ کچے عکن ہے کہ اندر آئے والوں کا لیک اور یہ ذمہ کھان ہوتے ہیں... جیل کی گھوڑی میں  
صور ملی خان بھی ہوں : آفتاب پوکھاٹے ہوتے ہے۔

بے دل کیا سلمہ حنا کو تم تین بیل کی گھوڑی میں مو

دے جان : فرمت دوڑ سے پھلانی اور پھر یہ اپنے اپنے حصہ انداز میں کھا۔

کر ان سے پشت گئے۔ اپنے اپنے بات شش ہتھیں کی، میرا خیال ہے کہ سب لوگ

یہ... یہ میں کیا دکھ دے رہا ہوں؟ اس بارہ... اس بارہ بیل میں اور اس کے بعد سب اپنی کھیس کے

کامران مزا کے مذ میں نکل چکا۔

میا خدا... یہ میں کیا دکھ دے رہا ہوں؟ مادر ایسا نہیں کہا، فراز، فراز اور خان رحمان گھر پہ سیکے

پکھا کر بڑھے۔

میرا خیال ہے، ہم سب کو ایک ایسا بھائی کرنا چاہیے، اس پے لیک اپ کے باوجود انسوں سے

چاہیے کہ یہ ہم کیا دکھ دہتے ہیں : خاروق سے بے ایک دلدار منہ کے سب کو پہنچان یا جما۔

بے بیک کے امار خارقی کرتے ہوتے کہا۔

میرا لیک «مرے کے لئے تیک گئے، کتنی ہی

ماشیں ہیں... یہ تو فت... خاروق کی اولاد وہ بیک کا سلسلہ ہماری رہا۔

انگوш کامران مزا آفتاب چلا۔

آفتاب چلا اٹھا۔

فت خاروق کی شیش، صرف خاروق کی بہ نادی، بھر جائی بدلتے۔

اُرے سے پاپ رے... نہت... تو... تو... ایں

تحیثات کی تھیں اور معلومات اپنے بھائی کے لئے اکابری بانٹے ہیں کہ وہی کچھ کرنا نہیں پڑتا؛ خود کیا تھا، لیکن آپ سے اسی نہیں، تمہاری دو صفات کی وجہ سے اسی وجہ سے دیتا ہوں ہے یہ کہ اسنوں تے بیٹھا کے پہنچا بیٹھا اور ابکل یہ بعد اپنے نے کہا ہے... جب کہ جسے بانٹے دے گروہ کے پارے میں اسیں بتاتا اور اس کا کوئی بحد فاروق کی طرف سے ائے بھد یہ بھی کہ کس طرح ایک عزیز جامیں بیٹھا اور اس کے پاس جو کوئی بھد فاروق کی کا خاتم کیا۔ تھا، تاہم بیٹھا اگر قرار نہیں ہو سا تھا۔ اسی لئے اس کو رہے ہو جیسے ہیری طرف سے گیند آئے اس کا مطلب ہے، بیٹھا اس زندہ ہے۔ اسی لئے اس کو دارون نے موت بیانی۔

یہ سلسہ شروع کیا ہے؟ خان دہلوی بے ایک لمحہ... یہ کیا کہ رہے ہو جیسی؟ انتساب نے فرا مفروضی یہی بات ہے، اب آپ وہی بیانیں کا پیدا کریں ہے اس کے پیشے اپنکر کامران مزا بولے۔

اسنوں نے بھی سات بیک سرکس سے شاکر کیا۔ اسی نے میر دیر نہ لگائی۔

بیک کے واقعات سا میں۔

اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ بیٹھا کا گرد، اور اس کے پاس بیک بند ہو کر جیسی کیا خاتم... بند کو پہنچے ہی سرکس دہلوی کا گروہ ایک بیک ہے یا ایک بیک نہیں اسے ایک بیک۔

خود علی خان نے خجال خاہر کیا۔

ماہی ہی کوئی بات ہے... اپنکر کامران مزا بولے۔ اس کا دل اسیں ہے۔ جیسا انتساب اور فاروق مجع ہو جائیں، دہلوی سوال یہ ہے کہ اب ہم کیا کریں گے، م اور اس کا دل اسیں ہے۔

جیش کریں گے، میں کی دوڑی کھائیں گے۔

مدد و ملکتی ہے؛ فاروق مکملیا۔

بچے تو سمات ہی رکھو... لیا اتناب کافی نہیں  
او اتناب... تین کافی تباہ ہے، ملا جو بنا  
لکھ دوخت ہیں... کیا کرنے کے لیے کوئی اور کام  
کر تم پڑے بھی نہیں ہو: فاروق بولا  
و وہ بچہ کہاں کے کہاں سے گئے؟ امانت نے فرزاں  
لی اتناب... "فادق نے کتنا پڑا، میں اتناب نے  
پالیں کہات وی۔  
ہے، شاید تم پیدا نہیں ہیں بیٹھ لے۔  
ہے، اسی طرح یہ دلگ نہیں تذکرے کر پیدا  
ہیں، انکشہر کا مردانہ ہر زادتے۔  
ہے، نکر د کریں انکل، ہم تو باتیں اُر کرے  
گے ان کا ناک نہیں دم اور یہ یہیں اسی اخراج  
تو کیا، اپنے اس زینہ کو اولاد سے نکالتے کے  
سوچنے لگیں گے۔ فاروق نے جدی ہدایت کیا  
نیار ہوت سدا ہو... مرت باہم سے  
کوشکت دینے کا خوب دیکھ دیے اور مرت  
بیٹھیں گے کیا بات، کیا سبھی پانہ وزن نہیں  
آنے۔ فاروق نے میں کئے کئے اہمaz میں کہا  
تو تمہارے پاس کون سے اس تھی؟ ہیں، فادق نے  
اگر کہاں میں... ہاں بھی..... ہاں سے اس تھا کہ  
آمانت پچھا۔  
نکر د کر د: فادق نے تاکل ہدایت کیا  
لکھا۔ ..... وردی کی چھان پڑھ بارہی تھی....  
نکر د کری... میں ہم تو پسے ہی نکر د کر د  
لکھا ہے میں زندگی کی سر دوڑ گئی ہو:

بکیا ہم زندگی کی ہر بیان کو احمد آئے ہیں۔ اب رہتے ہیں کھلی۔ فاروق نے کہا۔ مسکرا کر کہا۔

ہم۔ یعنی یہ بھی تو ہر لمحے پر کہہ دیتا رہتا۔ اسے امداد میں دیکھنے لگا۔

دن بعد ڈھونڈے نہ میں۔ آصف بڑا۔

انسانی ہری۔۔۔ بھی واد۔۔۔ یہ تو کسی جاگہ۔۔۔ کیسی بیس کسی دوسری کو خود کی

کام ہو سکتا۔ فرحت نے پوچھ کر کہا۔

معلوم ہوتا ہے، ان دلوں زور شدید۔۔۔ کہتے پڑے اُنھی ہے یہ کوھری۔۔۔

ناول پر صدقہ میں ہو۔ فرمان بولی۔

میں تو نیہر نہیں، یہ آنکاب اور آمنہ اور آنکھ بہت آسانی سے پہنچا گئے ہیں، جب کہ دوسری

کرتے ہیں جاموسی ناول۔ فرحت نے فرمایا۔۔۔ میں تسلیم کیا۔۔۔ اس قسم کا انتظام نہ ہو۔

ہم۔ یہ شبیک ہے، میں زور سے پڑتا۔۔۔ کام عصب۔۔۔ گود پوکنا۔

آصف شد سے۔۔۔ آنکاب بڑا۔

دھمت تیرے کی۔۔۔ گود نے زور سے پڑا۔۔۔ کام کرنے پر۔۔۔ آصف بڑا۔

کامہ نام۔

یکی ہوا۔۔۔ کوئی کھلن تو میں کہٹا یا۔۔۔ اس کامہ کا دین مٹ سے بڑا۔

پریشان ہو کر کہا۔

تم سے بات نہیں کر رہا ہوں۔ آصف نے

تمہارے ہوتے ہوئے کسی کھلن کی کیا مرد۔۔۔ اسکے پسے یہ بتا چیا کرو کر

گود مسکایا۔

ہم۔۔۔ گود۔۔۔ یہ آصف تمہیں کھلن لے رہا۔۔۔ میں کہ رہتے ہوں۔ فاروق نے پر کوئی امداد میں

وہ نے بے تکفیر سے بولے۔

کما۔  
فرزاد کی بات سنی میں طاری... بہن یہ زیادتی کام کے بارے میں میں نے زندگی میں پہلے  
فرزاد نے یہ بات یکوں کی "اپکرو ہمیشہ ہاروں" نامے:  
جسے میں بولے۔

"بلا جائی، سنی میں مل کر جی تو کون پھر لے دیں اور نیس را ہم تو نیس ہوا؟ فاروق مسکرا یا۔  
ہے، گویا اس طرح ہم نے فرزاد کی بات کا اکاراں لے ہندی کہ رہے ہو، آفتاب کاٹ کھانے والے  
کر دیا.... فرزاد..... ہمارا شکریہ ادا کرو، فاروق لایا۔ کام کیا کہا۔  
ہرستے انداز میں کما۔

"شکریہ،" فرزاد نے بچے کے انداز میں کہا۔

"اُت.... اتنا جلا بھنا شکریہ،" فرجت بولے۔  
"بلقی ہے میری جوئی،" فرزاد مسکرا۔  
"دھوت تیرے کی،" فرود نے بھنا کر لانا۔  
"خوب، بیان ہوں، آفتاب انشتہ ہوئے بولا۔

مارا۔  
توہہ ہے تم سب سے،" آصف بولے۔  
کام کر دیا، لیکن اس کو ہمڑی میں آئی ہگڑیں

"ہاون و لاقوہ،" آفتاب نے فرزا کہا۔  
اکہ ہر بات کی زیرت کرو۔"

"باب میں کیا کوں.... انہوں نے تو بک بک اپنی ثابت کو آواز دے رہے ہو؟ آفتاب نے

کام بھیجا یا ہے..... میرے یہ تو کافی ہے۔

نہیں، فاروق نے بے چارگی کے ہاتم میں کہا۔  
ذکر کی آواز تو میں نے بھی سنی ہے، فرجت نے

ڈیار تم قمری کو پانچ کام کیوں بینیں، باب۔

خدا کو گویا سوچتے ہرے کی۔

تھیں غلط نہیں ہوئی فرجت.... وہ میری شاست کے بیٹے ہے پڑا بات یکا ہی نہیں کرتا؛  
کی آزاد ہو گی، وہ میری بجائے بیش دوسریں کے جریبے۔ وہ سفید املا میضا کیس دیکھنے میں تو نہیں بنتے  
ہے.... ہذا تم لوگ کو اپنی لینگ خیر مالی دیجیے۔

ایں گناہ ہے جیسے یہ بیل کی کھڑکیوں نہ ہو۔ اسکے بعد... جب تک جاد تو بتا دینا.... پھر ہم  
منہی ہو، محمد نے من بنایا۔

ویسے تو میں نے سا ہے کہ بیک پھر ملے۔

کو گذرا کر دیتے ہے۔ فرزاد نے دستے گھوڑے۔ ہستہ نہیں با جان! آپ حکمرد گئیں، ہم بتانا نہیں  
لیکن انکوں.... نہ یہاں پھلی ہے نہ اسی..... خارج ہو دو۔

مکمل۔

بھر سے رونے کی کاشش کی تو سر کی کھڑکیوں کی فرزاد نے مشکل سے ہنسی دو کتے ہوئے کھا۔

فرزاد نے گھر تبرود کیا۔

تلکاں ہید کوارٹ کا شیخان پناہ بانگے..... تو  
وز جانے لوگ من کی کس طرف کاتے ہیں۔

یہ اتفاق نہیں ہوا؛ خاروق بولا۔

ٹوکرے اسے میں پوچھنی کا نامیں نہ پچایا تو ہمارا  
صحیح؛ میں کہتا ہوں.... پسے فرزاد کی اس طرح ہلا رہا، احمدت بولا۔

خود کر لو... اپکشہر جو شدہ بھٹا کر بے۔

ہم کا..... یہ تکنی کا قبم نے سا مٹا، چوچنی کا  
ہمکل، آپ لوگ تو ہماری باتوں میں صوت ہے۔

رہے، ہذا فرزاد کی بات پر آپ پاہدل کریں۔

بادیں نا.... اس یہے پوچھنی کا کہا ہے؛ "احمدت  
نہیں کر لیئے۔" احمدت نے مشیر بن کھا۔

مگیا تم نے ہم دونوں کو تفریق کر دیا ہے؟ فرازنا، میرا بھروسہ کس طور کر سکتی ہو، بتارتے تو پہل  
گھورا۔

”جو لوگ تفریق کرنا جانتے ہیں، ایسے ہیں کیونکہ وہ لذت نہیں۔“

”مکار گرو، جب حضرت سعیں گے جس کریں۔“ اس کی طرح ہر چہار تو پہل چار ہی انھوں موجود ہیں:

چھوٹتی کا نایپر نیس بنتا تھا۔

”شاید ہم چاروں کو کافیں میں انھیں خونتا ہے۔“ اس کی طرح ہر چہار کو کام کی بات کی طرف آ جاتے ہیں، یکوں

انپکھر کامران مرزا ہوتے۔

”یعنی انھیں اس طرح تو اپنے ہمارا کہاں بانیں جائے؟“ اس وقت سعیں کی وجہ سے کوئی جواب نہیں جوہن۔

”عوام ہو جائیں گے؛“ فادوق مصطفیٰ نے مجھے تند کا درخواست لے فراز کہا۔

”رہان نے قمقہ لگایا۔“

”بیار رہان! تم فتحتے کا کہاں نہیں اور ہمیں ہر جو کہاں کیلے، فرازنا بولی۔“

”ہو، انپکھر جوشیہ بڑا سا سہ بننا کر پڑے۔“

”اس سہت ساری،“ اس سے بہت ساری، ”اعضت نے خلوصی دل سے کہا۔

”اُس سے باپ نے:“ خان رہان نے تھیڑا کر دیا، ”فرزادا تم کیا کہ ربی تھیں، اس کو غمزدی کی

پہ ناچہ پھیرا اور ان چھپ کے چہہ کی سمجھی کی تھا۔“

”کامران مرزا... شاید اس سہارے لوگ بالکل سارے بیان کی دیواروں کو خور سے دیکھو اور پھر یہ بھی

ہی اس گروہ کو مشکلت دیں گے؛ انپکھر ہمیشہ نوکتہ اس زیب دوڑیں پاروں کو ہی کوٹھوی میں بند کرنے

میہرا خیال ہے، اب چاروں انھوں کو خس اسکے برابر ہر چہاروں کا کام تو پلا ہوا نہیں،

ہمدا یہیں ذرا اپنی زبانوں کو دوک پیتا پاہیے۔“

”اگر میں بھی کہاں کیا ہے؟“ فراز نے اس کی ہاتھیں سختے کے لیے ہی ہیں

کہتے ہوئے انداز میں کہا۔

میکن اب یہ بات بتاتے کا کیا فائدہ، اب تو یہ سے ان لوگوں کا پروگرام کیا ہے، کیا یہ بھی معلوم کچھ لیکھ دوسرا سے کہ پچھے ہیں.... تم پہلے کہا تو اسے، انہوں نے کھانا شروع کرتے ہوئے پوچھا۔

مودود نے جیخند کر کیا۔  
”میری نظر دیواروں پر آجی پڑتی ہے: ان سالانہ اجلاس ہونے والا ہے، اس روز یہ  
نئے سوچ موجوں ہیں۔ ٹرود ان موراخی کے دہانے پر کارس گا۔“

ماں کو خود فون موجود ہیں: ”دران کا سالانہ اجلاس کب ہے؟“

فرزانہ کا خیال یا تکمیل ہے ایسی ہے: ”سب تو شایہ ہل میں وہ دن وہ گئے ہیں: انپر  
پہنچ کا چکا ہوں، تمام میں نے انفاب دیکھا۔ وہ رہا۔ اور وہ سب صحیح میں گم ہو گئے۔  
میں بتایا تھا۔“

اور کیا آپ نے ان دس دن کے بعد کوئی اپنے پیکر بیٹھنے نے فرزانہ کے کام میں کیا۔  
سے نئے کی کوشش بھی نہیں کی، مگر نے بھول دیا۔ میر، میر، میر، ہر بارا۔.... عل کا وقت آگی ہے،  
کر پوچھا۔

مگری کوشش کے امکانات ہی نہیں ہیں، پوچھا۔  
.... دروازے کی صافیں بہت برقی ہیں۔ دیواریں بہت  
ہیں.... ان علاط میں کیا ہی کیا ہا سکتا ہے؟“  
اسی وقت انہوں نے قدموں کی آواریں شدید  
کھانے کی دو تین ٹوئے اندر کھکھالیں گیں، پیکر میں  
کی نظریں اس درمیانی بجلہ پر جم گیں، وہ سمجھنے کا  
.... کیا فرزانہ اس بلگہ سے نکل سکتی ہے۔

لندن کامب نیں ہوا رتے.... جو کام تم ارکانی  
پڑا ذرا دوست اس کے بعد بھیں لے کر کیا  
ہے:

### بانکل خلط

یکن ادا جان: میں کیا کر سکتے ہوں: فزاد سے اور میں فزاد سے بھی پہلی دبی ہوتی: فرست نے  
کے کام میں کیا۔  
ماں تو تم کچھ نہ کر سکیں تو پھر تم نہ سے غصہ کرنا: اور، الیکٹر رو ماہ یہاں گوارنے پڑے تو  
پھر اس کے لئے ہم: انپکٹر جیشہ بارے  
بھی کیا مطلب.... اپنے کیا کہتا چاہئے ہے: اس کی حالت سے فزاد بھی تو دبی ہو گی،  
تم ہم سب میں پہلی دبی ہو، جیل کا سازمان تباہی کیاں پڑے گا:  
دروازہ زین سے کچھ اپنے ہے، اگر تم اسے دوڑاں کا نیس ہے: انپکٹر جیشہ غصے،  
نکل ہاؤ تو شاید ہمارے یہے کون رائٹہ کیا، اسی دوڑی ہو گئے.  
انہوں نے کہا:  
”میں یہ کوشش ہرور کروں گی، میں ہر قدر کوں ہوں، اسے اس دروازے میں سے اکل جاؤ،  
کہ اس طرح بھی میں کیا کر سکوں گی، میرا علاج کیا ہاگئے کے اسماز میں پڑے۔  
اس دروازے کے پچھے دو لوگے کے دروازے ہوں گے میں فزاد انسیں کیک سائے کی طرح نظر  
جو لوگ مشکلات کا اندازہ لگاتے ہیں ہم، اور غصے، بھی اس پیسے کو جیل کے من کے  
ہمراہ ہمراہ آسمان میں، اور تاروں کی کسی تقدیر

دوستی ان کی کوٹھری میں بھی آمدی تھی، لیکن ہمارا اسی پرستی پرستی میں زبردست قسم کا درد اور  
اسی مدھکر تھی کہ وہ ایک دوسرے کو راست نہیں کرتا۔ اسی نظر نظر سے پینچھے پھانے گوں تری  
بڑے تھے۔ اسی کا کے دیکھ بیٹھتے ہیں؛ انہوں نے کہا۔  
ان کے دیکھتے ہی دیکھتے فزادہ زین پر پس اپنے گارڈ کا نام نہاد میں بھیز رہا تھا کہ ایک بار تو وہ  
نے سب سے پسے اپنا سر پیچے سے گوارڈ کا نام نہاد میں بھیز رہا تھا کہ ایک بار تو وہ  
کی۔ لیکن سر باہر نہ ملک کے۔ فزادہ نے ایک بار تو اپنے گارڈ عالیہ سماں سرگوشی کے بیٹھنے کے  
لئے کہ دیکھا، لیکن پھر بھی یہ ملک نہ ہوا۔ ایک بار تو اپنے گارڈ کا نام نہاد میں بھیز ہو یا۔  
مگر اس نے اپنے اور اپنے بیٹا کو وہ ملک مل کر اپنے نام کے لئے جواب نہ دیا اور مسلسل جیتنے پڑا۔  
ایک اپنے کا فرق نکلا۔۔۔ وہ اپنے کو پیدا کیا تو اسیکے پیش و پیش کے بعد بھی کون پھرے  
سر جاتے ہوئے اپنے والد کے گمان میں رہا۔ اس کو اپنے کو اپنے نام کو توہہ نہیں ہوا۔  
”مملکت ابا جان! یہ کام میں ہو گئے۔ یہ اپنے سادا نام، یہ وہ بھارے بارے میں شاید  
سے نکال دیجے۔“  
اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم کوٹھری سے نکال دیا جائے۔ یہ ایک ترکیب کی جا سکتی ہے؛ اپنے  
سے پہنچ کر نہیں کر سکتی ہے؛ پہنچ کر اسے کوٹھری سے بچانے کے لئے۔  
بچے میں حسرت تھی۔  
”جب کریں یہ پاہنچتا کہ ہم کوچہ کوچہ کا کام کر لائیں۔“  
ان پر اوس پڑ گئی، مایوسی ایسی پتے گیسے۔ اسی ذوق سے ایک یہ ذرا سر کھر جا نہیں جا سکتا؛  
لیکن۔۔۔ یہی میں فادرق نے کہا۔

۱۰۶ چاقو دو۔  
مود نے بیوی میں سے چاؤ نکال کر دے دیا۔ اور وہ اور کوپے میں عجیس کر دے گئی تھی۔  
پتو نے کر درعاڑے کے میں پینے والی بگاڑ کا دل کا مخابر تھا توگن سے خدا، وہ بھی  
کوشش میں صوت ہے گے۔  
انکل، ہم آپ کے یہے کارکھے ہیں: اللہ دبھے کی بجزیں صدی، ان کی کوئی بھی میں کھسکاتی  
ہے پہن ہو کر کہا۔

”دعا بیٹھے... تم بے فی کر دعا کر لئے جائیں۔“  
انپکش عجیش قربناک یاک ٹھنڈے سک پاؤ ملک  
پھر انپکو کامران مرزا کو دیتے ہوئے رہتے۔  
پچھے تو شایع ابھی سک کرنی کامیاب تھیں اور

ہی کوشش کریں، فرش شایع کلکھت کہ بنا ہوا ہے۔  
اب انہوں نے کوشش مژوڈ کی، اس کے بعد میں آمد کر دیا۔ کامران مرزا آپ دو گ تو شیطان

رخان اور مزد علی غان نے کسی بیک لیک کی کوئی بھی نہیں۔  
پہلے سک کر دن بھن کے ہمار تفریحی نہیں کیا کہ اس کی آواز بیانس یا اسابیج کی آواز سے نہیں  
لئے یہ کام بد کر دیا، پتو قورد کو داہن دستے۔ اسی دن ہتھ دوہ آواز بد کر دوتا ہے۔ انہوں نے کہا۔  
اور اس نے اسے ایڑھی میں نکلا۔  
دن بھن پر انہوں نے دیکھا، فرش بالکل کامیاب تھا۔ اسی سے بھن میں کامیاب بھی ہو جائیں۔.....  
کر پا جا سکا تھا،.... نہ جانتے کس بجزیں کا کیا

یا فرض کیجیے، بیل سے ہی انکل بیان تو صلاحت نہ ہے۔ ان کی لگ بھر کچھ دیر کے سے ہیں یادوی  
یہاں تو پوری ایک بستی آباد ہے..... تو کاموں میں سے بہت دلاریق تھی، اسی وقت بھی ان  
میں... فزانہ نے اچھے کر لے۔

ہوس کا ایک سیدھا ساد جواب یہ ہے کہ اسی تاریخ میں کارکس کی ہوں، جہاں مقابلہ اس بارے  
ہمارے سر پر ناپٹ دیکھی ہے، کیونکہ دم کو اسی طبقہ انسانیت کے ساتھ ہے۔ آصل پروپرٹیشن  
ہوئے ہائے دین، پیغمبروں کی موت مرزا بے پابندی کے دلاریق

اپنکے جمیلہ ہے۔ باسلک میں کہا اسے اپنی... کچھ بھی نہیں کہا ہے، فادرق نے ملکا ہوا میں لے رہا اور اس کے  
کے یہے اور اپنے کف اور قوم کے یہے اکٹھنے کیلئے، اسی طبقہ ایک دوسرے

اپنی جان دی گئی: آصل نے پروپرٹیشن میں کام کرنے کا کوئی نہیں گا ہے: محمود نے ہمراں بو  
اور ہس کے لیے یہیں ان کے ساتھ میں نہیں گا۔

ہی کرنا پڑے گا، اس سے پہلے ہم بکھر گئے اور یہ کام ہوا۔

پروپرٹیشن میں نہیں ہیں: تم یہ کس طرح کہ سمجھتے ہو کہ جسکے ہمارا مقابلہ  
ہے جانے.... یہ بہت کب ہو رہا ہے؟ مادرانہ میں سے نہیں ہے:

کے عالم میں کما۔

پہنچ تو یہ ہے کہ ان سب کے قبائل میں اکٹھنے کا ہے، جبکہ کو دادی دہشت میں محمود کے  
اپنے پر پوری طرح چیلہ پکی تھیں، ان حادثت میں کام کرنے والے کے تھے: اس نے ملکا کر لے کر

کر رکھی کے میں سے پہنچنے کی پوری اکٹھنے کی تھی: اسی طبقہ ایک دوسرے

تھے.... اور اس کام میں فادرق اور اتناب اور اکٹھنے کا کام بن گیا۔

ماں پا تو تارے پاس رہتا تو صور تمہارے بیکن  
جاتے: میں نے کہا۔

مچھا بھائی کاراں نہ ہو، اب میں مگا آپے آئے۔ ادا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ وگ جم سے  
میں ایک خفیہ خدا بنوادیں گا اور چاقو میں آپے آئے۔ ادا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ وگ جم سے  
کروں گا۔ خاموش بولنا۔  
سوال یہ ہے کہ الیہ وگ جم سے یا تو اسی میں دوستاد انداز میں اساتھ چیت مزدود کرتے؟ فرماتے  
لشکر نے مجھ سے چاقو اور.....

امون سے ہم سے پوچھا گی کہ ہم کس طبقہ میں پڑھتا ہیں۔ جوں، ان سے تین کوئی فرق نہیں پڑتا، محدود کی اولاد مٹھ کر رہ گئی، ماسی دست پر ٹکڑا لگایا۔ جوں، ان سے تین کوئی فرق نہیں پڑتا، اس کے مت پر ہاتھ رکھ دیا گیا۔ ”کہاں یا اور کہاں سے لگے ہیں اس فتحیم کا خاتمہ کرنے۔۔۔ یہ کے سے کیا نفعی سرزد ہوتے والی تھی۔۔۔ جو شہزادی کو اپنے بھائی کے ساتھ لے لے جائے تو اپنے بھائی کے ساتھ بھی ہوتے۔ موسماں کے دفتر میں جب ان کی تعاونی لائی گئی تو اس کے بعد بھی نہیں آتی۔۔۔ محدود کسکے دھن تاکہ انہوں نے ان کے لکھوڑا ہتھیار ان کے پاس رہتے تھے اور انکی زبان سی، محدود غاروں کو بھی اور بہ دوستی پہنچنے پر ان کی تلاشی یعنی کی فزورت میں کوئی اثر نہیں پڑھتا۔۔۔ اس نے اپنی دد پھرے داروں کو اس یہے تینوں چیزوں کے پاس دے لئی تھا۔۔۔ کہا جانا ملتے تھے، یہکن رُتے یہ کھانے کا وقت محدود اب اپن کا ذکر کرنے لگا تھا۔۔۔ اور ان کے امکون میں کھانا ہی ہے۔۔۔ سلاخوں کے اس لگانے سے ہم یہ سمجھ دیں کہ ان میں سے لیکے نے کہا۔

بے ملاد بیش نہایا جا دا ہے، کی بیش شیک  
بے ملاد کو خاص دست تم دلوں کو کیئے اے گا،  
اک سے پلٹے یہ بروم حفڑات بیکس سرداں لکڑا  
اکھر گھومنے پھرنس کی کھلی بچن دست ڈیا کرنے  
ہم کام دکھا ہلا کرتے ہے..... لیکن اسی زیر  
پر من بھی یہ تو بتاتے جاؤ کہ یہ بچن کئے

وہیں میں اتنا رہے، اپنے دین اسلام کے لیے  
تین دن لور بس.... ہم سے اور کچھ نہ پہنچا۔ اتنا ہے میں اور اللہ ہمیں اس کا اگر ضرور  
کہ وہ تیر تیر قدم اختاتے پڑے گے۔ انہوں نے تھم کو

آخر دن آہی گیا تھا میں کامیابی حاصل ہے اور بیدار ہو گئے۔ انہوں نے تھم کو  
کامیابی حاصل کرنے والے اور بیدار اپنے اتنی میں

○  
شدید سردی، خوبک کی مدد دریت کی اور گلزاری کی، اور ان کے پاس یہ وفسر دادر کے  
ہوا، دھوپ کے پاسکل نہ ملنے کی وجہ سے دلائل اور ادوات میں کھونہ اسخیاروں اور شود کے چاقو کے سوا  
ہو گئے تھے، یہ گزروی اپنکش کا برکت مزدوجہ تھا۔ اور ان تھے میں اسخیاروں سے وہ  
پر زیادہ چھانی، ہوتی تھی، کیونکہ ایسیں میں کامیابی حاصل کرنے والے کو نہیں پہنچ سکتے تھے..... میں کے پاس  
ان کی نسبت گیارہ دن زیادہ ہو گئے تھے۔ اسی زمانے میں

انہیں بڑے اور شام صرف پنہ نٹ کے لیے بنا کر اپنے کامیاب ایسیں مانستا دیا گیا۔ پھر تھیک پہنچ  
رنج عابت کے لیے کوکھری سے نکالا جانا تھا۔ اس کو کوکھری دا ایک دست کوکھری کے دعاۓ پر  
میں وہ منہ ہاتھ بھی دھوپ لئے تھے۔

تھرپاٹ پر دن بھنڈ اور تین دن بعد اپنیں اس کو کھوئے تھیں۔  
سے نکل نصیب ہو رہا تھا.... اس دروازے، اسیں سے اس کو کھوئے کھولا جا رہا ہے، ہمیں یہ حکم ہے کہ  
زوش پر نایق خواری میں، اس کے باہر رہنے کو۔ اسی سے لفڑی تھا کہ توہر کے گھٹت تار دیا جائے۔ ہم لوگ  
رہی تھی، وہ یہ سچی سوچ کر اپنے دل اپنے سے لے توہر کے گھٹت تار دیا جائے۔ ہم لوگ  
رہے تھے کہ یہ تکایت وہ صرف اپنے کے دل اپنے سے لے توہر کے گھٹت تار دیا جائے۔ یعنی اس کا یہ مطلب ہوا

پس کہ ہم پتوں پڑنا نہیں جانتے... ہم خدا پر نہیں بے شک، لیکن اب پوری بحث کو میدان میں جمع ہونا شدہ  
چھوٹی سی دلخواہ... تم وکی قوم وقت میں میدان کی طرف سے علیاً چاہا تھا... آخر  
کی زد میں بڑھ گئے، ہم نے تمیں باخبر کر دیا۔ یہاں پر بیٹھ گئے، اپنی ایک طرف کھڑا کر دیا گیا۔  
پسی چافیوں کے نزدے دار قم ہوئے ہے، اس کے ساتھ اپنے سب سکھارے ہے کوئی حکم نہ ہو، اس وقت  
ہو گیا۔ اس کے بعد جلا حکومت گیا اور اسیں ہم نے پہلی تیر کھوٹ دیا ہے؛ اسی نے کہا ہو اب اپنے سکھ  
اشادہ کیا گیا۔

پھر بھی، کسی قسم کی حرکت نہیں کرنے ہے، اور... ہم جانتے ہیں، تمہاری چان پر بھی ہوئی  
ہوئے۔ یہ کہ کوئی اکتوں نے پھر کر دیا۔ میرزا نے پہلی مرتبہ اس کی کسی بات  
حرکت کرنے سے منع کیا تھا۔

وہے کے گھٹ میں بننے پھرئے دروازے کا طالب ہو چکا۔  
کر دہ، دروازے کے پاس آئے۔ پہلے کہ ہماری کوئی حرکت کر دیجئے اور ہماری  
کرنسے میں دبی پتک دیا اوری بیٹھا تھا میں نے اسے کسی قم کا کوئی نفعان ہو گی، تو شیطان  
نام بھیڑیں درج کیے تھے، میکن اب الیکٹریک اور وہی بخوبی نہیں رہے گا، اسی یہے قم باہر ہار  
دھن ہو گئے اتنا کہ جی نہ دیکھا۔

پھرے داروں کے ٹھیکرے میں وہ بیرونی اپنے اٹھا کر کیا، میکن کی حقیقت ہے کہ مجھے حکم دیا  
ہاہر نہ گلے، ان کے سامنے عمل کا بیہت بڑا۔ اس کا قم ہے سے کوئی بھی کسی قسم کی فتنہ  
اس وقت یہ کھل دتا اور بیٹھا، وگی ملکوں کا ترکہ تو اس کا سیم خواروں میں پروردیا جائے  
میں سکھ کر اندر وہی میدان کی طرف رہا۔ اٹھاک ہے، ہماری طرف سے تمیں بجارت ہے،  
دوسری قائم سختیوں سے بھی وگی میدان کا سماں لا گھوڑوں میں، ہم باکل کوئی اعزازی نہیں کریں

گے، انپکٹر کامران مرزا بڑا سا مدعاگر ہے۔ اس کا پہنچتے ہو، انپکٹر کامران مرزا بے شانی کے دلیے پہنچتے ہیں سونا میں دھاگا بھی نہیں لے رہا۔ اس کے بعد اس کے بارے میں کہا جائے۔

اسعف نے جمل کر لیا۔  
”جیسے ہیں تباہ لیا ہے کہ میں تمادی کیا ہے، اور تم دو ساتھی کھلدا خاہی پتیڈ ہیں، ان کے نیں دوں گا..... تم لوگ ہمروں کو پکڑ دیجئے گے، نادرق اور فرزانہ کا کن ہے کہ وہ ماہر ہو؟“  
”وہ بھیں... تم لوگ پکڑ دے کھلے گیں لیکن سب اس طبقے کے یہے بنائے گئے ہیں، ان میں کریمہ نادرق نے بڑا سامنہ ہلا کر دیا۔ اس کے بعد ان قام لوگوں سے مقابلہ کس طرح پہنچ ہوتے۔ مصبوحی سے بند کر لیا، اب کہ ان میں سے تقریباً نصف کے

فیض کی تعداد بڑھتی ہی جا رہی تھی، ابھرنا پڑا۔ اسی در پتوں تو بھی کے پاس ہیں: انپکٹر کامران مرزا تک منداد لکھاں میں انسویں کے نتائج ہیں۔

بھوم کو دیکھ رہتے تھے، یہ سب لوگ پیدا کر رہے ہیں۔ ان یاؤں کی روشنی میں باقیوں کا کیا نیال ہے؟

کوئی اور ہیچ کوئی پکار میں صورت نہ تھے، لیکن اس کے بعد نادرق، اسعف وغیرہ کی طرف دیکھا۔

پھر بھی پہلے پہلی نیتنی، نظر پڑتے ہی، نظر پڑتے ہی، اسی اسعف کی حمایہ کرتے ہیں: محمود بولا۔

لیکے سخن:

”ابا جاں! ہم اس شکر کا مقابلہ کر لیں گے۔“ اس طبقے کے نتائج کا ایک سے لے کر میں ہوئے۔

گے: آفتاب نے دلی آوار میں کما، یعنی نادرق، اسی کی خیال ہے: محمود نے بے چارگی کے حالم

کی آوازیں ہیں جا سکتے ہیں۔

”ام کا کہتی ہو،“

سندھ ملک ایسی ہے، سیکھ ان تمام حالات کے باوجود پاکیل یعنی ۔ اس نے کہا۔  
”میرا بھی یعنی خیال ہے کہ ہم پاکیل ہے کہا۔ جو کسی کہا ہے .....  
”میرا لایات ہے، ہم مردانہ فار ووتے ہوئے جان دیں،  
”حصت بولا۔

شیطان.... زندہ ہاد.... شیطان زندہ ہاد.... بدلن ادا میں پیداں کے دریاں سے کی طرف آواز میں نفرتے نکلنے لگے.... پوری مادی خواہ اکٹھ گئی۔ ان کے چہروں پر کسی گھبراہ، پریشانی یا پھر گرد اڑاتے رفتہ رفتہ کیک آئے، مگر انہوں نے اپنے امام کے نشان میں تھے۔ پڑھنا ادا میں پہنچنے سے اگلے بڑھ کر شیطان کے رفتہ کے لمحوں کا بندیاں کے میں دیباں پہنچنے لگئے۔ پکڑ لیں، وہ چھلائیں اور کر پہنچے اور اہد تھے۔ اس سے پہلی باری اپنے جمیلہ اور اپنے کام میں مرا گی۔ اس کے بعد ان کے پہلے ہی گفت برداشت کے درست اور پہنچے ہیں.... یہ لوگ ہمیشہ ہی ان کے جیچے کھڑے ہو رہے، فرمایا جیسا کہ جو اسے کوئی سوالات میں تکمیل ادا کی ہے، یہ بہت چالاک تمام لوگ رکھ کے ادا میں جمک لے۔ اب اسے کوئی سوالات میں تکمیل ادا کی ہے، یہ بہت چالاک پہنچ ملکہ کیا اور سب لوگ سیدت ہوئے۔ اس کوئی ہاں کے کام سے کر بیس دھوکا میں جاتے کے افعاں کو بننے لگے۔

یہ آج سالانہ جشن میں رہے ہیں۔ اور اس کو بدلنکر پہنچا ہی گئے ہیں.... لیکن اس بار حالات یہ ہے کہ ان روز کی اینہا بہت شکرانہ ادا میں اس سے پہلے... شریعہ بات اس طرح آپ لوگوں کی والی ہے۔ یہ ہر سے شیطان کی خدمت میں ادا کرنے والے میں اسے گی.... سب لوگ پیغمبر جائیں اور اعلیٰ اعلیٰ کی قرائی دیں گے.... آپ لوگوں کو شایع ان دلائل کی..... وہ نہیں پہنچ کی اجات میں، کیونکہ ہر لوگ پارسے میں زیادہ صدوم ہے، اس پیے پہنچے اور اسی کھوکھے کیا جاتا ہے:

تعداد آپ لوگوں سے کوادیں گا۔ ان میں ایک ایسا لوگ سے پہلے شیطان غفت پر بچھی شایعہ کریں کے بچوں پیچ کایا جاتے۔

پھر..... خیردار کوئی حرکت نہ کرنا۔ مالا مالا اسی لذان پر ہی بیٹھ گئے۔ وہ لوگ بعد ان کے درجہ ہر شیار ہیں۔ ان کے نجیان نے کہا۔

مہرباد ایسا جوتا رہا ہے کہ ہم ان لوگوں کا پا  
بنائے کے علاوہ باقی ماندہ تفاصیل بھی سادہ ہی  
ہیئت کوارڈ کی سیر کرنے کی امدادت بھی دے دیتے  
ان تمام معلومات کو زدن میں مکار اپنی فوج سے  
سے کر کوئی نہ کوئی پچھلانے میں کامیاب ہو جائے  
ہے بات شروع سے سیر کرنے کیا ہے اس اور  
وکلہ اور لگے تو میں نے اپنی فراہی جیز کا پکڑ  
بھجو دیا..... اور ان سے تھلا کرنی بات دال۔ پھر  
اور ان کے پیسے بھی ریاست شیخ سے ہوتے ہوئے بڑا  
گئے، غارہ سے پہنچا۔ پہنچی کی پھری ریاست میکوں اس وک  
و حکمات پر عمل کر رہی ہے، پھر یہ کچے ہال ہے  
اس ریاست میں ہمارے بیٹے کوارڈ کے اے لے  
کرے اور اسے ہم سمجھ رہ پہنچا جائے، پانچتارہ ال  
بھی یہاں پہنچا دیا گی۔ میں نے اپنے بھی سیماں کی  
دو اور اس درمان ان سے کوئی بات نہیں  
کیا اور اس پانچتارہ کے معلوم میں کو اس پہنچ دیتا  
اپ ان لوگوں کو تھلا کچے معلوم میں کو اس پہنچ دیتا  
کہاں..... کی کچھ ہے، میں اس کیا کیا کام کر رہے  
ہندو آٹ کے دن ۱۰ باہل کے ہیں ہیں اسی دن  
وکلے کی پچھلیں میں نہیں ہیں..... نہیں اسی دن

آئے ہے باشکل بے بس ہیں.... یہاں تک کہ اڑنے  
ہرتا ہی تھا کہ پھر جو شیش پوری وقت سے باشد۔

غلط.... باشکل غلط.... ایں کچھ اور جتنی بھی

میہان میں مرت کا سماں عاری ہو گا، شاید ہو

کی بات کو غلط کئے کام خیال میں دل میں سہی

ہے، وگ پہنی پہنی آنکھوں سے پلکوں پر ای

دیکھنے شروع ہے۔

## غار سے ملاقات

خاکی ہے گور گئے.... سنا ہر آن گمراہوتا جا رہا تھا

بھائی خاکی پیسے اب اس پرے مجھے میں سے کبھی

بھائی دل گے گا، لیکن ڈر کار شیطان ہی کی آزاد

میں اکمل صلح ہیں بند رہے ہو.... کسی کو بھی تم

ذرا بھات کئے کی وہاڑت نہیں ہتھی، پھر تم یہ کس طرح

خاکا ہوئے کئے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں ان کے

ہر دن دیں۔ اس کے مقابلہ میں آنکھوں کے مقام پر

کھلا جائے۔ ان سوراخوں پر بھی باریک جالی لگانے کی

بندکار دہ سے اس کی آنکھوں کو بھی نہیں دیکھا

سکا تھا۔

لیکن ام میں میں بند رہے ہیں، ہم سے تمہارے کسی

ذرا بھات بھی نہیں کی، اس کے باوجود بھی بھیں بہت

کی باتیں معلوم ہیں، کوئی تو دہر، دون۔  
ہمارے کام تھا کہ ہمیں بہت سی معلومات حاصل ہیں؛  
تو پھر سنو... پوری دنیا میں تمارے کام کے لیے مارکٹ۔

مر پر یا چھپا کر تباہ نشان استعمال کرتے ہیں، مگر یہ نہ اُنم سے کچھ پوچھا جائے۔  
کی قسم کا نشان.... یہ نشان یہاں دیشی جعلی سے ہے۔ اس نیک مرکز جہاز پر سورکرت ہوتے ہی پہلے  
ہے، کافی نہات پر بھی استعمال کیا جاتا ہے، قادیہ کیلئے۔ بچہ میں کامیاب ہوتے ہیں۔  
ایک دوسرے کو پہچانتے کے لیے ہم استعمال کرنے والے خود ہے.... سر.... ان لوگوں کو تو بیان  
پہلے نیک کہ کہ اپنکے بھائی ایک شے کے ساتھ لے لے لیں گے۔ جب کہ ہم سر سے بیان  
ہیں.... اتنی سی بات۔ شیخلان کا الجھ ماق الہ بھائی بھائی نہیں۔ انہوں نے مشرکات کی بوکھانی  
ایک بار بات بھی سن دیا: اپنکے جذبے پر اپنے لائیں۔ ان کی انفری اسی سخت میں اٹھ گئیں جس

بچے کی پورا نہ کرتے ہوئے کہا۔ میاں نیک مرکز جہاز کی آواز آئی تھی۔

وگ تمارے گذے نظریات پہنچاتے کہ کام ہی نہیں۔ اس نہ لاذ ہے تو مشرکات... کیا آپ بتا سکتے  
بچہ دو سات رنگ مرکز کے دوستے دنیا کے لئے اپنے ایک ایک اس کے دو ساقی جہاز سے کام

سے تی تکوں کے دوستے سیکھیں ہوئی دوستے ہیں: اپنکے بھائی مکارے۔

اد کر تمارے اس زینہ کوارٹ نیک پہنچاتے ہیں؛ ہمیں ہر گے سختے، جہاز سے کیک کشی میں سوار

نہ صرف شیخلان، اس کے ساتھوں بلکہ اپنکے تھوڑے تھوڑے وقت بھاگ لٹکے، سکاتے نے کہا۔

تم ساتھیوں نے بھی اس بات کو جوڑنے پر گئے۔ نہتے پاک اس بات کا کیا ثبوت ہے؟ وہ بولے۔

تھیں یہ بات کس طرز معلوم ہے؟: شیخلان نے ایک کاٹ کی تغیری بھے اپنے کہیں میں لی تھی... تھی... اکواز میں کہا۔

لیکن اس پر تو جمل دستخط تھے..... سکات کے وص

دستخط نہیں تھے، بہا تو دنالیں یہ سختا کر کم تھے اماں... ایک اعلیٰ علم یعنی سر... جہاز ان کے لئے کے اس کے دو ساتھیوں کو موت کے گھنات آئیں یا غار، یا خانہ، یا طلاق، یا ابھر ہے، یہ لوگ ہمارے جہاز پر امنوں نے ہمیں جہاز پر چھپا ہوا، مکبھی یا خانہ... یہ اسے پہنچ اسی سوار ہو گئے ہوں گے: ہم جہاز سے ایک کشتہ پر اتر لے... کیونکہ جہاز پر اسے بادوں پری نظر میں قم دوں تصور وار کر تم سکات کے جمل دستخط دیکھ کر پہنچا۔ یہ بڑا سدا اپنا کام کرو: گے.... اور پھر سب سے بڑا ثبوت تو ہے اسی پر ایک دلخواہی ان دونوں کے جھوٹ کے آرپا، ہم جہاز پر سوار نہیں تھے تو یہیں ایسی یا اسی طرح کوئی دل دوڑ پہنچنے کو تھا کوئی نہیں... پچھے کے دو ساتھیوں کی تم شدھی کے ہادیت میں کسی دل دوڑ پہنچنے کا پہنچنے۔ سکات اور نامش کے جھوٹوں سے ہو گیا.... ہم سے تو یہاں سرسے سے کوئی ہاتھ پہنچنے کی وجہ میں کوئی نہیں تھا کہ زمین کو سرخ کی ہی نہیں تھی:

یہاں سکت کہ کر انپھر جمیلہ فتحزادہ احمد علی نام کے  
ہو گئے۔ چند سیکنڈ کے لیے پھر لکھی فتحزادی ہو اپنے کام کا جانتے ہو انپھر  
پھر شیطان کی آواز گئی۔  
سکات اور پکستان نامش کو یہاں میں صاف کیا۔ اسیں کہنے لکھنے ایسیں ایسیں ہماری طرف شروع نہیں  
ਕوئی ہی شیطان کا قابو دست درکت میں آیا۔ اسی کا انتہا۔  
دونوں کو سنگی تواروں کے ملنے میں لے کر پہاڑی کی طرف ادا سے تفریباً چالیں سال ہے بھی تا توں  
مرت لائے گا۔ دونوں عورت کا پتہ دہے تھے۔ پہلا نے دنیا میں تسلکر چالا تھا، وہ لوگ بھی  
تم سے ہ کرتا ہی ہوئی اور تم نے مجھے اخراج کیا۔ اسکے بعد اورت پر تسلی کرتے پھر تھے تھے اور  
نہیں دی۔"

حاصل کرتے تھے، یہ مکون درپریک ٹکن بندے اس سب سے بڑے دشمن کھکھے سار باز  
جاتا تھا۔ بیوشا اس خوبی تعلیم کا مرفت جاتا تھا اور اسے ہن پڑھانی کر دے پہنچے دنیا بھر تھا  
ایک گھنام جگہ پناہوں کے دریاں لمری ایک جنگ میں گھناموں کے درپریک اس کا نظریہ پھیلا سکتا  
تھا۔ تھیت خادم کھون رکھتا تھا، یاں وہ اپنے لفڑی میں ایں اس دنیا کرنا تھے والا کوئی خدا نہیں.....  
تھیت دیا کرتا تھا۔ یہ غنٹے بے رقم تھے اسے اس نے ہے اس لکشش میں رہتا ہے، چنانچہ اس  
لے کر دوسرے اُختر پھیل جاتے تھے اور جو شاکر بیٹھا گی پھیل کش منفرد کر لی..... اسے ہر طرح  
دوبت حاصل کرتے تھے، اس دوبت میں سے اس کا طلبہ موت دست دی، دیاست بیکوں بھی پوکھر اس  
اپنا بھی حصہ نکلنے تھا۔... پھر ایک نیجن مردوں کی تھیت ہے، مدد اس نے اسے بھی بیوشا سے پوری  
بیوشا کا سراغ نکال دیا، پوسن نے اس دوکوں کو اپنے لفڑی کے کام دے دیا.... اور اس طرف بیوشا ایک  
ٹرن سے گھیر دیا..... دو دوں ٹرن سے مقابلہ جاتا ہے بیوشا کو سب کے سامنے آیا، اس کا یہ نیا روپ  
کسی ٹرن جاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا، ملاجی کی، اسے اپنے اود گرد پہنچ پہنچائی جائے  
اوپس بکھر کھروں روپیے کی دوبت اپنے ساقی پا پا دادا کی تھار میں افزاں کرنے کا، تاکہ مخفیت  
میں کامیاب ہو گیا، یا چھر ہر سکن ہے کہ دادا کی زندہ سے زندہ کارندے صحیح رہے، اسے  
نے پہنچے ہی کسی اور لمحوں میں پر نقل کر کر اپنے ساقی داؤں کو بھی یہاں جوڑ کرنے کی کوششیں  
اس کے بعد بیوشا ترقیا تھیں پیش مال بکھر دیا، اس کو اسے اس کام میں کوئی خاص کامیابی نہیں  
چھر اس نے دوبارہ نمودار ہونے کا پرولم ملا۔... اسے بکھر دیتے مکون کے ساقی داؤں نے اپنا ایک  
اس بار اس نے ایک نیا چکر پہلیا..... اسے اس سے اکاڑ کر دوا، حاکم اسے ساقی داؤں کی اس  
کیوں نہ وہ ایک بڑے کھکھ کی تھیت رکھنے کا اس دوبت ہیں نہیں ہی، مدد اسے ساقی داؤں نے اس  
طرح اسے قانونی طور پر سروہستی حاصل ہو جاتا ہے اسے اسے پاکا کر دیا گیا۔... تو یہ ہے

سادی بُت، صاعداً دعاصل ہے کہ تم دیکھ بیڑا ہو۔ جن اُسیں،  
دنیا میں کفر چیخائے اور دنیا بھر سے دوست بیٹھ کاہیں۔  
منصوبہ تم نے بنایا ہے..... اور بھارا دش ملک بیان کرنے کا۔ منصب طریقہ نیس سوچ  
تمہاری کمر پر ہے، وہ ہر طرز سے تباہ ساخت دے۔ اب تر ہے خدا کہ تم ہمارے ہاتھوں میں ایک  
ہے.... کیا میں عذت کہہ رہا ہو: تم نے سب ہاتھیں بالکل بھاک بیان کیں، بلکہ  
پالوں کے معلوم ہونے سے بچے کوئی نقصان نہیں۔  
میرا خجال ہے..... تم لوگ اپنی تمام معلومات یورسے لے  
لا پچھے ہو، لہذا اب زندگی کا پروگرام ہیس سوندھنے  
لگا۔ میں کتاباب ہر چلتے، اس نے الحکام میں  
جو ۱۰۔

مشیک ہے، ہم سن رہے ہیں: اپنکے کارکوں میں  
بیس نے تمارے یہے موت کی سزا تجویز کرتے  
ہیں۔ میرا غار: سور علی خان بڑھتا ہے۔  
پہلے یہ تمام لوگ تھیں اپنے ماقوموں سے ماریں۔  
مار بار کر ادھ موا کریں دیں گے۔ پھر تھیں سائنسوں  
کی خار سے طلاقات کر پچکے ہیں: آفتاب بول  
لحاظ طوفیں ہو جائیں..... خار کے بہر پر نکلی تو میرا  
پستول برداروں کا ایک دستہ مروجہ رہے اور بڑھ کر  
اک تم سائنسوں سے ہو گئی ہیں جاؤ..... تو وہ دستہ تر  
لار سے زندگی نہ لکھنے دے..... یہے تھا اور  
مات اپنے نے شیطان کر کئے تھا۔

اک ایسا کان میں تھا۔

بیرسے عزیز سائیتو اُج تم واکن کو یک شادی کرنا۔ تم دیوالی میں آ جاؤ۔ ہم پاروں تھیں اپنے کی چادری ہے، لیکن بیرسی دو خواست ہے کہ ان طبقے میں پہنچنے ہے جس کے نام پر اپنے بھائی جدی سے بوسے۔  
لطف زور وار د رویدہ کرنا، کیسے یہ لوگ ہیں دوسرے کوئی کہے اور اسکا ہے انکل..... کہ اپ تو ان لوگوں چاہتا ہوں یہ اپنی زندگی کے آخری ملات ملائیں کہ اسکی دلیل اُنہم دیوالی میں آدم سے کھڑے رہیں۔  
میں کواریں۔

شیطان نہ مدد بد: بیٹے چلا اعلیٰ۔

اُنگے بڑھو دوستو... تم میں سے ہر لیک اک راک۔ کہہ داک بھت کا میں ہے: اپنکر جشید بھجنگا اللہ  
ایک اُچھیں مردہ مارنا ہے، یہ بھت قاب کا ہم۔ اُنہوں نے اپنے دیوالی میں آ جائیں۔ ہم اپ کو ملتے میں  
صبور تم سے ہت لوش ہو گا۔

شیطان کی زبان پر میں آخر ثواب کو حاصل ہیں۔ اُنہوں نے اور کوئد ہو، ہم تمہاری نسبت علاقت در  
طنزیہ بھے میں بوسے۔ شیطان کے کاؤن ہنگ ان کا ہے۔ اُنہوں نے اس سر میں لے: اپنکر کامران مردا بوسے۔  
پہنچ گئی۔ اس نے اپنیں شاید کھا جانے والی نکولیں لے لیں۔ اُنہوں نے ایسا میں کر سکتے۔۔۔ برابر کی مار  
شاید اس پیسے کہ انکھیں تو جالیوں کے دیجھے تھیں۔۔۔

اندازہ میں لگا سکتے تھے۔ کہ بندی نہ ہے یہ: اپنکر جشید نے تملہ کر

اور پھر ان کی زندگی کے نوچاں تین ملات میں پہنچنے کی بجائے ہیں  
آ لیا۔ پڑاووں لوگوں کا بیٹھ ان کے پاروں میں۔ جو بال ہے، اس بھت میں پہنچنے کی بجائے ہیں  
بڑھنے لگا، اگر وہ کسی طرف اس بھت سے نکل کر اپنے دل ہاہیں، کیا تھب۔۔۔ وہ ہیں کسی طرح ان  
تو شیطانی دست پاروں طرف نکلے۔ اُنکی ملادی یہ کوئی نہیں۔ انہوں نے پہنچنے سے پہنچاے۔۔۔ کوئی محبت ایسی  
کے پہنچے پستوں پر داروں کے پتے کے پتے۔

پہلا کر دے: سوڑ ملی خان نے مشودہ میا۔  
یہ شیک ہے: خان رحمن نے جلدی سے اک  
نیز روپی سی..... اب جو کو اڑ گا، ویکھاں  
انپکش بچید ہوئے۔

یا خدا.... پھر اسی مدد فرما، ہم تیرتے ہام کو بند کر دیا تو اسی ہوئے گی۔ سوڑ پر، من پر، کئھوں پر  
یہ گھر سے نکلے ہیں، شیطان کے ان بندی کے سارے بندی، بندی پر، ناٹھوں پر، گیا ہر جگہ ہوتہ برس  
ہیں ہماری مدد فرماتے۔

۲۰ میں ۱۰ ان سب نے ایک سرہ کی۔ کچھ کھو لائیا ہم پر ہاتھوں کی بارش ہو رہی ہے:

کچھ کھنے کے لیے من کھو لوا... دلی آواز میں کچھ کھنے کے لیے من پھنس پھنسی آواز میں کھا۔  
فارغ ہی ہوتی تھی کہ اس کے سرو پر اکھی تھیں، میں زندگی ہے، ان خات میں بھی تماری

نے بوکھا کر نظریں اٹھائیں، چالیں ٹلتیں اٹلتیں، اکھیں جیسا کہ جیسا ہے..... میں تماری زندگی دلی کو سلام

سخنر ٹھاٹھیں مار دیتا..... اور پھر ان پر اکھیں پھٹک کر مرا رزا ہوئے۔

پڑنے لگے..... انہوں نے اپنے پادوں کا اپنے کھانا ہے تو ایسے میں بھی سخنم جیت گیا: ۲۰ صوت  
کر دیا..... ایسے میں انپکش بچید کی آواز اچھی۔ کوئی کوت دیکھا مگر اس کا حال بہت پتھا تھا،

خان رحمن..... تم ہے یہاں کس رہے ہے..... اسے لگ گئے تھے..... شیطان کی ہدایت

یعنی اس میں میرا کوئی تصور نہیں، میں نے اسے کہا اسکے اہم اہم میں پیٹا جا رہا تھا.....

سے پہلے تمیں مدد کی پوری کوشش کی تھی۔ کوئی دلار میں اور تیزی اگئی۔ ان کے منے سے اب  
میں تمیں دیکھا گیوں کوئی کوئی گاہستانی کوئی نکلے گیں..... اس کا علاج انہوں نے یہ  
ساختا ہاگر یہ زندگی ہائے گی تو مجھے دلار میں..... اس میں سے بند کر یہے، میں ہونٹ بند کرنے

میں ضبط کی وجہ سے ان کی انگلسوں میں آنونیت پڑی۔  
 ہر ایک کا عالی پیدا ہوتا اور حکم پر غیر مزین پیدا ہوتا۔  
 مثلاً، شاید آج بیسا ۱۰ وقت ان پر کبھی نہیں ہوتا۔  
 یہ بارش مسلسل پندرہ منٹ تک ہرلے رہی۔ ایک دفعہ  
 اس کے پچھے کھوفتے قیختے لگاتے رہے، ان کے قیختے  
 میدان لوگنا رہا، بخشنے والے بے عال ہوتے ہیں۔ عان رحمان تملہ کر جوست، جو با  
 نتھے، جو لوگ اپنی سبک انیس ڈائٹ دیکھتے ہیں کہ زور دار باخث پڑا، وہ تیورا کر جاتے۔  
 جو باخث رسید اپنے بخشنے کی کوششی کر رہا تھا، اس کے سامنے ایک پیچھے نکلی۔.... وہ  
 کوشش میں بخست....  
 اس وقت بیکم جیشہ، شہزاد بیکم اور پیلی کوران  
 بیان ہوتیں تو شاید ہے ہمارگی کے دام میں جو دنیا کی کوششی کی جاتی رہی۔ وہ کوشش رہا کہ تو شیطان نے ان سب کے  
 دیکھ کر اپنکے جیشہ نے اسے اپنی دفون فانگل لے کر اسے کام کرنے کا  
 لے یا، تاکہ پیروں کے پیچے آ کر نہیں ہوئے۔ اس کے بعد ادا کرنے سبک اس کے پیروں نے  
 سب کے سب ایک جگہ کھوفتے رہا کہا ہے۔ اس کے پیچے شمار ڈائٹ جھاڑ دیئے۔  
 انہوں نے اپنے بچاؤ کے یہے اتفاق ہیر ہٹائے۔ اس کے پیروں کے سامنے کہیں رہنے دو۔  
 نہیں کی سمجھی۔ اس کوشش کا کوئی فائدہ ہیں نہیں۔ اس کا کافی کام کوئی فائدہ رکا، بیان سبک کہ سب  
 گرفتے میں دوسرا غیر ذمۃ کا مختار..... اس کو پیچھے لے۔

شیطانی دست اپنی اٹا کر نار کے اندر پچک  
گا اور پھر نار کے باہر پڑو بھی رہے گا، مگر اس کے  
پیچے نکلنے کا کوئی امکان نہ رہے: شیطان نے گل کر  
شیطانی دست اپنی اٹانے کے پیچے نکلے اپنے

## بے حل

ایسا بہت سمجھن پر اعتماد کیا تو ایک بھی ہلم شور اٹا۔  
وہاں تک اپنے کو دوئے گئے۔ ان کے شر میں کافی بڑی  
اندازیں اسے سکتی تھیں۔

اے لک! تو جایں گے سانپوں کے نار میں اور ہم ساوند  
اپنے کو مل سکے، یہ دیکھیں گے کہ ایک سال کے دروازے  
کا کیسے ہے یہ، یہ نے کس قدر دوست اکٹھی کی تھی  
کہ ان کو اکٹھا کر کے دین اور نہ بہت سے ہٹلیا، سانپوں داؤں  
والی بیانات میں اور ہم ان سے کیا فائدے اٹھائے  
جیے ان کا یہ زخم ڈکھتے والا آر میں خوب رہا، یہ  
کوئی بھی چال رہتے رہے کہ جس شخص کو بہک کیا  
جائے سے پہلے دیا دو سے زائد جوئی پکڑتے یہیں  
کہ ایک اول بھر سے یہ زخم ڈکھاتا ہے، صاحب کو ایسی  
نہ تیکی، یہ زخم تو ہمارا ایک آدمی بھی نہیں

امان سے لگا سکتے ہے... بس اس کے وقت میں خار نے دلکش لایا گیا، خار کے من پر گیرو پٹھے ہی فٹ کیا  
کہ بتا ہوا آکر ہوتا چاہیے۔ شیطان سیاں ملک کے کردیں اور اکاتے چلا یا گیا اور اس کے بعد ان میں  
میکوں نہ ان لوگوں کو اپنی 200 کا علاوہ تیلہ بھالے۔ لبکیک کہ اندھہ پھیلکا جانے لگا، اپنیں پھینکنے میں  
سماں کے خار میں ہم اپنیں مرتے کیجے دیکھ لیں گے اور وہ دن بے دردی سے کام یا گی۔ اس طرح پھینکا  
لیکن اس طرح تو یہ لیکھ منٹ میں ختم ہو ہالے۔ یہ ایک اور پتھر پھینکے یا رہے ہوں، اور پھر  
جب کہ میں چاہتا ہوں، یہ لوگ سماں سے اگر کوئی دن خار سے کافی دور ہے تو پوری سیں سنبھال  
سکیں گے۔

”ہاںکل میک... ہاںکل میک“۔ خدا کی تحریک واقعی ہبت شامدر حنی... اسی نے  
سادوں پر کیرے کا اختمام کر دیا، پسے مار کے دن بھی افت پر کیا مقام کر دیں کچھ دیر تک مار کھا کر جان  
فت کی جائے گا اور اس کے بعد ان لوگوں کو یہاں اپنے بھائی ہر بانا چاہیے؟... اپنکش کامران مزا بولے  
جائے گا۔

”ہبہت بہتر سراہ سارٹن لے جگ کر کا۔“ یہ: خداونکی کی اکاڑ سنائی دی۔  
”متوڑی دیر بعد اپنیں خار کی طرف سے بیٹا بیٹا ہے: یہیں سماں کا مقابد کرنے کے لیے تیار ہو  
پڑا بھیج اچھل کر اپنیں اس دفت تک جلتا ہے: گور علی خان بولے۔  
”لکھ کر شایدی دستہ ان کی نزول سے اوپریں نہیں ہو گے گا... اپنکش کامران مزا بھکھانے۔  
خار دار تاروں کی دیوار والے دروازے میں سے ایک کا مطلب... کیا ان سماں نے آپ سے دوست

کر لی ہے۔ فرزاد جی ان ہو کر بدلی۔  
 نیں.... ان ساپنوں نے پسے ہی ہم سے تکڑے پڑا تو اب یہ بدل بار بار د کما کرو۔ محمد نے اس کی بات  
 سے ہم نے یہاں پہنچنے کے بعد اسی خاریں پڑا۔ اسی وجہ  
 اور ساپنوں سے ہماری پانچاہدہ جگہ ہوئی تھی.... نہایت ایسا لہذا کہ رہا ہوں.... اگر تم نے ہستیار ساپنوں  
 آئندہ ساپنوں کو خدا نے دکا۔ یا خدا.... اب یہاں ساپنے کو خلا کر دیے تو غار کے باہر ہو درست موجود ہے، اس  
 میں گئے ہوں گے... اپنکش کامران مرزا ہے۔

تمہارا خیال غلط ہے کامران مرزا.... اول تو اس کے نزدیک کے نزد سے ایک ساتھ نکلا۔ فاروق نے ملکا  
 میں صرف آئندہ ساپنے شیش ہو سکتے۔ اور الگ ان کا کام

لیں آجھ ہی سمجھی، تب صحی ہن کے پنکے صورہ اسی خواہ۔ ایسا لذکری ساری ترکیب دھری کی دھری وہ گھنی۔  
 ہوں گے اور پھنسنے ساپنوں کے پنکے اور یہی غذائیک کا جو ہے تو نہ ٹھوڑا وہ پھنسنے اٹھی۔  
 یہیں۔ منور علی خان بولتے۔

اوہ! ان کے نزد سے ایک ساتھ نکلا۔

تب پھر... ہم کیا کریں؟ اسکتے ہو۔

بھجنی تکر کی کیا ضرورت ہے۔ ایک شکاری نہیں۔ البتہ نامیں بھٹ پھریدی تو بہت بری طرح  
 ہے: منور علی خان ملکا۔

اک کا: اپنکش جیشید نے گویا اعلان کیا۔

اس کے علاوہ ہم اپنے ہستیاروں سے بھی آئیں۔ ایسا نار کے باہر ہیں سکھ اجازت ہے.... ششکریہ  
 لے گئے ہیں۔ فرزاد نے کہا۔

میں، تم ہستیاروں کو آئندہ بھی نہیں نگاہیں رکھتا۔

اوہ اور... باہر بھی ترمیت نہ کوئے بیٹھی ہے:

جیشید فراہ مولے۔

فرست مچھرا کر بولی۔

三

"بھی پھر کیا ہوا، موت کا اور جہادا قبیلہ دان ہے تھا لیکن اُس نے سسرائی آواز میں کہا۔

ساختہ ہے..... چال ہم دیاں وہ فاروقی نے ان بیانات پر اپنے..... نئی..... مکے جوڑے ..... مٹور ملی

ب ملکت نکے۔

• معلوم ہوتا ہے، یہ ووگ صرن پاؤں کے دلیلے مانندیک دل تھا۔

کو شکست دے دیں گے؟ خان رحمان سکلتے۔

لکن انگلیس نے تو نہ سے کہ مانیز کے لئے تجھے کو اک شکاری جگہ سے باتھا دیتے چاہے۔

بی خوبی بخوبی آنچه ایست که

کتابت کرد و نسخه ای را که در آن مذکور شد، در کتابخانه ملی ایران نگهداری می‌شود.

بی بات رکے ہو جائی... جو کسے ان قرآنی صفات سے بھلے ہے اپنے پیش ہے، ساپنے کا

تمہارے کان ہم سے چیز کو دیا تھا ایک جانور بھر سے بھرے ہے مگر یہ سماں سے زیادہ حشرات کی ساپ دیتا ہے۔

بیس ہوئے ہوں کے: فاروق نے مان اٹھا کر اپنے..... بہت تیری سے اچل کر گرفتار

انداز میں کما۔ اس قدر تیری سے کہ آدمی پنا مچاڑا بھیں

میکن یہ ساپ پھر سے مل کے کمال ہیں اور کاشی میں اسے زندہ پکڑ سکوں ۔

شریعہ انداز میں کہا۔

اسی وقت ایک تیز چکنگار نے ان کے پرستیگار اور ان مرزا کر لے۔

کا گل گھونٹ کر رکھ دیا۔ ان کی تکمیلی یورٹ اور ان مزید... اس سائب کی قیمت لاکھوں رہی۔

سے چھل گیں۔ انہوں نے دیکھا، ایک بجھتے تھے، کاب سے بڑا لک اپنے جیسا گھر کے یہے

نخاں سا سانپ پلا آ رہا تھا، اس کے بڑے نکلے اور دوسرے کے بڑے غزہ ملتے ہیں، منور علی

نے بھائیوں کا سارے بچے کا تھاں

لاکھوں روپیے کا ہم کیا کریں گے..... زندگی ایک سادا، بہا و بھی اپنے کام مرا نے جسی اپنی قیمت  
سے زیادہ قیمت ہے..... اور سبھر ہمارا سائب کارکن کے بعد رکھنے کا صد پیدا ہو جاتے گا..... میرا کے اداہ کو محنت میں بہادران گا، ہاتھ سائپول سے  
اُن گت خطرات میں گھرے ہوتے ہیں، ملکہ کا کافی تجھے، تو سن ماں پڑھے۔

کتنے میں ہے۔ سایہ جو کے تمام دلچسپی پری طرز کھٹتے ہو چکے ہے،  
ہبھوں اتم ضیک کتے ہو..... اپنا ڈپر چکے ملکہ جنر سے ان کا واسطہ ذرا کم ہی پڑا تھا۔ پھر  
جاو..... میں اس کا مقابلہ کر کے اسے نرم کرنا چاہیا، اسی وقت صندھ علی خان کا ہاتھ بجلی کی سی  
کوشش کرتا ہوں....  
سایہ جو کے تمام دلچسپی پری طرز کھٹتے ہو چکے ہے، سایہ جو کے تمام دلچسپی پری طرز کھٹتے ہو چکے ہے،  
وہ ہیچھے ہٹتے ہوئے غار کی دالیں دیوار سے ڈال کر دار بھٹک لگا اور نہما سائب پیچے گرا، مندر علی  
وہ ہیچھے ہی دیکھے چکے ہے کہ اسی ڈگر غار کی دالیاں اس کے سر پر رکھ دینا چاہا، میں ان  
سرخان نہیں تھا۔ اسی وقت انہوں نے ایک دلچسپی سائب پر بٹا پھن اٹھا چکا تھا اور حملہ کرنے  
منظر دیکھا..... نئے سائب کے پیچے ہے شاہ بھٹک دلچسپی سائب پر بڑھ کر ہے۔

سائب پیچے آ رہے تھے۔ اس سے کہی ناتھ، اس سب میں اپنی قیمیں تاریخ کچے ہے، الجہ فراز  
وارے بات سے... یہ تو پورا لٹک کر گوارہ سے دلچسپی سائب سے ڈر کر غار کی دیوار سے باہم  
خان رہمان تھریڑ کا بھتی آواز میں پڑے۔ ڈالا گئی تھی، لیکن کوہ نیکیاں میں اور قیمیں  
بیوں کام نہیں پڑے گا؛ یہ کہ کر منہ لا جائیں گے تھیں۔ غار میں سائب کے مقابلہ کر لئے کے  
لیک دم اپنی قیمیں تاریخی اور دلوں ڈھونڈ لئے تھے۔ اس سب کے پاس قیمیوں کے علاوہ اور کوئی  
کر نکالی۔ وہ اس طرح سائب کے اداہ کو نہیں کر سکتا۔ سائب کے مقابلے میں وہ ڈیٹھے جو  
کا ازاد رکھتے ہے۔ ایسے میں ان کے پاس اڑ کری بھیتا۔

ہتنا تو وہ اساتی سے ان کا مقابلہ کر کر گئے تھے۔ اور اسے جس سے جسے ساختہ وجہ نکل گئی۔  
 شکنے ہیں لگا سکتے تھے، لیکن صرف قیصر سے نہ ہو سکتا ہوا۔ فان روان ان کی مدد کریں۔ اس ساتھ  
 انہیں جھکایاں میں سے سکتے تھے، وہ بھی کتنی ہرگز اپنے اپنے باریں کھوئتے پڑے ہائیں۔۔۔ فرزانہ تم پہنچپ  
 آخر دوہ سٹک جاتے اور ساتھ ان پر پھاپتے۔ اسی ذات کام یعنی شروع کر دو۔۔۔ ان کے تریب  
 دوران نجما ساتھ سور علی خان پر دوسرا بار گرا۔ اس کا کرد آئے دو۔۔۔  
 ساتھ اپنکش کامران مرتا اور خان نے پہنچا۔ اس سے کما اور باون میں سے کمپ نکالیا۔  
 ساتھ کو قیصر کے دریے پڑھ دیا تھا، مگن ال، ہرگز، خادق، افتاب اور آصت بھی ساپنوں سے  
 بھلا ان ساپنوں کا کیا بگزتا۔ اس کا بھروسہ ہوتے تھے، اپنی تیری اور پھری کی  
 فرزانہ اپنا کمپ ہاتھ میں لے دیں، یون کام نہیں۔ اسی دلیل کو تھیاں تو ضرور دے رہے تھے، لیکن  
 گا۔ اپنکش جو شید پریشان ہو کر یہ۔۔۔ اس کی کمپ کو خان سے نہیں مار سکتے تھے۔  
 ۔۔۔ بھی نہیں۔۔۔ میں نے ایک دوسرا ترکیب کیا۔ اس کا نام سور علی خان کی ہدایت یہ ہے۔ مل کیا اور  
 سور علی خان بولے۔  
 ۔۔۔ اور وہ دوسرا ترکیب کیا ہے۔۔۔ اسی ذات میں۔ اسی وقت فرزانہ کے کمپ سے  
 گفتختہ کے دوران بھی ان کی اچھی کوہ جانی کا اہم سائز پہنچی۔ آئتا ہوتا ہے ساتھ  
 میں اپنکش جو شید نے جو ایک ساتھ کر جائے تو اس کا نام تھا۔۔۔  
 ہی ٹھے اس کے سر پر پاؤں لگکر دیا اور پھر اس کا دادا۔۔۔ یہ تو سب سے اپنی ترکیب ہے، کیا یہ  
 اس پر ڈال دیا، لیکن دوسرا غریب کھلدا رہنے والا تھا۔۔۔ پارہٹ بھی مسلسل کام نہیں کرتا۔ سور علی خان  
 نے اپنا بھتیہ جسم ان کی پٹٹل کے گرد کس واپسی کا ارادہ رکھتے۔  
 پڑا گیا، انہیں یوں لگا جیسے پنڈل کا گشت بڑا ہوا۔۔۔ اس کا اہم سائز موجود ہیں۔

امیں ہیں ان کا بھی تو مقابله کرنا ہے۔  
لیکن جب تک ہم سانپوں سے نجات حاصل نہیں۔ فراز میں پسے ہی ہو۔۔۔ یہ کون سی نئی بات کسی  
میں گے، اس وقت تک ان سے مقابله کی راست نہیں ہاں فراز میں۔  
آنے گی ہے۔۔۔ فراز میں دوسرے نوٹوں درازی میں تم سے نیوڈہ مرکم

چیک ہے۔۔۔ فراز میں دوسرے کلب کے وہ۔۔۔ فراز نے جتنا کر کہا۔

میری قیس تم پکڑ دو۔۔۔  
ایاں نہیں۔ ایک اگر مخوبی دیر کے پیٹے بیکار  
دوفی نے چند قدم پیچے ہٹ کر دوں بیٹھا کر جائیں، میں ہمارے پاس دو آئے اور موجود ہیں؟

کیا۔۔۔ اور پھر انپکٹر جیشید نے کلب کو اپنے آنکھوں سے لے لیا۔

لے کر پیچے جوک کر سانپوں پر اس طرح شماں ملکہ دیوبند کا یہ دیوبندی بھی تو ہے۔۔۔ انپکٹر جیشید مسکرائی

ایک ہی شماں ہست سے سانپوں کا صفا کرنے۔۔۔ طب۔۔۔ تکوئن نے ہیران ہو کر کہا۔

۔۔۔ دیری گڑا۔۔۔ جیسی جیشید۔۔۔ ایک شماں اور بھائی۔۔۔ کہ تم ان سانپوں پر پھیک کر

یہ پادشاہ صاحب ابھی تک میرے پتھے میں ہڑوٹا ہوتے ہیں اور دوسرے ملکا کر سکتے ہیں اور پھر اس

میں میں ہی ان کا شکار نہیں جاؤں۔۔۔ مودودی خدا کو دن سے نامہ، انتہا سکتے ہیں؟ وہ پوچھے۔۔۔

اندر میں کہا۔۔۔

اور پھر انہوں نے نتیجے سے پہنچ کر ملکہ۔۔۔ پہنچ کر استھان میں ہیں۔۔۔ خاروق کے پستول اور

استھان شروع کر دیا۔۔۔ صرف چند سیکنڈ میں تمام پیداوار۔۔۔ ملکے سے بھلا ہم کیا کام ہے سمجھتے ہیں، خاروق

ہو گئے اور اسی وقت کلب نے کام کرنا بند کر دیا۔۔۔ لگتے والی سویں بہت مخوبی تعداد میں

میں سے شماں نکلا ہے ہو گئی۔۔۔ بارہ تھوڑی دیر کے پیٹے آدمی کو بے کار

۔۔۔ پیسے سحرات ایں تو ہو گئی جے کار۔۔۔ فراز میں دوسرے کے ہاتھ کا غاذہ اس وقت ہو سکتے ہے۔۔۔

یہ کسی کو چھوڑ دیا جائے..... ان حالات میں یاد رکھنے کا بدل کیا جوتا ہے؟ صرف نے ہمکھیں نکھلیں۔  
ذہونے کے درجہ میں ہ شانِ رحمان سے جلدی بدلنے کا احتساب کے حوالی علی نہ کر سکے؛ فاروق بول۔  
یکٹہ کے پیسے ساسی یعنی کے پیسے دکے، پھر دکے۔ اسی دن سادتِ مردہ ساپ میں تم پر اچھال دوں گا؛ مود  
جب کہ مقابله میں کم از کم سو ہزار روپے کا بدل کیا جائے۔  
پاس نہ صرف پستول بلکہ ششی تھواری بھی ہیں؛ ..... بند کر کر پاک میں تین پستول ون ہیں اور گولیوں کا  
بھر..... آخر ہم کیا کر سکتے ہیں؟ میرا علی چاند نہ کہا۔ ایکھو ٹھن ہم وہ نکال لائیں تو ان لوگوں کا  
مردہ ساپنڈ سے بھی یہ تھوڑی وجہ کے لئے کام کے لئے اپنکھو کامران مرزا نے کہد  
گے، پھر جب انسیں پتا پہنچے گا کہ ساپ مودہ اسی پر آمدی ہے۔ میکن سوال یہ ہے کہ جی کے لئے  
چور وہ پسے خود ہو کر غار کے نہ پر ٹھوڑا اور ..... انہوں نے کہا: کامنکہ وہ جانتے ہیں، چار سے پاس کرنی ہے۔ اسی مدد میں کمال سے ہ لگی۔ فاروق نے پیش  
انہیں یہ سچھنے کا بھی وقت نہیں ملے گا۔  
بیت سے ساپنڈ کو کسی درجہ چاک کر دیا، اپنکھو کامران میں ہم کچھ ساپ اٹھا کر ان کی طرف  
کھٹے پہنچے گے۔  
اس کا صرف ایک حل ہے؟ دیوی کے لئے اسی اور چند ٹھن کے پیسے وہ پوکھلا جائیں گے....  
انہیم سے میں اپنکھو کامران مرزا کی اولاد اس کے لئے نادہ اٹھا کر آپ غار سے مکمل جائیں ہوں  
کی کرن میاہت ہوئی۔  
خدا کا شکر ہے کہ ان حالات میں بھی اسے بہبیعت بدھ دیں پھر کچھ ساپ ان پر اچھائیں  
کوئی نہ کوئی حل موجود ہے..... وہندہ ہم تو ہم اسے دیاں اس اپ دیوارہ اندھے رکھتے ہیں، اندر ائمہ کا  
بے حل ہو کر آقاب منتیا۔

نارنگی خروج کر سکتے ہیں، ان کا رuch ملک میں ہے اور دن کے وقت یہ اقامہ کرنا مناسب ہے اور اس طرح ہم بھی غار سے نکل کر پیور کاٹ کر بھی خداویات کو پہنچانے گے... اپنکے مجید کرنے پڑے ہیں، اس کا دل دلت ہونے تک غار کے سامنے بیٹھے ہیں جو کیب نور دار ہے... لیکن غار سے بہر بخیاں اور پیور صوم لئے کے یہ غار کا رuch میں کریں گے۔ میں کروں گا تو مجھ پر ان کی ننگ بندی پڑتے گی۔

بہت اگر آنکاب یا احصت جائے تو یہ سماق سے بہر بخیاں پڑتے گی۔ وہ مرد ایسا کریں گے جو چھپتا کار ہارکر ملک چڑھتا ہے۔ اپنکے پیور سے بہر بخیاں بچ کر کھا ہے۔ اس وقت کذا پاہیے ہے؟ میری نسبت چھوٹے قد کے ہیں: اپنکے کاروں میں پسالیں ہیں۔ بخیاں، آنکاب، احصت... تینوں غار کے سر پر یہ ہالک شیک ہے گا۔ اپنکے مجید کے لئے ان پر پیچکیں، تم ملک ہاؤ۔ اپنکے کو۔

تب پھر تم میں سے ایک کا نکلا ٹیک بیٹا دست اڑ دیں۔ ایسا ہی ہو گا: احصت بولا۔ پستول میں ہیں، ہم میں سے میں کیوں نہ جانی۔ میں کوئی دلکشی نہ پہنچانے گے۔ باقی سب نے ایک ایک پستول سے کام یا جا بکے: گود نے جوڑ پیش کی۔ اس سے بکوڑا اٹھایا اور غار کے سر ملک سے لئے یہ بات شیک ہے، اب سوال ہے ہم کوئی نہ پڑھتے ہیں اور کافی فاسٹے پر پیش ہے جو بخیاں کوں میں جائیں: غاروں پرلا۔

آنکاب اور احصت دو فوں کا ساقہ جانا ہوئا ہے۔ اسکے بعد کیا ہو جاتا یا کیا ہو چکا جاتا ہے؟ وہ کیونکہ اپنیں وہ بھگ سلیم ہے، جہاں پستول دلکی گئے۔ اسکے بعد کوئی غار اندر سے میڑھا گا۔ ہم میں میں سے میں ساقہ پلا جاتا ہوں... گود... اسکے بعد کیک کر کے پیچکیں گے مگر ان کی پرکاش شیک ہے: اپنکے مجید دے۔

ہائل شک ہے : انپکٹ کارمن مٹا نے ان کا انتہا کیا ہے۔ وہ بچے از جان... صل جانا میرا کام نہیں ہے، آپ فزانہ  
ایک منٹ بنا جان... دیسے ہیں فاروق بدل رکھا۔ ایک کاٹلیا تو اس نے سے رکھا ہے:  
جہدی کو... ایک منٹ ہیں تو اس جانے کیا کچھ ہے؟ اسے ہے، میں سپت پچھی ہوں ترکیب : فزانہ مکالا۔  
گا... انپکٹ جیشید بڑا سامنہ پنا کر دوئے۔ اسے ہی سمجھ لیا تھا کہ اور ہر مرے مزے  
بزم جو ترکیب استعمال کرنے والے ہیں، میں لیں ہے اسی وجہ پر کام کا، اور فزانہ جواب میں ترکیب سپتے ہے کہ:  
کی زندگیں کو زبردست خلود ہے... یکوں ناد سے کام کر دیں، کام کی بات میں ہونے دے گے یا نہیں، ہاں فزانہ...  
کا قاصد کافی ہے... اگر ان لوگوں نے سانپ کا بھی کام کیا تو  
کرہائی پال کو بجا پے یا اور ان کی طرف لیکے یا اسی طرف ایک منٹ ہی ترکیب ہے... آپ ان پر سانپ جیکھنا  
پتوں کی ناوجہ کے سے وہ اپنی آنکھاں دھیرتا ہے۔ اسکی وجہ پر بخوبت کا شکار ہو جائیں گے تو میں فاروق  
دیں گے... اور الی یہ تینوں دھیر ہوئے تو کام کے بعد اسے مل کر دیں، مٹت کا رعن کریں گے اور رٹ  
یہیں دھیر نہیں ہو جائیں گے۔ اسکا لکھ کر وہ ہیں دیکھ لیں، اب چونکہ دیں  
یکا دھیر دھیر کا بھی ہے: فزانہ نے ترکیب کیا، اس میں دہ اعلان سے تین نشاد نہیں بننا  
یکیں بات اس نے بہت پتھے کی کہ ہے: اسی سے، اسی پاری طرز ہماری موت متوجہ خود ہو جائیں  
کارمن مزا سمجھتے میں کم ہوتے ہوئے ہے۔ اسی سے، اسی پاری طرز ہوگا، جب خود، اسخت اور افتاب کو مغل  
دکم پتھے کی بات کیا میری بادت ہیں نہیں، میں اسی سے اسکے بارے سانپ ان لوگوں پر بریاستے رہے  
تو میں کوئی کشمی پتھے اپنی ہیں نہیں بلکہ بات کیا ہوئی تھیں اسی کی وجہ لیکی  
نے شریہ بچے میں کہا۔  
اب اگر ایک بات اعلان ہے تو ان کا عالم ہے اسی وجہ پر اسی وجہ پر مری ہے تو سانپوں کی بارش  
انپکٹ جیشید نے ناخوش گوار انداز میں کہا۔ باور روزت نے بیل کر کہا۔

اُنی اعمال تو رُشْنون کو خصل کرنے کا پہلی ایام ہے، پس انہیں مارا جائیں گے۔ خاروق نے بھتنا کر کردا  
میں بعد میں سپینی گے... جاں تو بنا جان... تیرکیں آتیں ہیں۔ فوج کا تو باتیں چڑھا ہے۔ آفتاب بولہ،  
زین فزادہ کی اس ترکیب کے بارے میں آپ کا کہا ہے۔ انہیں کو وکل کے درستیان پہن گئے ہیں۔ اپنکے  
ہے.... کسی ہیلے پر پوری اڑی: خاروق شمشیر پر ٹکڑا لے کر بیٹھا ہے۔ آفتاب  
بولہ۔

۰۰۰ تو ہر طرف کی ترکیبی بنا علت ہیں، اگر پس نہیں۔  
تو صرف ایک: فزادہ نے پیٹھے کھلے ہے میں پھر پڑا کر انہیں مارے۔ مارے میں کے سر سے نکلا۔  
وہ کیا؟، آمدت ہے۔  
یہ کہ خادق کی زبان اُس طرز میں کی ہے: ایک بھروسہ، بھروسہ گا... ہم سانپوں کی باشش شروع کرنے  
وارے یہ کی ممکن ہے... کہ تو ایسی بندہ کرتے۔ خادق اور فزادہ کی ترکیب پر عمل کیا جائے گا.....  
دکھا دوں، آفتاب پھنسا۔  
وارے بھئی... پہنچے ہیجن زبان کی طرف توجہ ہے۔ یہاں کوئی نہیں۔ مارے ملکے کے پیے تیار ہو گئے۔ اپنکے جوش نے  
جھڈ میں کرنا۔  
اؤ بھئی... ہم خود ہی باہر پہنچے ہیں... ایں ان کے بارہیں مر جائیں گے، اور پھر ہاتھ سے چھوڑ دیا، ساپ  
بھوک سے ہی خrustت ہیں: اپنکے جوہ تکلارا کا۔ ایں زندگی ہوا رُشْنون کی طرف چلا، پانکل ایں معلوم  
میںکے ہے بنا جان... ہم سانپوں کی ایسی کرتیں ہیں۔ یہی کرنی زندہ سانپ اور رہ ہو، رُشْنون نے جو  
خادق نے شریعہ ایجاد کیا۔  
ووصت تیرے کی: خود نے پاری قوت سے ماری۔ ایک لمحہ کیں... وہ بوکھلا کر پیچے ہے، لیکن اتنی  
س پر ٹکڑا مارا۔

بجلد پائیں گئی۔ ساپت نین پر گا اور ساکت ہو گیا۔ اور دنیا کی سر پر ہیر رکھ کر دوڑ چھے۔۔۔ ساکت رہتے چھے کہ بولکھانے ہوئے دشمن اسی بات کی طرف تو ہوتے تھے اسکی وجہ سے جا رہے تھے۔

کہ ساپت حکمت نہیں کر رہا ہے، ان پیغمبر کامرانی میں اپنے جیش اور ان کے ساتھیوں کے لیے اپنے نامہ دالا ساپت ان کی طرف توجہ دیا۔۔۔ اور اکتوبر الٹاراہ نامہ ایلیٹ ان سے غار سے لے کر ہجت آجھے فاروقی، فرازناہ اور فرمت خار سے نکل چکے۔۔۔ مذکورہ اور اپنے کام کا کام کر لیا کریں۔

سے وہ نہایت غاویشی کے عالم میں بکھرے۔ جیکہ وہ اور جلد ہے، ہم میں سے دو کو قمرود کی فتح کی مدد چنانچہ اپنے اور ان کے پیغمبر پیغمبر کی کامیابی کے لئے اپنے اور دو کو فاروقی کی فتح کی مدد نہ کر آگئی تو پہلے تھا اخواز میں پہنچنے لئے دو گنہ ہو گئے اور ان میں سے ٹھاکری ہے۔

ان کی طرف دوڑ چھے، باقی بھی افسر ہی دیکھنے شروع کر رہا۔۔۔ اور ملا۔۔۔ اپ کار، پارک کی طرف چھے جائیں، منورہ موقع تھا جس کا محدود، اتفاق اور استکار اندھا اسماہ تھے میں، میں قائن رحمان کو ہے اور ان تھا۔۔۔ وہ تیر کی طرح خار سے نکلے اور پیچے گئے۔۔۔ اور ہمہ بھری۔۔۔ ایک دھمکہ نہ جائیں۔۔۔ میں دوڑتے چھے گئے۔۔۔ دشمن میں سے کوئی ان کی طرف نہیں ہے، ان پیغمبر کامرانی میں نہ کہا اور منورہ عمل خان کے توجہ نہیں ہو سکا۔۔۔ ہوتا ہجن کیے۔۔۔ تو قائد ایک ایسی کی طرف دوڑ گا دی۔

اور فرمت کو پکڑنے کے لیے دوڑ چھے تھے۔۔۔ اسکا رحمان، ان پیغمبر پیغمبر کے اور تیزی سے اس سمجھی بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ ایشیں یہ سلام نہیں کہا۔۔۔ اسکے بعد جس طرف دشمن رونگ رونگ کر رہا تھا۔

میں موجود دو گنہ میں سے صرف تین افسر تھے۔۔۔

میں بھے تھے کہ ساپت ان کی طرف اپنے کم کر رہا تھا۔۔۔

بھی چنانچہ اپنے کم کر رہا تھا۔۔۔ افسر فاروقی، فاروقی

فرمات لے جب یہ دیکھا کہ وہ لوگ ان کی طرف

بیش بھی بہت ناصلہ تھے کرنا پڑے گا... ہمارے یہاں  
کوئی مورت یہی دخنوں کو بھی رک کر مقابلہ کرنا  
اور پھر ہمارے بقیہ ساتھی پیچھے سے جب ان  
کے قریب تھے تو منظرِ میختہ والا ہو گا:

## نیک و شمن

دوسرا دوستے فارس کو ایک اپنی چنان لذت اگئی۔  
لذت یہ تھی: فرزانہ نے حضرت نہ دے جئے میں کہا۔  
نے اک دیکھا نہ میاد۔ اس چنان پر مقابلہ تھا۔ میخ نے ابھی پیچھے ڈالوں ہی  
بیکار کر رہے ہو؛ فرزانہ نے حفل کر لکھا۔  
”میخ اس چنان پر سے ان کا مقابلہ کر لے، اور اس کا مقابلہ کیا تھا لے بیٹھے... ہمارا مقابلہ تھریباً سو  
اوپنیاں پر ہوں گے، اس یہے انسانی سے ان کا مقابلہ کر لے... اور اس جنگ کی نیز ہرگز غاردار میادوں  
کیکن گئے؟ فاروق نے جلدی مددی کیا  
مشینہ تھا اور میاث خواب ہو گا ہے، مجاہم ان کا مقابلہ کر لے... پھر تم سوتھی کی کئی کھلکھلے ہو،  
کیونکہ اس کی پیروں ہے... اس میں سے نیک دلاب کو اپنے مقابلہ کر لے  
”میرے پاس پستول ہے... اس میں سے نیک دلاب کو اپنے مقابلہ کر لے۔  
ایس ساکت کر دیں گی... تم میں اور پیروں اور دلاب کے بیکن بیکن دیں گے، اسکم از کم یہاں کے  
بے شمار پھر بکھرے پڑے ہیں۔ اسراہم سماں ہے اسے ایکی... میر مغلب ہے ہماری لاشیں تو  
کب تک ان سے پیغام گیں گے، اور میخ نامہ نہ رکھے جائے گی... میر مغلب ہے ہماری لاشیں تو  
ہمارے ساتھی بھی تو آ رہے ہیں، اگر ہم بھائیتی دوستی کو ادا کر دیں گی:

کو گے: فرمت نے جس کر کا۔  
میں خیر... میں تو یہ پہنچ نہیں کروں گا... لیکن اب سے، تم بھی جسے پڑے پھر سنبھال تو، تاکہ  
کم بنتیں دیں دن کرنے کی روت کاں مولیں کیونکہ کم از کم تین تو گریں... کاشش ابا جان  
... اٹھا کر محمد میں چیلک دیں گے: اسی طبق ساختی ہی ہوتے، اس صورت میں ہم اس  
محمد را: "فرزانہ کے سر سے پہنچ کے ادازے" مابعد دن سے ان پر پھتوں کی ہارش کر  
پھر بولی۔

"محمد پیاس کماں؟"  
اگر محمد پیاس نہیں ہے... تو پھر سات بجے تک جسیں ایسیں کھنے دیر گے کہ: فرمت بولی۔  
کا جوان پیاس کس طرز پہنچ گا؟...  
ادوہ: تم شیک کئے ہو: فرمانہ لے جائے وہ سوچ سے لکھ والی سوپاں ان میک پہنچ سختی جیسی  
میں کما۔  
پھر وہ بھی فرم: اس کے پاس پہنچنا ہے اور اڑپتے گے اور سیمسرا اپنی بیگ اس طرز ساکت  
پہنچ کی بہت ابھی جگہ تھی.... چنان کام سارا کام پہنچ پھر کا بت بن گیا ہے۔  
کی طرح ابھرنا ہوا تھا۔ جیزوں جلدی جلدی اپنے دل سے کیا ہوا۔ وہ گرفتہ والوں کی بجائے ساکت  
پھر جمع کرنے شروع۔ اسی وقت فرمت نے ہلاکی دلائل مرتوج ہو گئے.... اس مقتے سے غائب  
فاروق.... وہ ووک آگئے، تم اپنے پتول سے جوہر کی دلائل در فرمت نے عطا ہوئے پھر برسانے شروع کر  
شروع کر دد:  
فاروق نے سر دیسا سا ابھار کر دیکھا، دش بہلے اپنی ہاتک کر دیکھ دبا رہا تھا، تاکہ ایک  
اہے تھے۔ ابھی اسیں یہ معلوم تھیں ہمارا کہ دل کی دلائل کی طاقت نہ ہو۔

اُس وقت تک دشمن بھی سنبھل پچھے گئے۔ اُس نے اپنے اہل فوجوں پر دباز ڈال پکھیں۔۔۔ پھر جلدی پورشیں میںی خڑوں کر دی اور اپنی مکانیں یاد کر لے گئے۔ انہوں وہ ملک گئے۔۔۔ اور ایسے میں ہی ڈال کر پستول ۶۴ لٹھ میں سے یہے۔ اب چنان ہے ملت کے پتھر پستول کا فریگ دو مرتبہ دبا دیا۔۔۔ دونوں کی بارش ہوتے گی۔۔۔ فاروق، فرازاء اور فرت کے پتوں کے بخوبی کی طرف ساکت ہو گئے۔۔۔

اوپنے کرنا مشکل ہو گیا۔ اب انہوں نے یہ تجھب نہیں کیا۔۔۔ اب اچھا ہوا۔۔۔ فرازاء۔۔۔ فرت۔۔۔ ان کے پستول پیچے بچکے ہی پتھر اٹھا۔ اٹھا کر دیکھوں کی عکس کے افول سے کھال ہوا۔۔۔ یہ نمیں کچھ نہیں کیسے گے۔۔۔ شروع کیے۔۔۔ اس طرح ان کے ہوتے سے پتھر مان کر بند دشمن ہیں۔ فاروق نے عوش ہو کر لے۔۔۔

وہ کر رہی کیا سکتے ہیں۔۔۔ سر اچھائی سے تو کھوپیوں کا لالہ رہ اب ناٹر نہیں ہو رہے تھے۔ شاید دشمن پیچے دو ش دان بن جاتے۔۔۔ اچھا۔۔۔ انہوں نے چند دن بعد اپنے اپنے بھرپوریوں کی ہیئت کیا۔۔۔ اب نہیں ہو رہے تھے۔۔۔ فرت اور فرازاء نے پستول اور گلیوں کی ہیئتیں شیشیں۔ انہوں نے جڑاں ہو کر ایک دوسرے کا لئے ہیں کریں۔ اب تینوں پھر پٹھان کے سے طرت دیکھا۔ فرت نے کچھ سپری کر ایک دوسرے پر ہو گئے اور تاک تاک کر فائز کرنے لگے۔۔۔ دشمن کا اشارہ کیا۔۔۔ ان کے رکے ہٹنے کے باوجود اس کے اپنے اپنے دشمن سے بھر گئے تھے۔۔۔ ان میں سے اونچے پھر پٹھیں سنائی گیں۔۔۔

”شاید مدد آئی گئی ہے؟“ فرت نے نوشی ہو کر اپنے دشمن سے دیکھا۔ ان کے پیچے سے ابھی طرت پتھر کے ڈال اور مزدود یعنی ہات ہے۔۔۔

اچھا۔۔۔ فرت کے مز سے دیتھ ملک گئی۔ فرازاء اور فرت کی اس طرف سے بھی ان پر ناٹرگاں ہونے لگی۔۔۔ نے پوچھا کہ اس کی طرت دیکھا۔۔۔ پیچے کی دن وکھوپیوں اپنیں فریگیلیر کے ٹاک ٹھکان نظرے کی عتی، جوئی انہوں نے ادھر دیکھا۔۔۔ ان کی مٹا ہے۔۔۔ دل دشمن اس طرف سے میں ان کے صوبوں پر چڑھا۔۔۔ اس طرف اور پوچھن اداز میں فاروگ کرنے لگے۔۔۔ دشمن

پہ اب تین مرٹ سے پھرودیں اور گولیاں کی بارشیں ہوئیں اور جان کی..... اور چھتی مرٹ بلند پڑا تھے ..... وہ اسی مرٹ سے بیکن یہ بھی تو ہو سکا کہ دشمنوں میں کچھ پڑھ نہیں کر سکتے تھے ..... نیچر یہ ہوا کر مرٹ پند، ستمانی ایجاد بڑھ کر ہوں اور وہ جا کر شیطان کو دوائی کا خاتمہ ہو لیا اور سب وکلی یکت رہے۔

جیشید اور منور علی خان تے پتھنے بھی پھر جلاسے تھے۔ انہوں نے پہلی دہن ہو گا..... چہبے ان تک نہر میں سے ایک بھی خالی نہیں لگی تھا۔ اپنکے کاروں کے باہم، اُن نہر نہیں پہنچی، تب بھی نہر انہیں ہو جائے خان رحمان نے پتھنے بھی فارغ کیے تھے اس کے بعد ..... اور جانداری ہوت کی نہر سے کر دہان نہیں پہنچے کام آئے تھے، نیور دہان سے واپسی پر دریاں یہ کہاں تھیں؟ اُنکا تو وہ عالات جانتے کے یہے ادھر کا منع کریں غائب ہو گیا تھا..... اسے نہ کسی نے پھر دیکھا۔

کوئی اور کام کرنے ... اس کا نیچاں ایسیں اس وقت کا ہے کہ اب ہم کرنا کیا چاہتے ہیں ... کیا ہم جب دشمن کے قام آؤں چاک ہر لئے ... آخر دہان کے باہم پتھروں سے ان بڑاں اور آدمیوں کو ٹھکانے کے گرد ہیں ہو رہے۔

اُن سب دوں کے پتھر، گولیاں اور تھوڑی نیچر، اُنہاں کا مکمل ہے اور پھر ہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ کر دو ... جلدی کرو ... کیس آپدی میں اس بلکہ اس کا مکمل ہے اسیں اُن بڑاں کی حفاظت کے یہے کیا انتظامات کر رکھے پہنچ گئی ہوں گی تو ہم پر بہت بڑی تعداد ملدا ہے کی اور پھر ہم اس کا مقابلہ کسی طرح نہیں کر سکیں گے۔ اس پہلے شاید اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یہاں بیکن ابا جان، دہان تو نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ اسی ایسا مکالمہ، قدرت کے ہیں ایک بہترین موقع دیا پڑھی آواز انہیں سنائی نہیں دیے رہی ہو گی۔ ہر یہ دہان سے بچنے پڑیں کی۔

فازیک کی آوازیں ان تک کس طرح جمع ہوئیں کہ اس کا کام کیے ہوں، کس راستے سے ہوں۔ اپنکے جیشید

بُجھے۔

سات بیگ سرکس کے جہاز کے ذمیتے: پیچے سے لے اٹن اٹلی: اس طرف تو باقاعدہ بیگ چھڑ سکتی ہے...  
کی آواز آئی۔

اوہ محمود تم.... تم کہاں رہ گئے ہے... م حالات اے! ملائیں خیش خود پر کر سکتے ہیں...  
ایسیں کہتا ہوں... ہم یہ ہاتھ جہاز میں بھی کر

یہے پریشان تھے: فرحت بلدی سے بولی۔  
میں یہی سب کچھ سوپن کر سامن کی تھاں میں نکلیا۔ اور ووگ ہماری طرف دوڑ پڑے تو سات  
کے الگ بھیں فرار ہوتا پڑا تو اس کی کیا صورت ہے! کہ اس کے پیارے بھائی کا جہاز بھیں میں پہاڑے کے گاہیں خان رخان

یہ من کر خوش ہوں گے کہ میں سامن دیکھ لیا ہوں... اور وہ بے ریں کہا۔  
سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے.... ان پشاور کے دروازے پر جوں یہ بعد وہ محمود کی سرجنائی میں جہاز میں مواد بر

ٹرن سات بیگ سرکس کا جہاز اور کئی دو محنت... پہنچ بہشید اور خان رخان کو بھری جہاز پھلانے  
لکھرے ہیں۔ محمود نے داییں طرف کی پشاور کی طرف رفت اماں تھا، ان کی تندگی میں ایسے چھٹے

لیا۔...  
تب چھرم نور جہاز میں مواد ہو پائتے ہیں: اس کا بہار کا جہاز کا رخ اسی سمٹ میں کر دیا جس

بہشید بولے، چھر اپنکا کامران مزاک طرف رہے۔

ان حالات میں آپ کی کیا راستے ہے؟

وہ اپنی کے سوا ہم کر جی کیا سکتے ہیں، ہر ایسا راستہ

وہ میں سے بیگ سوں پہنچ کر نیچے کو نیچے مردن ہو رہا ہے۔

ہم اس کا ہمیڈ کوارٹ دیکھ پہنچے ہیں، مٹا لیا۔

ونق کے ذمیتے ان پر حمل اور ہو گئے ہیں: اپنکا

تاشپتہ بیگ کے ووگ کو ہم کیا من دکھائیں گے:

گود نے سرت نہ لپھے میں کہا۔  
بھنی یہی من دکھائیں گے، ہمارے درود میں تو ایسا کہا جائے اصل کا اور انعامات سے نوازدیں گا... ہر بک کے  
تھلب مکاریا، لیکن اس کی مکالمہ تھی بھنی بھنی تھا۔ ایسا کہا جائے کہ دوستیاں تفصیل سے بیان کریں گے اور اس  
میں اسی وقت انہوں نے سائل کی عوت نیافت فرمائی تھی۔ وارثہ یا جائے گا کہ اسی سال کے دوالان ہم  
تلہ۔

○  
شیطان کی بحق میں جن زوروں پر تھا اسی کا دل نہ پڑا اور مل بھاری کامیابی کا اصل دن ہو گا، مجھے اسی

بوقت و قدرش اس وقت اور رہے گی جتنا ہب اپنکا تھا اور انتہا ہے... وہ دن بہت جلد آئے گا:

انپکڑ کامران مرزا دیوبیو کو انہوں کو سانپوں کے ہزار سے... اسکا بارہہ ہے ایسا کہ نیویک ۲۰ کو سمجھہ  
کہن نیچ چا لیکا تھا۔ وہ سب اچھل کر رہے تھے۔ اسکے باوجود کوئی شکست نہیں رہے، مجھے رہے، تقریباً دیوبیہ  
اور گلہ رہے تھے اور جو شہ کے عالم میں شیطان کے کٹے کٹے ہے تو شریڑا چاری میا، آخر شیطان نے ہاتھ بلند  
پار بار سمجھے میں گر رہے تھے۔ اس عومناں بیچوڑا گئی۔ اسی ناوقت ہو جاتے کہ اشارہ کیا یہک لوت میدان  
شیطان «ادوڑ پیکر میں بندہ اکواز میں کہ دعا۔»

کاؤ، تاپور، سیش گرو، بست بند پوری دینا پڑا۔ اس کے بعد شیطان کی آواز گوئی۔  
ہو گی، اس بار ہم نے ان وشنوں پر بھی تاکر پایا۔ اس سے پہلے میں یہاں موجود سائنس دافعی کی خدمات  
ہم بھیوں کے مصوبے کو سنائیں ہیں۔ ملتے ہے۔ اسی میں جانا پا جاتا ہے۔ ہم نے جو ایسیں چیزیں  
وہ بھی اس وقت سانپوں کے غار میں رہتے کہا۔ اسی میں وکھن روپے غمپ کیے ہیں انہوں  
ہوں گے۔۔۔ جب تم وکل کاچھے نہیں کر اور آگاہ کر دو، وہ کام کیا ہے۔۔۔ سر آپکا کھوف ہو کر تفصیل بیان

کیں گے۔ ان اتفاق کے ساتھ ہی بڑی سعید ہاول دلائیک ہوتا ہے کہ وہ اول امیر کھدا ہو گیا۔ دلائیک اس کے بارے میں آدمی اخفا، فرماتے ہی اس کے ساتھ مایک کر لیا گیا، اس کی وجہ سے اس کے بارے میں آغاز گونئے ہیں۔

میری شیخ نے ساتھ کی روشنی میں ہے شور بیسے دلائیک کے بارے میں نہیں مانتے، اپنیں منتہ ملک میں کیے ہیں جن کی رو سے یہ دنیا کسی خدا کی بیانی پہلوتی نہیں آتا ہے۔ جان ماہیک کی قسم کے درجہ میں تیار ہے، بلکہ دلائیک محتاطی میں کامیاب ہے اور ہر پیارے سماں میں بوجھے فکار اعلیٰ نے مجھ کچھ اور پیش افراد بنی ہے، لہذا انسان ہی اصل طاقت ہے اور ہر پیارے سماں میں اپنی کامیابی کرنے کا دوستی کیا ہے۔ اب دلائیک کی پیشہ اپنیوں کی مدد سے مکدوں مکون پہنچانے لے رہے تھا اس دن مرکس..... اپنی کامروں میان شروع کر رہے ہیں۔ عالم فاض بھی ان دلائیک کا کوئی جواب نہیں دے سکتا اور دلائیک اسی طبقہ میں ہے کہ اب اس کے ابادارے کر کر آیا گیں گے، تیجہ یہ ہو گا کہ ہمارے نظریات میں دوسری میں بتائی گئی جو خدا کے ملک ہونے شروع ہو جائیں گے اس اسافر ہو گا.... دلائیک کی خالی میں آپ کی دعوت نہیں اور اسی دعوت ایک دوسری صورت میں پوری طرح مرکم ہے..... کرتا ہوں۔۔۔ اپنیوں کو ان کی تربیت دینا چاہا کم ہو۔۔۔ اس ایک مکون کا دوسرہ کیا جائے گا تو ہر مرد یہاں یہ کہ کہ وہ غاموش ہو گی اور دلائیک خالی میں بتائی گئی تھیں اپنے تھیں کی جگہوں پر نظر آئیں گے اور اس بودھا۔ شیطان کے ایک ساختی نے خالی اس کے اٹھے اسی اسکے سامنے لے گئے ہیں کہ آئندہ چند سالوں میں ہماری جماعت میں ہی۔

میک ہے سر آپاک..... میں اس نالی کا مظاہر کر رہا ہوں اسی طبقہ میں کامیاب ہوں گے اور غیر محسوس مدد پوری ہو گا اور اس کے بعد اس پر مل پہرا ہونے کی مظاہری۔۔۔ اور اس پر انتہا آ جائیں گے۔۔۔ زیادہ سے زیادہ کا آپ کی خدمات ہمارے بے بہت کار آئیں۔۔۔ اب پہنچنے والے مکون کے سر..... بیان ملک کہ کہ ہر دل

نی موش ہو گیا۔  
دیری گذرا ہبت خوش ہوئی یہ سس کر... اس  
بیجو کے دری خارج کھڑے ہو کر بناش لے کر ہندے  
کام کیا ہے.... ان کے بعد ہمارے درست کھجور  
کھک کے نالہ سے یہ بناش لے کر وہ آئندہ ساونہ  
کس حد تک مدد کریں گے:

اس کے ناموش ہوتے ہی ایک ہبت مول دکان پر پیدا کیتی کے یہ سوت کا نٹا ٹاری ہو  
یکن اسی وقت ایک پوکھلانی جوڑ آوار نے ماری۔ اس کی نکلی اس رفی نوجوان پر ہم گیسیں۔ اس کے سے  
یک دم بدلی پیدا کر دی۔

سر، ہم لوگ مارے جا پکے ہیں.... وہ سانپوں کے ہمراستے بھی خون رسس رہا تھا۔  
بچتے ہو تم... شیطان نے گرج کر کیا۔

لیکن کہ رہا ہوں سرا وہ لوگ سانپوں کے غار  
بچتے ہوئے میں کامیاب ہو گئے:

لیکے۔ لیکہ تم لوگوں کے ہاتھوں میں پستل نہیں تھے  
بلکہ کافر تھاری انگھوں کے سامنے نہیں تھا۔  
اکھڑا ہوا یہک انہوں نے چال ہی اسی پل... سانپ  
کو ہدایت مرن چاہتے شروع کر دیے، ہم پوکھلانے  
کی اعتماد سے خاری اٹھا کر وہ گار سے مکمل گئے۔  
اکھڑے یہ وہ تفصیل بنائے گا.... سب لوگوں کے

پھرے انگارے کی مانند سرخ ہوتے پڑے گئے... پھر شیخلاں کی جاگ کے میں کا دوگ نہیں۔  
پستول سے بکھے والی ایک گولی نے آنے والے کی لمحہ پر ٹکرے رکھتے ہیں، میکن ان کا پہنچنا بھی کیا ایک  
کام سلسلہ ختم کر دیا، گولی اس کی پیشان پر ٹکری تھی۔ اسی باری ناکامی نہیں۔ ایک دوسرا چیلہ بولا۔  
ٹکرے کھا کر آنے والوں کی میں سزا ہے۔... ہم اپنے دو ٹکرے کی سزا کیں۔ ایک سینہ سپینوں کے خار  
وقت دوڑ پڑو۔... ان میں سے کوئی بھی پہنچا کر... ہم اپنے اعلیٰ کی سزا... ایسیں اسی سیدان میں ختم کر دینا  
پائیں۔

وہ سب کے سب غاردار تاریخ کی دیوار کی دیوار کی دیوار کی دیوار کی دیوار  
بچاک کھڑے ہوئے... دیکھتے ہیں دیکھتے سیدان قابلِ اعتماد احمد نے سندھ کے راستے فرار ہونے کا پروگرام بنایا  
مرت شیطان اور اس کے خالی پڑھے قلت پر ٹکرے دیکھ لیں۔ میں نہیں دوکیں لیں گے... اس کے پیسے یا تو  
یہ کیا ہوا، شیطان کے سامنے ہجراں ہجراں کام کر رہا تھا۔ میں دوپتا پڑھے گی یا روکا ڈیوار سے اور  
ہمراہ یہ دوگ بھی بہت بڑھے شیطان ہیں... انہوں نے بے اپ کر دوست ملک کر رہا تھا پر یہ نہیں  
وقت تک بہت بڑھے بڑھے بڑھوں کو ٹکرے فاٹھا تھا۔... "میں ان پر مرت اس وقت سکھ جائیں  
... ہجراں جیسے جو ان کے آگے ٹھنڈے ٹیک لے... جا بے بٹک کر وہ ان کے ٹکرے کی خندڑی دوڑ  
اور اسایہ کے منعوبوں کو یہ دوکیں پڑھ لیں۔" اسی کا دھر دھر پار کر گئے تو ان علات میں ہمارا  
بنائا تھے ان کے ٹکرے میں جو پیش کر مرت کی کھانی، اسی کا دھر دھر پار کر گئے گا... کیونکہ اس طرح عامی  
کی ان کے ٹکرے کی بھیں میں ہے... ایک دوپتا کام کر رہا تھا۔ اسے کی اور اسی احوال ہمارا دوست ملک عامی  
میکن یہ دوگ ہم پر فتح نہیں پا سکے، سیدان سے دوست ملک یعنی کے پیسے تیار نہیں ہے... دوں  
ہردوں کی طرف بھاگنے پر وہی نجود ہوں گے.... اسی کا دھر دھر، مرت اس کے پیسے پوری طرف تیار ہو چکا ہو  
تھا اسیں کو چکرہ دے دینا اور بات ہے۔ پہنچا کر دھر دھر ان وقت ملک کا ریزب کا پہنچے ہوں گے۔

شیخان کا ایک ساتھی اس پڑا گی۔ اپنے اپنے بیوی سر دوسری حرف سے پہنچنے کے انداز میں

چلیا ہیں جو نہ دوست تک کو داریں پڑھتا۔ میر پندھ بارس سیاں تک پہنچنے میں کامیاب ہو پہنچنے۔ تاکہ وہ بندہ از جلد کرنی۔ روکا طیار، پیچ کر دیتے۔ میر پندھ بارس سیاں تک پہنچنے میں کامیاب ہو میں حق کر دے۔

اپنے بیوی سے مسند رہیں۔ وہ ابھی زیادہ دور نہیں گئے۔

تو پھر آؤ۔ مم سیاں کیوں نکھلتے ہیں؟

— پس کہ وہ ہماری مسند ری جدود پا کر جائیں۔

یہ کہ کر شیخان نے ایک بیٹی چند لکھاں۔ میر فقیر کو دیا جائے۔

رخت پر سوار ہو گی۔ ساختہ ہی گھوڑوں پر ایک بیک۔ س۔ بڑھ۔۔۔ بیک۔۔۔ بیک۔۔۔ پندھ مسٹ تک ان کے اور وہ ہوا ہو گئے۔ اس کے ساختہ ہی۔ میر پانچ کی اخلاق آپ کو دے دی جائے گی۔ دوسری سی اس کے پیچے دوڑ پڑے۔ پندھ مسٹ میں بیٹی کے سامنے ایسا۔ اس نے شیخان کے سمت پندھ کر دیا۔ ابھی پندھ کے دروازے پر پہنچ پکے تھے۔ مب سے پہنچ پندھ کو کہا۔ میر نے اس کو اس کے سامنے ایک روکا طیارہ فنا کے دروازے میں داخل ہوا اور دوڑتا ہوا اور پندھ کے سامنے کیجا۔

○

میں پہنچ کر شیخان نے ایک بقدیقی تالا دی جو میں

سے ایک واڑیں بیٹت تکلا اور اس کی قوچیجی کو تکلیف کر ساصل کی حرف دیکھا، ہزاروں آدمی

کے پیے اتھ اگے بڑھا دیا۔ حرف پندھ تک کی تکلیف اور پنڈھ سنبھالے دوستے پلے آ ہے

کے بعد سلسلہ مل گیا۔ دوسری حرف سے کھوٹا کھوٹا

ہیسیلو۔ کیا ہمارے دوست ہم سے بات کیا ہے۔ الہ، جاذ کی رنگار بڑھائیے۔۔۔ بلدی کریں۔۔۔ کاش

ہاں ایس شیخان بول رہ ہوں۔۔۔

— مسٹ تک پہنچنے سے پہنچے پستوں کی بیرون

سے باہر نکل جائیں... خود نے پڑا کر کیا، میں اپنے بھائی کو ایسا نہ کیا اور وہ امداد صندھ فارمنگ کرنے لگے۔ پہنچے ہی رفتار بڑھا پکے تھے، انہوں نے پڑا کر کیا، اپنے بھائی کو امداد کرنے کیا اور دلپس جا رہے ہیں... تم لوگ ان کے پہنچنے سے پہنچے ہی فدا کر کیا، اسے اترنا روتے ہوئے ہوئے کیا، کر دو... میں بھی... ہم کچھ نہیں کر سکتے... اپنکی کامران مرزا

ہاں یہ شیکھ ہے گا... ننان دھان بروت۔ انہوں نے عرش پر پڑنے سے لے اور فارمنگ سٹولی کے لوگ ہیں کیا کیس گے... ہم انہیں کیا کر دی... دوڑ کر شامل کی طرف ہٹتے ڈالوں ڈالتے رہتے ہیں... روت پر گئے اور اپنے ہی ساتھیوں کے پیروت، نے اس پر ہر درج کا وقت آیا کرتا ہے بیٹی... تم کیوں گئے... فوراً ہی انہوں نے دوسرا مردی فارمنگ کیا ہے، پھر اپنی بڑی بیان میسان پھر آئیں گے اور پوری تیاری گئے... اور پھر وہ سب کے سب لیٹ کے ہوئے ایسا ہی ہو گئے۔ کر آگے بڑھنے ہوئے فارمنگ کرنے لے... اگر بھائیوں کو بھر میں ہو گا انکل کر ہم جہاز کا رخ دباد جہاز سے ٹکرائیں تو وہ پریشان ہو گے۔ اس دن کو جی... اور ان لوگوں سے جنگ کرتے کس خطرناک ہو گی ہے... جہاز میں اکتو سندھ کے سبھے ہر جائیں ہے... ہم کامران مرزا پریشان ہو کر بیٹے۔ میکن ہم کو بھی کیا سکتے ہیں، ایسا جانہ مزید بھائیوں کو تینہ پھانکیں گے... ان ہیں سے سوچ پکش پوری رفتار پر پڑا رہے ہوں گے۔ خود نے یورپ کو کامنے کے بعد جو بھی ختم ہو جائیں گے..... قربانی ہاں، انہیں خیر دیکھا جائے گا... فارمنگ میں جانی ہے اسکا بواب اپنے بھائی کو بتا کر ہم اپنی زندگیاں ختم کر کے پڑھے کوئی گول نہیں پڑتا ہے... اس کا خلاصہ ہے اس کا چاہ کر جاتے اور اس بنتی کو بھی... اس کو انہیں فارم کرنے کے موافق کم سے کم اعلیٰ سطح اکابر یا ہوتا... میز دل تو روئے کو چاہ رہا ہے:

اور سیرا بھی، فرحت لمحیں لمحیں آذان میں بول۔ اُنکے، لیکن... انہوں نے جہاز کے میں اپنے کئی ہم گرتے پہنچ دیں تھے کہ اُنکے سامنے کیسے کہیں، لیکن اُنہم جہاز نے گائے تھے۔ ہم یہ سوچے ان کے سروں کی تیاری میں صرفت ہو جاتی ہے، خان رخان ہدیہ بڑی بڑی ہے تھے، ان کی آنکھیں دیہت سے پھیل گئیں۔ آفراز میں ہوئے۔

شمن اب ساصل کیا ہے کہ اپنے گیا تھا، لیکن اتنی ہی دلچسپی کے عالم میں ہوں کہ جہاز کی طرف آتے دیکھنے وہ بھی ساصل سے بکھر اور دور پر پچھے ہے۔ اور اسے چند منٹ بعد گھر بڑا ہو ساں کے ہمیں رہا ہیں کیونکہ میدان چند منٹ بعد پہنچنے والی گھیان جہاز سے کچھ فاسد پر پانی میں کر رہا تھا اُنہاں پر نکلنے ہوا دھکی تھیں، پانٹ بھی ہاتھ پر لا کر گی ہیں، یہ دیکھ کر انہوں نے اُنہاں کا سامن پر بیٹھا، جبکہ اُنہوں نے پانی پر رہتا، لہذا ان کی نظریں بھی اُن پر ان کا یہ اطمینان زیادہ دیر پڑا۔ دلچسپی اُنہیں اُنہوں نے ہو تاکہ جہاز کی آفراز انہوں نے ایک روکا ہیا سے کی آفراز سنی۔

انہوں نے پوکھلا کر اور دیکھا، بیمار بھیں کی سی رنگیں تین جہاز ہر کوئی سے تھے... اس کے پر پچھے اُن کے ان کی فرست آ رہا تھا... اسے دیکھ کر ساصل پر موڑ دیا، اور بدینفع پانی پر تیرتے ہوئے مندر کی انخوشی میں وہ خوش سے اچھتے ہے۔

انپرست مجھیں... روکا ہیا کے آرایا۔ انپرست کا اُن رخان کی نظریوں سے چھپا دیا۔ جب اُن اور پوری قوت سے چلتے، انپرست مجھیں ان کے افلاط میں نہ رہتا، اُنہوں نے پانی پر اُنہم جہاز نام کی کسی بھیز کا شان سکھنی نہیں تھی۔ اُن روم سے باہر نکل آتے اور انہوں نے پانی پر اُنہم جہاز نام کی کسی بھیز کا شان سکھنے کو دئے گئے اور پھر اسی آنکھوں سے طیار سے کو جہاز کے میں اپنے اکٹے بیجا۔ دلچسپی کے عالم میں اچھتے کو دئے گئے اور پھر اسی محمد، فاروق، فرزانہ، آتاب، مصنعت اور فرحت کی جگہ اُنہم کو دئے دیکھنے کو دئے۔

نہ مارا ان کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہ ہو۔  
 اب اُن تقریباً سولہ دن ہرگز نہ ہوتے۔ دلوں پر جو  
 بیکم کامران مرزا پندرہ مور دن میں ہی ہڑپون کا بڑا مکان دینے لگتے تھے.... دوپہر کا وقت ہتا، وہ غیر  
 بن گئی تھیں۔ مگر یوں ہوتے خان کا حال بھی ہست پر ڈالا جائی تھے۔  
 ان پسکھ کامران مرزا، اُنکا بھائی، اُنکے فرزند اُنکا بھائی کا بھات ہے، آئی تو میرا دل باکل ہی دیکھا  
 پہنچے رات کے وقت پہاڑوں کی طرف گئے تھے، اسی وجہ سے: بیکم کامران مرزا کہہ دیتے تھے۔  
 اور پھر اگلی بیس بیسی جب ان کی واپسی میں ہوئی تو میرا دل باکل ہی دیکھا۔ اسی وجہ سے جب ان دو گول کو زندہ سلامت  
 نے پہنچے تو عمرت سب اُن پسکھ شاہ کو فون کیا، وہ پھر ملک پر ہجایا تھا، "مگر یوں ہوتے خان ہوئے۔"  
 ان کی پردیشی اور پڑھہ گئی تھی اُنیں بھی صاحب اور ڈی ایچ ایز فرم کھاتے ہا رہا ہے، میں مزد علی خان  
 ہی صاحب کو خون کیے، مگر یوں ہوتے خان کو بھی فون کیا اب ہوں گی۔ اُنہیں ان کی جیتنی کہاں سے دوں  
 پولیس اور نکتم سراپا سانی کے ملے نے ان پہاڑوں کو۔  
 مارا، میکن ان کا کوئی سراغ نہ ملا، پھر ان کی نلکشی اُنہیں من سے نہ نکالیں جاہل.... خدا کرے، وہ  
 لیکھ رہا تھا پر ہوئی.... دن ایک ایک کر کے لگتے پڑے کہ اکوں بیرون سے ہوتے ہوں۔  
 کئے مگر ان کا نہ تو کوئی پتا چلا اور نہ ان کی طرف کی رات دیوار سے کی لکھتی بی... دو گول پہنچے... گھٹنی  
 سے کوئی اطلاع ہی موصول ہوئی، تمام دوست اور اپنے املاک کے ٹیکرے میں ماؤس سا سنا۔ آخر مخدوم یوسف اللہ اور  
 عربی دغیرہ اُنہیں تسلیاں دیتے رہے۔ آئی بی ماجدہ اور نہادہ، کھول دیا، انہوں نے دیکھا، دیوار سے پر آئی بی  
 بھی تقریباً ہر دو ہرگز آتے رہے، میکن ان کے دل کو۔ اُنہیں اُنیں بھی صاحب اور دو اور اُپر کھڑے تھے۔  
 پہن کما۔ انہوں نے ہر ایک سے بیکھا کر دیا اور اُنہوں نے ہوتے تھے، آنکھیں ہست نکر سکتے  
 کسی نبودست صعبت میں پھنس کے یاں دندے۔ اسے دیتے تھے۔

”اُندر تشریف سے ایسے بناپ... بخرا ہے:“ بخرا کے ذریعے اس پر بھی جگا کر اسے سمندر میں غرق  
جگرا کر کما۔  
انہوں نے کوئی بواب نہ دیا، چنان اندر داخل ہوا۔ کامباہا ہے کہ اس چہار پر مشرق عالم کے مشہورہ  
بیگم کامران مرزا اپنی دیکھ کر پوچھیں... بخرا ان کی دلیل بخرا فرمائیں اپنے بھائی، اپنے بھائی کامران مرزا، ان دونوں  
دیکھنیں دیکھ کر ملکہ انداز میں بولیں۔

”معلوم ہوتا ہے، آپ کوئی خوش خبری سے گرفتار نہیں ہیں“ بیگم کامران مرزا پوچھائیں اور بخرا بخوبث پھوٹ  
اُتھے...“

”آپ کا خالی ملیک ہی ہے جاپی: آپ یہ بخدا اور برس اللہ...“ میں کیا سن دتا ہوں؟“ محمد پیغمب

”بخرا... آپ بتائیے... میں اپنے اندھا اتنا وحدت ان کا بخرا کامبیتی آواز میں کما۔“

”کوئی بڑی خبر سن سکی؟“ دو بولیں۔“ بخدا بخدا نہیں کہ یہ اطلاع درست ہو، ہم ابھی ملک

بات مواصل ہے ہے جاپی کہ بخرا بخرا ہے کہ اسے:“ بخدا کے ذریعے کہ اپنے بھائی کامران مرزا اس، بخرا چہار پر کس

کے پیچے ہونے میں ہیں شہ ہے، کیونکہ جن دوں کی دلیل ہے، تو مشرقی چہاروں کی طرف گئے تھے اور

کے یہ بخرا آئی ہے، ان کے پنجا ہونے کے بارے میں بخدا بخدا نہیں تھے تو اپنے بھائی بخیش اور ان کے

پچھے نہیں کہ سکتے: آذیجی دم آوار میں بودت۔“ بخدا کیا کام...“ یہ لمحتی دم کسی طرح بھی نہیں بکھرے،

”بخرا فرمادی کہ آپ یہ بتائیے کہ بخرا کہا ہے، بخدا“ بخدا مزید سفر کے عکس سفارشی کو بھی نون کیا تھا،  
بخود کا خیمد ت وقت کرتے گا۔“ بیگم کامران مرزا نے بخدا مزید سفر کے عکس سفارشی کو بھی نون کیا تھا،

”بخدا کے لیک دوست ایک بھر پر روانہ ہوتے تھے  
دل کے ساتھ کہا۔“

”چار سے دشمن ملک کے ریڈیو نے یہ بتایا ہے کہ بخدا ملک بھر سے اب بھک ان کی طرف سے کھلے  
چہارز ان کے عالم کی سمندری حدود میں تھس کیا تھا،“ بخدا ہے... اور یہ کہ انہوں نے میں دشمن ملک کے

”بخرا کہا ہے؟“

ستب تو یہ خبر درست ہی بھی باتے گی... اور اچھا جو ادمی فوت کی جانے والی بات سن کر بھوپال رہ گئے، اور ان کے پیچے غائب نہ پائے جاتے تو ہم پیارے بھائیوں کے ہاتھ سے بھوث لیا اور جھوٹنے لگا، لکھ کے ریڈیو نے کوئی لپ پھرڈی ہے: تو یہ میرے لئے کھوئے کھوئے اخواز میں نکلا۔ نے مردہ آواز میں کہا۔

”شیک ہے، لیکن اس کے باوجود یہ اسی نہ کہ اس بات ہے... اپنے کیا خبر سنی ہے؟“ بیگ کامران مرازا کے ہاتھ میں شک میں ہتھا ہیں اور تمام ملک دن بھر... جو ہیں۔

اس خبر کی تصدیق کرنے کی لڑکش کر رہے ہیں، اس سے اے... اے... خبر... کی تصدیق...“

ہم نے جو ایم قدم اٹھایا، وہ یہ ہے کہ ڈین ٹک بیڑا کامران مرازا اور محمد یوسف خان ایک ساتھ اپنے جامیوں سے بابطہ حکم کیا ہے... اور اپنے اسی ساتھ ہم کامران مرازا کی سے پیچے لاٹک گئیں اور کی تصدیق کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی کامن میں... محمد یوسف خان کا سر کر کی کی پشت سے سے جواب ہو چکیا ہے... ہم نے یہ اخراج دن کی کامیابی کی سمجھیں اسے اگھن لیکیں۔ آئی بھی صاحبنا فرضی جانا تھا، یکوئی گلی یہ خبر فدا خواست درست ہوئی تھی اور انہی کامران اکھنے کے لیے ان کی موت پسکے۔

پھر اخراج نہ دیتے کے پورم ہم ہی تمثیل نہ جاتے۔

اپ کا بہت بہت نیکری، یونہی جامیوں کی وجہ کوئی اخراج نہ تھا۔

اپ کے اخراج نہ تھا، یہی ضرور بتا دیجیے گا:

”ہم یادا ہی....“ ان کے اخراج دریان میں دیتے۔

اپی وقت فون کی لفٹنی بیتھتی... بے ہمیں کے ساتھ

میں آئی بھی صاحب نے یسپور اٹھایا۔ وہ رفتہ رفتہ

کر آئے تھے کہ کہاں جا رہے ہیں۔ فون ان سے بتے

بیل میں صاحب .... غیر تھے:  
مالکت کر نہیں ہی ہو، اسون نے بچے بچے اداز میں

## انگاری سی آنکھیں

ناہی صاحب نے دشمن مک کے دیوبو سے سنی ہوئی  
کہا دلہ بدلی آواز میں نا دی.... صاحقہ اسی یہ بھی کہا ہے  
بیکم جو شدھر کے صحن میں اداں بیٹھی تھیں، بیکم جو شدھر کے دلہ بدلی تھیں تھیں، اور یہ کہ انہوں نے تصدین  
کے سامنے والی کری پر موجود تھیں، اپنے بھائی پر موجود، اپنے بھائی پر اپنی شروع کر دی ہے۔  
فرزاں اور خان رحمان کو مکھ سے نکلے تقریباً سات روزاں پڑھتے تھے، بیکم خان رحمان اور ان کے پچھے سماں د  
چکے تھے، یکن د تو اب مک ان کی واپسی ہوئی تھی تھی، لے کے ان کی آنکھیں بیسے پھر اسکوں  
ان کی طرف سے کوئی اعلوچن نہیں، اپنے اکھیں مددانے کا امر ہو گئے  
گھوشی بھی۔ بیکم جو شدھر فروٹ مجھے لیتی کہ پر دھیسر دلدار آسٹھی تھیں تھیں..... یہ بیکم ہو سکتا۔ بیکم جو شدھر بر جی ہوئے تھے  
تیری سے اٹھ کر دعاوی سے پر گئیں اور چلنی گز دھا۔ اس کے بعد اس کا دلہ بدلی  
دیکھا دعاوی سے پر ن صوت پر دھیسر دلدار اور شاندیہ دلہ بدلی اور دلہ بدلی دشمن مک کی چال ہے۔  
بیکم خان رحمان دوی کے پچھے اور آئی تھی ملکاں بیکم دلہ بدلی ہیں ہیں ہے۔ دلہ کرے ایسا ہی ہو۔  
”تشریف لایے“، اسون نے راست دیتے ہوئے کہا۔ آنے والے۔  
”مجاہدی..... یہ یعنی صاحب اور خان صاحب یہکے بیالا ہے نے تسبیح کے یہے کیا علیہ اختیار کیا ہے؟“ بیکم  
ہیں... خان رحمان کے بیوی پچھوں کو بھی یہی لائے ہاں نہیں کو کو سنبھالتے ہوئے کہا۔  
شیں ہانتا کر کیوں، ویسے پیرا دل دھک دھک کر دلتے۔ اپنے اکھیں میں ہمارے بھی کچھ چاہوں م موجود ہیں، دم

لے ان نے بادبند قائم کیا جاتا اور اپنی نہ ڈیولی مرنی سے  
بعد از جلد اس غیر کی تصدیق کی جاتے... ویسے بیرونیں  
بکار کیں اگر لگ کر رہی تھیں۔ اون کا دشمن اون کے  
ہے کہ یہ جھر سو فیصد خلط ہے...  
اپنے جھر کا غرق کر دیا جاتا۔ بیمار اس بیماری کے پہنچنے اور  
میرا دل بھی یہی کہتا ہے: پہنچنے والوں  
خدا کرتے، یہی بات ہو... میرا دل بیٹھا جاتا ہے۔  
اس پر مولوں سے دیکھتے ہے... اس پر مولوں اس کے  
پہنچنے بولیں۔  
اسی وقت فون کی لمحتی ہی، آئی میں ساپ نے پہنچا۔ اس سے اپنی کوئی یہ تو نظر نہیں آتا تھا... اور نہ  
اٹھتا اور دوسرا طرف کی بات سننے شے... ان کے پہنچ  
نگ تیری سے پہنچتا ہوا تھا... پھر رسمیروں والے  
کاموں نے اعلان کیا تھا کہ یہ جس تین دن تک ملک میا  
کا پہنچنے لگا... ان کے من میں سے تھا۔  
اسیں میں... میں... یہ نہیں ہو سکتا:  
پیغمبر ان کے ہاتھ سے نکل گیا اور فرش پر ادنیا کی دنیا، ملک اور دو اور دوسرت ملکوں کے ہیں کو  
گلا۔ پہنچ جیسی پہنچی آنکھوں سے اپنیں درکھ میں تھے... اور یہ دوک ہوت  
اس نہر..... کی تصدیق ہو گئی ہے۔ آئی میں ماب  
بلان کے پہلوں اور پہاروں کو ان نہیں دیکھوں کا انعام  
لے ملکوں سے کما۔  
نہیں!!! پہنچ جیسید پھر اپنیں۔  
یہ... یہ خلط ہے۔ پہنچ غافل دھان بیسی...  
صرف اور ناز دھاڑیں مار مار کر دوئے گے۔  
اپنے ہاتھ سے دوست لکھ کے مشور دیکھوں



اس کے اس بھلے کے ساتھ ہی اس کے بھلے سے پہلے اللہ، میکن کے سعدم تا کر یہ مری یہ خواہش پوری شیں  
امداد میں تایاں بجاں۔ پھر ہاں کو اور سے جلا لیا، حداڑی کی، اس کی آواز میں حسرت تھی۔  
دیر بعد ہی ایک کار اور عل کے دروازے پر تاریخ نوافق باتیں.....اب تو وہ ول جنم دید اور

شیطان نے پہلے قدم اگے بڑھا اور ان سے کام جاتی شدید تر ہے اور کام کو محسوس ہیں ہے اور خوش بھی ہے اسکے لئے پہلے کام کے سلسلہ کیا۔

مذکور کی اہم ترین بھتیاں سور جہاں ود مس اسماں۔ اپنے میں ہماری تفہیم کے ہاتھ مسخر پڑ کرنے میں ملائیں اکبیر یقون حضرات کا بھی مد درستے تھرگوار

ایک بار پھر تایاں گنجیں اور تایاں کی کوئی مدد نہیں لے سکی ہے... اپنے مشرق ملکوں کے یارے میں اور میں جایا گیا، اس کے بعد چند غامیں جان اور بھی نہیں کیے جائیں۔

بھر یہ سب عمل کے مال میں ؟ اگر یہ ممکن ہے۔ اسی دلت نے اپنے ایڈن کے باستے میں جو کچھ بھی معلمات فراہم کیں، آئیں

میر شیخان : تم اپ کا بارک پاد پیش کرتے ہیں اپ کو نذر است سست ہوتی ہے تم یہ فاضل بھی شاید

ان دشمنوں کا خاتمہ کیا ہے جو یہرے ہاتھ سے بیٹھا تھا۔ اسیں مل کر کے ہر صرف یا کہ مال میں مل کر لے

ہر بار پہنچاتے ہیں۔ یہم خاص طور پر مسلمان عوام کے  
لئے حکومت کا ایک بڑا بھروسہ ہے۔

اپ سیرا یا لانہ دینہ رہتے ہیں...، اسی سے اکثر اور ہم ان کے وہنzen کی مدد کرتے ہیں، اپس اور انھیا، پھر بولی۔

اپ یہ خدا ہے کہ ہے ... انکھیں بھی دبے کیسے ، مگر پردو کریں گے ... میرا مطلب ہے اپ ہیں = انکر جو شد کے پیٹے گھوڑ نے کوٹ دیا تھا ، دبے کا (ا)

Digitized by srujanika@gmail.com

اپنا اصل پھر نہیں دھکایا گے: بیتال نے ہیں کر کیا۔  
دیس اگر یہ سیاہ یا سب مار جی دوں تو ہیں اپنے  
لے کر جان مشرب بیتال، وہاں میں: ماہیں نے پناہ بھے  
میرا اصل چھو نہیں دیکھ سکیں گے۔ شیطان نے اپنے  
کی جہاں میں کیا انحراف ہو سکتے ہے: براٹ  
انداز میں کھما۔

گویا آپ پھر دکھان ہی نہیں چاہتے : اسایہ بدل۔ بت فرب اے ہوتی نا بات ... تب پھر میں اس کا  
یہ بات نہیں، میں اپنے درستون کو پینا صل ہو، اعلان کروں گا... آپ کو تنقیم باعثہ انتہا رات فے  
مزدود دکھاؤں گا، میں آپ کو نہ لاؤں کس طرح کر سکا گا۔ آپ ایک بھاری تنخواہ دے گی۔

کے پانے والوں کی بڑی کامی کے بوجھتے اپنے... ایک تنظیم کے پاس بے تاثا دوست ہے، اور انہیں بچھے بتا سکتے ہیں یا عملی طریقہ اپنے کام دکھانے کے لئے اسے ہر سال قائم ملکوں کے سینٹ کر لائی جائے۔

.....بے اپنی سری.....ارسے... وہ بات نو دریاں  
.....کلی... سفر شیطان... ہم آپ کا اصل چہرہ  
.....مدد پیام... چیتال نے خوش بو کروں۔

میں پاہتا ہوں ... آپ میری حکایتیں میں باخدا، شرکاء... اے یہاں  
ہو جائیں ... آپ لوگوں کے ملکوں کو خدا بھی اور جس نے  
آئا ہے کجا، رات کے اندری سے میں بب سے  
ہو گا، یونکر وہ دل و جان سے ہمارے ساتھ رہے۔ اور ہر یادیں گے اور میرے پیلے بھی مجھ سے  
ہبھوں ہات تو شیک ہے ... پیدا کم از کم ہے اے ... جہاں گے تو میں اپنے چرسے سے غائب ہتا  
ہات حضور ہے ... بھتیاں بولا۔

دنی آواز میں کہا۔

چیزیں شیک ہے، برات ٹو سے بولا۔ اور ان کی فون کیا، فائل ایس ۱۷ کے سلسلے میں اس کی پیداد ہوئی گئی تو میں آپ دوگن کی شویرت کا علاوہ کوئی دوست بھی نہیں تھی۔ اس کے بعد سیاہ رہنگ کے، ہیرے کے جسے ہوتے شیطان ہیں آپ میں اپنی دوست آمیز لمحت کو ڈال کر پھر بیرون پر نگائے جائیں گے:

۱۰: آپ دوگوں نے ہے نیس ہتھیا کر لپکر پھر اسی سخنی نیز، ہمکارہ آنا جاسکی تادل سن دیا ہو۔ اپکار کامران مزا سے آپ دوگوں کی ہمیکوں کب ادک دیا ہو۔ اسی واقعات کو سنتے سختے رات کا ہوئی دشیطان بولا۔

۱۱: آپ سنتا پسند کرتے ہیں تو ہم بتلتے دیتے۔ اس سے اجازت سے کر رخصت بھی ہو گئے، میں ضرور سخن لگا۔... دو ہمیکوں تو سی... میں دو ہمیکوں اسے یاد نہ رہا۔ اور رات کے ۲۴ ہو شش میں جا سوتے والے کن سایہوں کے ناکٹے دیکھ دیا۔ اس ناوارش ہرا تو شیطان نے کہا۔

اور وہ باری باری گرد سے ہوتے واقعات سنتے۔ اسی سے اذل بیٹاشا بھی تو نہ ہے ان دوگوں سے نہ یہ واقعات بیوال سے مژوڑی کیے، پھر کمال آنکھ اسی خاتمہ، اتنا بڑی بھی سبک ان کے ہاتھ کی چل بھی تیا۔ دونوں کس طرح ان دوگوں کے ناھروں ہلکے شیطان نے کہا۔

اس کا ذکر بھی تفصیل سے کیا اور پھر اپنے ڈکھ دیا۔ میں انکا ہم ان سب سے پھٹکدا حاصل کر کے پھر پر دفیر اغلاک چاہ اور پر دفیر دادو کے اخواص دیکھ دیے ایک بیان سانس کھینچا۔

ہر لے واقعات پر آگی اور آخر میں بادی دامت اسی آپ کے فزانے کے سطابن رات کا آخری پھر

خروع پڑ چکا ہے، اس یے اب آپ ان کاٹے کپڑے جگہ ان کا تم خیال ہے اور یہ اپنے نظریات کو پوری  
تجھات حاصل کر میں۔”  
ہم صبور... میں اپنے اہم ترین سماں پر میں چاہتے ہیں جاکہ ان کے ہم خیال و گول کی  
خروع پوری کروں گا...“شیطان بولا۔  
ایک بُٹ تجَاب اس سے پسے کہ آپ نقاب سے میں میں کس قدر کارامہ ثابت ہو سکتے ہوں.....  
... ہم اپنا خیال غاہر کرنا پسہ کریں گے: میں اپنے خیال اپنے ہم خیال میں بُٹے ٹاک سے بات  
حکل مکون کی سرحدیں اپس میں ملتی ہیں ... انہوں  
کر دو۔  
خصور صبور... بھے خوشی ہو گی: شیطان نے اس اذنا مودہ کے قریب پہاڑوں سے گھری اس دادی  
میں بکھر ہوں کہ اپ ستر بلوٹا ہی ہیں: بُٹے ٹاک نے لہا بید کوارٹ تعمیر کرنے کی بیازت دے دی۔  
میرا بھی بھی خیال ہے: اسایہ نے کہا۔ اس میں بھئی تعمیر ہوئی.... اب میں اپنا تجَاب  
جب کہ میرا خیال ہے کہ مشرب بلوٹا پیس مدد کرے گا۔  
میں ٹاک ہو گئے تھے اور اب ان کی جگہ ایک نے کہا کہ اس نے سیاہ کپڑے آتا ویلے ... انہوں  
ستر بلوٹا نے لے لی ہے: بُٹت نے ہوا۔ بُٹاکن کے سامنے گویا سونے کا ایک بت بیٹھا گا۔  
مشرب بیٹاں اور اس اسایہ کا خیال درست ہے: ساہرات جسم پر سوتے کے پرے منڈھے ہونے  
میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا، اپنا خزانہ بُٹے ٹاک سے بُٹے بیٹوں کی دشمنی میں اس کا جسم جگ  
سے چانے میں کامیاب ہو گیا تھا... میرا بُٹے ٹاک کے کرنے کا کہا۔  
میں پوشیدہ رہا۔ میں نے بیاست ٹیکو کی حکومت کے زمانے میں کر کر کے  
پھر میں نے جب دیاست ٹیکو کی حکومت کے زمانے میں کر کر کے  
پڑھ یہے اور یہ معلوم ہو گیا کہ دنیا کا ایک بُٹا ہے۔ میں ... ہم تو اپ کا اصل چہرہ دیکھنا چاہتے

جسے۔ پہنچے تو میرے اس چہرے کو خورے کے دیکھ میں بینداز  
بینداز۔

## ہولناک جنگ

امنوں نے دیکھا۔ سوتے کے پڑوں... میں ہمہ بی  
بیجاں قسم کا لگ رہتا، اس کی بڑی بڑی بنداری  
انگلیوں میبت ناک لگ رہی تھیں... اس کے انہیں  
کی انگلیوں سک پر سوتے کے خل چھٹے ہوتے تھے۔ اس کے دندان سے میں انکشہ کا مردان مرزا، غان رحان،  
و سر سے پاؤں تک سوتے میں غرق تھا۔ اس کے دندان، نخود، فزانق، فزاناد، آفتاب، آصفت اور  
امیں وہ اس کی طرف چرت بھری نکلوں سے بکھر کر کھلتے تھے، ان سب کے جھوٹ پر شیطان کے  
ہی رہے تھے کہ ان انکارہ کی انگلیوں میں چرت سے لگ رہے تھے....  
دیے جل اشے۔ اس کا من اس وقت تاں کے دندان  
کی طرف تھا، جیکہ باقی تیزون اس کی طرف من کے پہنچے تھے۔ اس  
نمے ساصل پر پڑی ہوئی داشوں کے پہنچے تار  
تھے....  
چرت میں ہر لمحے اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اب تاں  
اساں اور برائش ڈے بھی چرتان ہوئے بغیر کہ اس کے دندان  
اور دروازے کی طرف رہے۔  
امران مرزا صرد اداز میں کھٹے چڑے گئے۔  
وہ سرا نمر چونکا دینے والا تھا۔  
لے۔ لیکن تم پڑے کیجئے گئے۔ شیطان ہکلایا۔  
کامیاب سیدھا سادا جواب تو یہ ہے کہ کیسے اللہ

رکے، اسے کون پچکے..... دوسرا بواب یہ ہے کہ میں اس وقت اکابر کو بھروسی سی آگئی۔ اس نے اداس بھے جب ہم محمد کا درج کر رہے تھے، ہم نے سندھیں پھٹا کیا تو ہمیں کی خواہش بھی نہیں ہی کا وہی نہیں، یہ کوئی بھائی جہاد پر بیٹھے رہنے کی صورت میں ہم نہ اکابر کے بعد بھے اب بھین کی خواہش بھی نہیں ہی سے کسی کے پیچے کا اسکان نہیں تھا۔ اپنکر کامران مرزا بتا۔ ”..... اگر میں تمہارے ہاتھوں شہید ہو جاؤں۔“ تم میں اپنکر جیفہ نظر نہیں ہے۔“ اسکل ہے ہے کہ اس وقت تمام سماجی تکمیل میں اپنکر جیفہ نظر نہیں ہے۔“ اسکل ہے ہے کہ اس وقت تمام سماجی تکمیل میں اپنکر جیفہ نظر نہیں ہے۔“ اسکل ہے ہے کہ اس وقت چار یا ان موجوں ہو، ہم نویں ہم بہت دیر مک پانی کی سطح کے پیچے تھے ہے نہ نہیں۔ اور تم صرف چار یا ان موجوں ہو، ہم نویں ہم ذرا ذرا دیر بعد سہ ہاتھ جاہک کر ساصل تھے اس ویہتے ہوئے پستول ہاتھوں میں یہے ہوتے ہیں۔“ میں ذرا ذرا دیر بعد سہ ہاتھ جاہک کر ساصل تھے اس ویہتے ہوئے پستول ہاتھوں میں یہے ہوتے ہیں۔“ جب تم لوگ ساصل سے وٹ گئے تو پھر ہم ساصل پہ اکابر کا اور اس کا بات ہے کہ تم ان لوپتوں سے بھی ..... اس وقت ہم نے دیکھا کہ اپنکر جیفہ ہم میں نہ ہے، لہذا مکو گے.... ایک ہم خارج شروع کرو۔۔۔ تاکہ اپنکر کامران مرزا نے دکھ بھرے بھی میں کما۔“ اس وقت کمال گھرے ہوئے شیخان نے ہس نکیا ہے کیا ایسیں تیرنا نہیں آتا تھا۔“ شیخان سے ہس کر پوچھا۔

”طلب کیا تم پر گزیاں اڑ نہیں کریں گی۔“  
”اوہ بہت ہترین تیراں ہیں۔“  
”تب پھر کوئی ہم میں ان کے اوپر پھٹا ہو گا۔“ اس نے اس نگے سے آئے کو دیکھ رہے ہو۔  
”نے تھاں عالی کیا۔ پھر بولی۔“ ہر عال مجھے خوشی ہے کہ تمہل بیہل کی نظر دانتے وال شعائیں پھٹو رہا ہے،  
”بچ گئے۔ اب میں اپنی خواہش پوری کر سکیں گی۔“ صدر اعلیٰ کی موجوں میں ہو بھی کوئی پستول سے بکھے گی  
”کیسی خواہش۔“ اپنکر کامران مرزا کے من سے ملک اور برس میں کفر فرش پر گز پڑے گی، اگر بھین نہیں  
”میں اپنے باغ کا استقام محدود سے بول گی۔ یہ کہ کہاں کہاں دیکھو۔۔۔“  
”اس نے اپنا دہے کا باگہ ان کے سامنے کر دیا۔“ اکابر کامران مرزا نے بے بھین کے عالم میں پستول کی نال

کا رخ شیطان کی بند کر کے ٹریکر دیا، فارجہ جواہر ملک اُنہوں نے اتنا انسان پھرے ہو: شیطان مسکنا۔ کی اواز ساتھی دی، لیکن شیطان کھڑا مسکنا۔ اور اپنے کام حلکی میں ہو تو کیا ہے۔ میں کہنا ہی پڑے پر واقعی تھوڑا سا پچھلا ہوا میسر گی تھا۔

«اور اب... پونکھ تھارے پتول ہے کار، جس کا پتول ہے میرا خیال ہے، یہ کمرہ مادوئی پر ووت بھی ہو گا... میں اپنے شاہی دستے کو بلایا ہو ہوں... تینگر دہنیں پہنچائے تو اور کی ادا نیبی پہنچیں ہیں جا سکیں گی: اپنکش کامران مزا ہیں کرے..... کل ہم تم سب کی باتا دادہ قربیاں کلیں گے، اور ہم سے مسکرا کر کہا، مگر ان کی سکدیت بھی ہوتی ہے کہ کہ اس کا ہاتھ اُرسی کے دستے میں لے لے جائے۔ اپنکش مرید کا غم اپنیں کھاتے چاہتا تھا۔

پر پڑا۔ دوسرے ہی لمحے یادت میسے شردار لا یک اور اپنے اس سے تمیں کیا فائدہ پہنچ سے گا؟ بنتے لگا۔ اپنکش کامران مزا نے چند لمحے کے لیے پہنچا۔ اب تمہارا حکم کس طرح سن سے گا؟ اور پھر تیری سے موکر ہاں کا دروازہ اور سے بٹاکیا۔ اُنہوں کی ٹکر دکرو... ہم تم دو گوں کی گرفتیں مروئیں دیا۔ اس کے بعد جلدی جلدی اس کی بخشیاں ملکتے ہیں۔ اور دروازہ بھوٹے کے پاسے میں سوچیں گے۔

یہ کیا کر دے ہے ہو؟ «الا دم بیع چکا ہے، تمہارا شاہی دستہ جلد ہاں پہنچو۔ تم یورہت ڈسے کی خرو... منور علی خان اور جانے گا، لیکن اس سے پہلے ہم تم سمجھ پہنچاں گے۔ اُن پیشال تم دونوں کے ذمے ہے... شیطان سے انہوں نے کہا۔

لیکن پڑ کر تم پھر بھی نیس جا سکتے۔ اور شیطان کی فٹت گئے۔ شیطان نے اپنی ٹکر سے پردا نہیں، ہم تو مرنے کے لیے ٹکرے نکلے ہیں۔ اُن کی گوشش بھی نیس کی۔ میں اسی وقت عمل برائی کی جو دوں کو قشتم کر ہی دیں گے۔ اپنکش اور اُنہوں نے شور سے دھر دھرم دیا گیا۔ یمنوں ٹکوں نے ہوئے۔

پرہلیم کے مطابق جلد کر دیا۔

اپنکشہ کامران مرزا کا یہک ذیر دست ملکا شیطان کے  
کھوپڑی پر پڑا اور پھر وہ ملکا کر دے گئے، انہوں نے  
پناہ نامہ درسے وفات میں پکڑا یا اور فرش پر بیٹھنے پر  
انہیں پول کا خاتمہ میں سے انہوں نے کسی پتکا بڑا کے پترے کے  
بڑے دار میں کر لے چکا، ابھی تک تینوں میں سے کوئی یہک  
بت پر ملکا دے سا رہا ہے...  
”پھر جلد کرد، اپنکشہ کامران مرزا.... اس سے زندہ جوت پر  
مخالیر تم نے اپنے زندگی میں کبھی نہیں کیا ہوا گا...“  
”خافب، امتحن اور فرحت برداشت ڈے سے بھرتے  
میں نہ باختہ ہلاوں گا،“ تم پر کوئی دار کروں گا،“ ملکا  
کوئی دار دو کرنے کی کوشش کروں گا.... اس کے باوجود اس  
مکثت نہیں دے سکو گے۔“

اپنکشہ کامران مرزا سچ میں ڈوب گئے کہ کیا کریں، کسی  
انداز میں حد و بستے خطاک اس خاتمہ میتال کے مقابلے  
من سے جلد کریں، کیونکہ پیٹے گئے نے انہیں برباد کیا  
کہ اس نام اور خان رحمان تھے..... میتال ان کے کنٹی  
حقی کر شیطان جو کچھ کہ رہا ہے، غلط نہیں ہے۔ انہیں کہا  
گیا میں نہیں آ رہا تھا۔ انہیں پختے دے رہا  
ہے انہیں دیکھ کر شیطان نے یہک تمقہ لے گیا اور پیٹے میتال  
ساقیوں کی طرف دیکھا.... وہ میں حضور میں بٹ لے گئے  
کہ کسی مرض سے عذر کریں،“ ابھی ہرگز رہے شے  
بھیجن آپ دوں یورنی سمجھت کر رہے ہیں، میں کیا  
کہ اس وقت انہیکھ جو شہد میں موجود ہوتے، کم از کم دو  
لیکن انہوں نے جیسے شیطان کی بات سنی ہی نہیں،“ اچھاکہ ان کے  
کہ اس زور دار خیال تیا۔ انہوں نے بخار ہر خڑتے

ہوئے نہیں میں کہا۔

بھوئے بچے میں کمل۔ سنبھل شیطان میں حمد کرنے لگا ہوں۔ اسکے پس اپنے دل کا تھا تو شیطان نے اٹھا کر بیٹھ گیا۔ اب درعاوہ دھرم وعدوں کی ۷۶۰ آؤ۔۔۔ اسی انتظار میں تو ہوں میں۔۔۔ شیطان نے اٹھا کر بیٹھ گیا۔ اب درعاوہ دھرم وعدوں کی ۷۶۱ بھوئے بچے میں کمل۔

اپنکے کام کرنے میں ایسے کھوئے ہو گئے۔ اُل بہت بڑا ٹکڑا کرنے کا ہوں، اس ہادم پنچ نہیں سکے گے۔

اس میں جگہ کی کوئی کمی نہیں تھی۔ اس دروازہ کا ہال سے کچھ بھرپور دکانیوں کی کوئی بھی برقی اور اگر تمہارے وارے پنچ نسل کا پہ نور شور سے دھڑا دھڑا ہے تو یہی تھی۔

ایک منٹ صدر اپنے کاموں مزاج میں خدا کا پل کاموں مزاج دوستے ہوئے اس کی طرف گئے۔ ان کا

کو ہدایات دے دیں۔ اس نے مولازے کی فون اٹھا کر اس کو دیکھ لے اگے نکلا ہوا تھا..... دل الحیان اگے کی چھٹے کام سے میر رکھے ہوئے ایک ہائیک کی دل دیکھ لے تھے اسکے پنگلے پر بیٹھ کر شکار ہے۔

بھروسے کما۔ پھر بیز پر رکے ہوئے پیٹ میں بند تھیں  
کل جوں تھیں، بھروسے ایکھیاں مشی کی تسلیک میں بند تھیں  
بڑھ گیا۔ اس نے ماچ کا ایک بیٹھ دیتا اور اس کے  
انہیں بالکل ایسی نظروں سے دیکھا ہے کوئی نہ تھا

مکرم اور اطیان سے دروازے پر کھلے ہوئے۔ مکرم پر ٹول آور ہو رہا ہے... انکشاف کامن مرا زا بیدے چکر پری ساری سے۔ اگر میں نے ٹول، میں اپنے نام کی تائید کر سکتا ہوں۔

دیکپ بچک لوئی جا رہی ہے، اور ہم سے درجہ کیا کرے؟ اس کے اور پھر اپنی دونوں انگلیاں بجلی کی سی پائی۔ تو ہم خود دروازہ کھول کر ان لوگوں کو تسلیت فرمائیں۔ اس کی آنکھوں میں سہونک دیں۔

کر دیں گے اور اگر انہوں نے ہم پر حجت پال لے تو ہم اسی تھے ان کے ملن سے ایک بھٹکی بھٹکی بیچ سکا، بھٹکی بھٹکی کرنے کے لئے بالکل ازاد ہو گئے۔

ان لئے تھے جس کی وجہ سے ان کے انتخابیں بے کمی فولاد کی پیزی سے مکاری سے فرید اسلامت یہی ہیں کہ تین ان کی تسلیم ہوئے۔ یعنی نے آنکھوں پر بھی کسی کشش پیسی پیزی کا

کا موقع نصیب نہیں ہو گا، اپنیں ہم ہی مکانے لے لیں۔ ہماری خا اور یہ غول بھی سخت جیں خدا، لہذا کچھ کچھ کر لیں آت کر دا۔

کے ہی کہ اس سے بین اٹ رہا۔ اگر مرا نے زبردست چوت کھائی، نمی۔ لیکن با

1000

بھر دے پہنچ پڑا کر فرش پر بیٹھ گئے اور غرفت ازدہ اندر ملکاں کے دالیں بازدہ پر فال دیتے اور بھر دل کے سے باقی تین ملازوں پر روانی کا جائزہ لیتے گئے۔ اسی اذکر کی پڑی۔ پند سینڈ کے یہے اسایہ کا باقی بے کار ہو آئی اور اپنے سائیلوں کی ٹکست کے آثار صاف نظر آیا۔ مال فاروق کو یہ سوتھ اسی طرح ملا تھا کہ وہ فرزانہ رہے تھے۔ وہ نوٹس کر رہے تھے کہ اسی کا دل ان کا تھا جنہیں جو ہم ہرگز تھیں۔ محمود نے آؤ دیکھا نہ تاو پوری کا دل ہے۔۔۔ تینوں ملازوں پر جگ فرزانہ کو دیکھنے سے اچھا اور ایک مگر اسایہ کے سر پر دے ماری، ہر چکی تھی۔

اسایہ بھپت بھپت کر محمود، فاروق اور فروزہ کا خبر ہوا۔ وہ فاروق کا سوتھ سے اس کی آنکھیں بھروسے کی۔ اسایہ دی تھی۔۔۔ اس کی پوری کاشش یہ تھی کہ کسی لامبا تھاماتے ہیں را کھڑا کی۔ وہ شاید اس تکرے سے سنبھل جاتی، کی دوفون ہٹکھوں میں فولادی پنجہ گاؤ دے۔ اس وقت تک فرزانہ نے یہیں یہیں اسی کی ایک ٹانگ پکڑا کر

مودود کو پھانسے میں کامیاب رہا تھا۔۔۔ دوسری قلت ملکاں کا دھرم اسی کی خدا، وہ دھرم اسی کی خدا، اس کا لازم اور فرنانہ اس پر بھپت رہے تھے۔ وہ ایشیں صرف مالی امور سے خوشی کا ایک فخرہ لگایا اور چلا کر پڑا۔

ایشیں سوت میں کھنیاں بار کر دوڑ رکھنے کی کاشش تھے ملازوں۔۔۔ اس کے باقی سے پہنچے دیوبندی۔۔۔

مودود، فاروق اور فرزانہ تینوں غصے میں اتنے ہاتھ پر لے کر ہی اس نے اسایہ کی ایک ٹانگ پکڑا۔ فرزانہ تھے۔ کچھ ان پر اپنے والد کی گم شدگی کا اڑا۔۔۔ پھر وہی دوسری ٹانگ پکڑنے میں دیر د لگائی۔۔۔ اب صورت فرزانہ فرش پر چیخ نہ کر گئی۔ اسایہ کی کتنی اس کا خدا کیا کہ اسایہ کا دھرم یہی تھا، اس کے فولادی باقی سے پہنگ کی تھی۔ فرش پر گرتے ہیں "۔۔۔" ہے مدد ملکی خوبی ٹھیٹا پہنچا ہوا تھا، اور اسایہ کا صرف یادیں اتنا تھی۔ مودود اور فاروق ہو چکا گئے۔ ملکوں نے اسایہ کو کامیابی دی، دوسرے ہی تھے اس کا یہ باقی فاروق کے جانے والی نظروں سے دیکھا اور ایک سماں کا پنجہ، دوسرے لگا۔ فاروق چکا گیا، تاہم اس نے اسایہ

فاروق اسایہ کے دالیں طرف سجا۔ اس نے پوکشیں ملکی خوبیوں پر بھروسے کیا۔

مشابھش خاروق... ہاتھ س پھوٹنا؛ فرزاں چلائی۔ پڑھا اس کے دوڑ بیرون پر چھے۔ براث تھے کے وہ تو نیک ہے، یہی تم سبی تو کچھ کرو، اس فرزاں کے بارڈل کی بجائے بیرون سے جائیں۔ آناب میرے سر کا عیب بگاؤ دے کی... اور میرا سے تھیں خاروق کی ادھر کو ایک اخبار کیا اور دونوں براث تھے کی کمر بھائے کسی اور کامن نظر آئے گا؟ خاروق نے بھائے براث اپنے گئے۔ اتنی دیر میں براث تھے اپنی پیڑھ کو بھی میں کہا۔

مگرو... فرزاں... اس کے پیروں کو حفاظت میں مدد کر لائیں یہ تھی کہ کچھ زور دار جھکا مار کر فرخت

پڑھ زور لگا دو، ایک حماڑ پر جست ہوئے کی دری ہے۔ پھر اس کے ساتھ صاف آناب نہر اس سمعت میں بڑی طوائی کا نقش بدھ ہائے گا۔ اپنکا مرزا نے بند اداز بیکاٹ رہتے تھے، ان کی کوشش یہ تھی کہ کسی مرد میں اپنی بذیت دی۔ دوڑ نے ان کی بذیت بڑھن شروع کیا۔ اس کے پیروں کو پہلی طرف سے پکڑ رکھے وصال کر دیا۔ اب اسایہ خود کو ایک نئی مصیبت میں گمراہ کیا۔ اس مرد فرخت پخت کھانے سے پیٹ سکتی تھی۔

وہ اون فرخت اپنی گفت کو متھر مصبوغ کرنی تھی جو دی تھی

خوا... جوئی ہنسو نے دیکھا کہ اسایہ ان تینوں کے خدا میں اکابر کیا تھا، وہ دھوام سے گاؤ، یہیں گلائیں گلائیں کیے ہوئے تھے۔ یعنی دیکھتی خادی ہو گئی۔ فرخت اون سے یعنی دیکھنے پر بھوپال پر اس طرف فرخت کا ایک نے اندھا رکھنے کا کامی اور براث تھے کہ اس کے سر سے بھی ایک پر پختے ہوئے اس کی گردن سے پشت گئی اور پھر دوڑ کی کوئی بیکھ کر اتفاق اور اس سمعت بوجھا گئے، وہیں پڑھ کرتی پہنچ گئی۔ براث کے ہاتھ جوئی اپنی گردن کو پہنچا کر اون سوچا، پھر وہ پچے اس کے سر پر کئی خودکاری کیے فرخت کے یازدؤں کی طرف پڑھے، آناب نہ اسٹرائیں... یہ خودکاری کیہے اس قدر شدید تھیں کہ تھاں نے سوتھے سے فادھ اٹھانے میں دیر میں لگائی... کچھ بھاٹاکیں ایساں میں تارے نظر آگئے ہوئے۔

شہاں... قاب... اسفت... پند تحریریں اور... اپنے کام کے پیچے سے نکلنے کے لیے زد نہانے لگی... اس کام مزنا چونکہ اس وقت اپنی کی ہرن متوجتے، اسی پیے پڑتے۔ اپنے کو اس کی مدد کرنا پڑتے۔ تب کسی جاگر کو وہ اس امداد میں پکار اٹھے، ان کی بہارت پر دلوں لے فراز... پھر سے نیکی۔ اب براثت قسم ساتھ ہو چکا تھا۔ عمل کر ڈالا، پیوچکہ فرمت نے ایک ہارہ وہ جائے کے لئے اپنے کری دے مارو: اپنکر کامان مزنا یوں۔  
بادجود اس کا گل نہیں چھوڑا تھا... اور یہ اس نے اپنے کام کی بھروسے کو ایک بھروسے کی خود بھی خلد کیا کہ براثت قسم سے کام جنم ساتھ ہو گیا ہے۔ ملکہ چین نے نہ کہا، وہ براثت کے کی نیکت ہے... یہ شاید ہے جو کسی ہو گیا ہے: اس نے بھروسے کی خدمت میں پہنچان دکھان نہیں دے رہا تھا۔  
کر کھا۔

ہو سکتا ہے، یہ مکر کر دے ہو... آفیب امت... ایک آنہ ہوں... اس بار تم بھی میرا علم دوک نہیں کر رہے ہو... ہمارے پیچے نکلنے کے امکانات تو اب تک... اپنے کامان مزنا خواستے۔  
پاکل ختم ہو گئے ہیں، تم بھی کوئی رعایت دکھو، عالم بھی دکھنے کی ضرورت بھی کیا ہے، وہ ہنسا۔  
کی ہارش کر دو اس پر... کیک تو کم ہو: اس رکھے ڈال رہے تھے... البتہ غان رحمان اور  
بھریں عوس ہوا جیسے ان پر دیوالی طاری ہوئی، اس قابل مغلیں تھے... وہ تک دہ جیتاں کے  
براثت کے سر سے خون بھد کیا، اس کا جنم پڑا، اس اپنے دلخواہ کی دو کو پہنچنے کی لوگوش کر کے اپنکے  
لگا۔

فرخت... اب تم جب آؤ... الگ یہ اٹھ کر اس کا اپنے گویا اپنی نہیں نہیں کیا۔  
کرسے کا بھی... تو بھی اب ہم اے نہیں پھریں ہے... تم کیا کر رہے ہو، یوں کب تک کام پڑے  
اسفت بولا اور فرمت نے اس کا گلا پھر دیا، بھر پاپا... اپنے اتنے اسفت اور فرمت نے میدان مار

یا ہے۔ فاروق نے بھلائے ہوئے بھی میں کہا۔  
اپنا یہ بات ہے... تو یہ تو...  
یہ کہ کہ خود اور فاروق نے پری ہافت سے امایہ  
تالیکن مردشا خروش کر دی۔ اسایہ ہے مل جائے تھے تھی۔ فاروق  
بونک کی طرح اس کے ہاندو سے چڑا بوا تھا، اسی دونوں  
اسایہ کا باہیں ہاتھ کا مکالہ برداہ اس کے سر پر لگا  
جاتا چلا گا۔  
جھٹا... اور اس کے ناک اور سوٹوں سے عنان یہ  
جھٹا... خود اور فراز اسی یہ دیکھ کر پیدا نہ ہو گئے  
تھے اور اب بھروسے پھٹ زد لکھا تو اسایہ ملکا کہ  
ملانا بھول گئی۔  
خدا کا شکر ہے... کچھ تو سکون ملا: فاروق نے اسی پڑھ لیا ہے... فراز بے شک تم اس کے  
کام سامنے لے کر کم۔  
اما جان ابرات تھے الگے جان سندھ گیا ہے اس کا ان... کام مزد کرنا پاہیے: فراز نے خوش  
اے پتا چلے گا کہ خدا ہے یا نہیں۔ آذاب نے قیادت کیا در ٹانگ پھوٹ کر اسی کے ۲۴ پر جت گئی۔  
کیا...  
مری گذ... اب تم میں سے دو تو اپنے انکو کی  
کے یہ پہنچ ہادی اور ایک خود، فاروق کی مدد کی یہ اپنی موجود تھے۔ جیسا اب پاہی کے مقابلے میں مگر  
جی بھر، اسیوں نے ایک ساتھ کہا۔  
آہست خود اور فاروق کی مدد کے یہے جھاہی تھا: اب کہاں میں نہیں زندگی دوڑ گئی تھی۔ اس وقت

مکد وہ بیتال کے ڈنہ کھاتے رہے تھے۔ اب ہیں اس کے ہاتھ کا بچے ہیں؛ آفتاب نے ٹکر مند لہجے ہیں کہا اور  
ماقہ بہت تیرزی سے جل رہے تھے، لیکن دو گلکی دن کے پلک کارمان مرزا کی طرف ڑک گئے۔  
سے پہنچا، کرنے کے قابل نہیں تھا۔... تو ان وقت میں جانشیں سال سے بچے ہی بیٹھ لینے دو۔... اپنے کارمان  
میں اپنے جیشید میں موجود ہوتے تو وہ تھنا اسی بیتال سے مل کر جائے۔ اور ہر تیرزی سے شیطان پر جلد آئے ہوئے، لیکن  
لے پہنچے... جب کہ اس وقت اکٹھے پاپچ کو اس کا بھروسہ کھانا تھا، دراصل اس مرتبہ انہوں نے جلد نہیں کیا تھا،  
کرتا پڑھتا تھا اور اس پر بھی وہ تابو میں نہیں آتا تھا۔ اس کے تریب پہنچتے ہی اس کے کہب بازو کو دلوں  
اسکی دبر میں گھوڑ، فاروق اور خزانہ اسایہ پر پڑتی تھی۔ اسے پکڑا کر اپنی طرف کھینچتا تھا۔... شیطان کسی کے  
تابو پر چکے تھے... آخری کام چو فاروق نے کیا، تھا کہ اسی اپنے اسی طرف کھینچتا تھا۔... وہ  
ایک وزنی کوکی اٹھا کر اسایہ کے سر پر رے ہادی تھا۔ اسکے پس سے جگہ اور شیطان کو اپنے دلوں انہوں پر  
اسایہ کی آڑی پیچھے مدد دیجئے دل دوز میں... تیزی نے  
وہ تھیجہ: انہوں نے پوری قوت سے نعروہ لگایا اور  
اس کے فولادی ماقہ کو چیڑان ہو کر دیکھا۔... اس کے  
بازو کے ہاتھ میں ہر سکا سختا۔... جانے والکردن تھا۔  
لذکر، وہ ایک ساختہ بلند آواز میں بوئے۔  
کس طرح جوڑا تھا۔ ہر حال وہ اس سے غاریخ ہر کر اکا  
وہ غیرہ کی طرف ملا۔ تو دیکھا۔... بیتال ہری ہلکا چکا ہا  
تھا۔... کمر کی طرف سے اس پر نوب تکھے بیکس رہتے تھے۔  
اپنے پھر کو کشش کر، اپنکرو۔... تم نہیں جانتے۔...  
وہ بیتال کو پہنچا تو غان رحمان نور صمد علی غان اس کے کھر کی  
انہیں نے میرے اس پاس پر بہت بخت کو  
خبر پہنچے۔...  
بیکوں دستو۔... کیا ہماری مدد کی ضرورت نہیں۔... تم مجھے دس بار سمجھا کر پھینکو گے، جب  
تم لوگ ابا جان کی مدد کرو، وہ شیطان کے انہیں بہت بخت نہیں گے گی۔

نیکل کہاں مرزا کی سش کم ہو گئی۔ محمود، خادونی نے اسراز کی۔ فرزانہ نے دہشت زدہ نظروں سے یہ منظر دیکھا۔ اگر مالا یہ شیک رہے گا، فرزانہ نے جلدی سے کہا اور وقت اختوں نے بیتال کی چیخنے سنبھال دیا۔ اس کے پیش پر چڑھ کر اپنے لگنیں... بیتال چلتے ہی رپورٹ کیا اس کی ناک پر لگ گیا تھا۔ اس سمت سے اس کے علق سے ٹھٹھی لکھنی لکھنی نکلنے لیجیں۔ عارکہ مشور علی خانی نے اٹھایا.... اختوں نے دٹک رکھا۔ اندر زور سے اچھوڑ... جلدی کرو۔ سور علی خان بیٹے۔ ہوئے سر کی لیک ٹکڑ بیتال کے بینے پر دستے ماری۔ تب علی کر اس کے یادوں اور ٹانگیں دبائے بیٹھنے تھے پھر کیا تھا، وہ دوسری طرف ملاٹ لگا۔ اور یہی وہ کوئی بیتال انگیں بیٹھنے دے رہا تھا۔ عقلاں ہیں کہ اپنیں انتظام دھاتا۔ وہ بے مل کر اسے بھاگا۔ میں اسی وقت کمرے میں مجیدہ بیک پیٹک ٹھا آئے۔ سے بیٹھے۔ آفتاب اور آسمت نے اس کی لیک ایک ٹاہک بنا لیا۔

سونر ملی خان نے دہرمی، غافن رحمان نے اس کا لیکہ سراہتی پر خلد ہو گیا ہے۔ بازد چابو کر دیا، فرحت دوسروں کی طرف ہٹھیں، لیکن فیکلی مطلب..... ماداڈن... یہ تم کیا کہ رہے ہو..... ہی جہا میں اچھل گئی.... جیتاں کے یادوں کے جھبٹے ملکہ، رانج تو شیش پلی گیا: وہ ہبت کھود رہا تھا ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر تھوڑا، فدا ہلی دیکھ کر رہا ہوئی سرہ بھت پر ہزاروں بھنگیوں نے اور فرزان ان کی طرف بڑھے، تھوڑا اور خاروں نے بیکال کرا رہا ہے..... ان کے پاس بڑے بڑے جھاتے ہیں۔ کا یادو دیکھ پڑیا۔ اب مت فرحت اور فرزان فارم کرنا تو کیا ہوا، تم پستوں اور تواروں سے ان کا مقابلہ ہیس یا پھر اپنکر کامران حزا، لیکن ان کا مقابلہ تو شیط..... اور ان کا طافر کر دو، لیکن یہ آکھاں سے نہ تھا۔

چھوٹے تم کھڑے کیا دیکھ دہی ہو، اور کچھ نہیں تو اب کہ پتا نہیں پہل سکا، مدد اچھاک ہوا ہے، بخارے اس کے پیٹ پر اچھل کوڈ ہی خروع کر دیا، آنکھ سب ساہنی نیند کے عالم میں تھے... گویا شبِ نون

مادا گیا ہے، بیند کے عالم میں انہیں سمجھنے کا موقع نہیں بلکہ اب تم کرو... اگر شیطان مجھ سے اپنی نمائیں چھوڑتے ہو پہلی ہے... یہ لوگ مجھے پڑائے ہیں مدد دیتے تیراں... اور فرجت کو وقت کی زیارت کا احساس ہوا تو بینال کے پیش پر سے اُر آئیں لور دوسراں اس پر اپل پڑیں۔ فزانہ نے صرپر دو ٹین کریباں سے مدد آجائے گی... اُر آفری چینیں جبت ہو تاک تھیں۔ ان کے دو ٹینکے سے بہتر سزا آؤانی بند ہو گئی۔ اُر فرجت اور فزانہ شیطان کی ملت پر صحنہ پڑا رہی اسی سیست پر دے مارو۔ اُسنت نے پہلا

بینال کا فنا فتنہ کر دو، ایں ہر حال میں شیطان کو مدد کا پیغام دیتے ہے رونا ہے: انپکٹ کامران مرزا نے اسیت پر کوئی پیغام دیا چاہتے، اگر سیست توڑ کا اصر اخراج ہو جائے گی اور اسی صورت میں اس سے دوسرے دوسرے مدد آ جائے گی۔ انپکٹ کامران اپنی نمائیں چھوڑانے کے پیسے دور لگا رہا تھا اور بینال کے سامنے اُر کے دو ٹینکے سے اُر کے الچ بدری مرت قابو آیا ہوا تھا، بینکی اسی کے پاؤ جو اسے پکڑتے رکھنے کے پیسے انہیں پیدا نہ ہوگا پڑ رہا تھا... اُر کے نمائیں چھوڑ دی اور دل کی حرکت سننے کی

جو شش کی، لیکن کوئی دعویٰ نہیں تھا، وہ اس سے کے بارے میں  
یہ بھی ہم ہو چکا ہے.... ہو کہ میرزا کی مددگاری کی ہے اور وہ بھی رہے تھے۔  
اس کے ساتھ ہی، انہوں نے بیتل کو پھر لایا۔ شیخان نے پھر لہر کے عالم میں دوفون ہاتھوں سے  
ب کے سب شیخان کی طرف رہتے ہیں۔ دیکھ کر شیخان اور احمد کیا۔ اس کے ہاتھوں کی حکمات میں خوفناک کی  
نے فوراً میز پر سے ہاتھ ہٹایے۔ پہلے ہاتھ فرش پر ہٹا۔ پھر اپنے اس کا پہلا جگہ گود کے ہاتھ سے پڑ کا، وہ  
ٹکستے اور اس کے ساتھ ہی زور لگا کر پہنچ کاہنے کا رعن اٹ گیا، دوسرا سماں آناب کی پٹستان پر رکا،  
جانتے اس میں کس بلا کی طاقت بھی کہ اس کے سامنے مل جائے۔ اس کو اپھل کر دو، جا گا،... قادر  
ہی اپنے کام میرزا بھی اٹ گئے۔ جام، اس عاتِ نیا، شیخان دے کر خود کو پہنچا یا، اس کی کپیش پر جو سماں  
انہوں نے ٹھاکری نہیں پھرڑی تھیں۔ شیخان نے ٹھاکری کو دیکھتے تو اس کو کا، سمعت گھوم گیا، اور پھر  
یہکہ بروست جھکلا دیا۔ اب ان کے ہاتھ ٹھاکری ہے۔ پھر پہنچا چلا گی۔ صیبت یہ بھی کہ وہ جب اس کے  
وہ ٹکے.... دوسرے ہی ٹھیکان اٹک کر کھڑا ہے کیا۔ اس نے نارتے تھے تو پھر خود اپنی کو بھی بھی۔ اسی وجہ  
پھر خازلیں سیٹ کی طرف بڑھا، لیکن اس نے دیکھا، اسکے اہون نے ملکہ مارتے کی بجائے اسے دیوبخت کا پرکش  
نہیں فوج اس کے سامنے ٹھاکری تھی۔ اسی فوج کے درمیان، لیکن دوپھا تو اس وقت جا سکتا تھا۔ جب اس کے  
یہکہ سرے پر سور علی خان تھے تو دوسرے سرے پر دیکھا ہوا۔ یہ بات حسوس کر کے خانِ خانہ  
خانک رہ جان۔

ہم مر جائیں گے، لیکن تمیں سیٹ استھان کرنے کا۔ اس علی خان کا گے بڑھتے اور یہکہ دم پیچے بیٹھ کر اس  
امامتِ نیس دیں گے؛ فائدت نے پرسکون آواز میں کہا۔ خان کا ارادہ بھاٹپ بیا،.....، پہلے تو اس نے دیا  
گھوڑا، ناروں اور فرزانہ میں شیخان کے ساتھ ساروں کے لارڈ کی پھر تی سے سور علی خان کے دے مارا  
الذ کو سننے کے بعد ایک نئی روز دوڑ کی بھی جیلی، اسکے لئے کہتے پر دلکشا نور وہ فرش پر کی لارٹک رکھنے

پھے کئے، ساتھ ہی پائیں ملائکہ حركت میں آئی اور عاندھی کو پڑھا اور مجھے نہ دیکھا۔ اب ان کی لیکھ قلماری کی کھڑی میں گل۔ وہ بھی فتحیر ہے۔ اس دوڑان اپنے کام کیا تھی۔ شیطان کے ۶۰ تھے اور پھر آنند تھے، وہ ان کی سزا اٹھ بیٹھے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس کے بعد اپنے لئے بڑھتے کے میں پورا دور لگا رہا تھا، میں نے یا کام کیا۔ آگے بڑھتے اور اپنے دوڑان ۶۰ تھے شیطان کے میں پورا نہ کیا تھا اس کے نتیجے میں کے گرد پیٹا کر اے اپنے پیٹے سے پیٹا یا اور بیز جسے غلات ان کی پہلی نعمت تھی موریاں فرزاد کی وجہ پھیپھی کی جوت لکھنے کے میں نہ دیکھا۔

غادرق فرزاد اور فرشت نے ادھر ادھر کسی پیچھے شیطان پر مجھہ بھٹ سوار ہو گئی، اس نے اپنی دلیل کہنی کھاٹ میں نظر لگائی۔ اور پھر انہوں نے میں کریں اپنے کام کیا کہ امران مرزا کی پیشیوں میں دستے ماری۔ ان کے ہونوں غادرق نے اکو دیکھا۔ تاؤ۔ کسی کر اس کے سر پر دستے پیشیوں میں گئی، تاہم انہوں نے شیطان کو نہ پھوڑا، اب ماری۔ میکن یہ دیکھ کر اس کی سٹ کم ہو گئی اُسکی سرپر نے ہیں کہنی ان کی پیشیوں میں دیہ کی۔ اسیں گئی سمجھی۔ فرشت نے کہی، راست بھائی! نہ اپنے جو۔ تاہم وہ کام کوئی نوکیلا اور پیشیوں میں نہ کا ہو۔ اپنی کرسی بھی اس کے سر پر میں ماری، اس کا مشکل کہ جو انہوں نے شیطان کو نہ پھوڑا۔ میکن وہ یہ سوچی وہی ہوا، فرزاد نے اس کو شکش کو بے کار خالی کر کے بچایا کہ وہ اب اور زیادہ کہیاں پرمانت نہیں کر کسی پیچکے وی اور پھر دوڑ کر اپکھڑ کامران مرزا کی کامیابی کے لئے، اور لیکھ بار ان کے ۶۰ تھے اس کے گرد سے پڑھ پڑھ گئی۔ غادرق اور فرشت پھر نہ کے کرو یا کرو۔ اسے دیکھو اسے میں روک لیں گے۔ اس دوڑان کو کھڑ پر سے پکڑ یا تھا اور پیچے کی جوت لکھنے والی دستے ایسی اپکھڑ کامران مرزا کے پیچے لانی جیسی ہو گئی تو ترکیب زدہ دار سمجھی، بات غادرق اور فرشت کی کہ میں اپکھڑ کامران مرزا کے پیچے لانی جیسی ہو گئی فرا آگئی۔ غادرق نے دوڑ کر فرزاد کی کھڑک اور فرشت کی کھڑک اور شیطان اب بیز سے دور ہٹتا جا رہا تھا۔ میکن افادہ تو صرف اسی وقت تک مجاہد جب تک کہ اپکھڑ

کامران مرزا اسے پکڑ رہتے، اس دوہن شیطان ان کے بیٹوں کی طاقت میں اور یہ باس کس قسم کا سنا کر اس کوئی دمید کرنے کی تاریخ کر پکڑتا۔ اپنکر کامران مرزا اس کو بڑی نیس دیتا۔ ان محنت میں اپنکر کامران مرزا گئے.... ان کی پیلوں کا پتھر ہی بہت بڑا عالی تھا۔ انہوں نے رہے تھے کہ آخر وہ کون سا طریقہ ہے جس سے ہم نے خوبسی لی۔ تیسری کمی کئی سچے ہی شیطان ان کے ہاتھیں خیطان پر قابو پا سکتے ہیں۔ ابھی یہ زور آزمائی چاری تھی سے تکل جائے گا، پھر کمی کھانے کا کیا نامہ، لہذا ان کے دعاوے پر دنکر ہوئی۔

پتھر کو دھیری کئی ان کے دارستگت، انہوں نے یہاں

دم اخوت اس کے گرد سے بٹا دیے۔ وہ آگ کی صورت پورا زور لگائے ہوئے تھا، لہذا اپنی بھونکاں میں دھنڈا چلایا اور میز سے مکڑا۔ میز بہت وزنی تھا۔ اپنی بھونکے پر گھی میں اور نہ ہی اس کے پوٹ میں، لہذا نہایت احتیاط اس نے سیٹ کی طرف اونچا۔ اپنکر کامران مرزا پھر ان کی طرف بڑھے، فرزانہ نے ان کی کمر پھوڑ دی تھی۔ وہ بہت نیک طریقہ رہ گیا تھا کہ وہ شیطان کی چالیکی کی گئیست میں... انہوں نے یہی کیا...

اب پھر پتھر والی صورت میں، لیکن اس سے پتھر کر شیطان پتھر لکھا، محمود، خارون، فرزانہ، آنکاب، احمد اور بہت اس کی کمر پر سوار ہو گئے.... منور علی خان اور خان رہمان نے آگے بڑھ کر اس کا ایک باند پکڑا یا... خدا جائے اں

یہ کیا ہو رہا ہے :

میں اسایہ اور براٹ ڈے کر ہم وہ نہ کانے کا  
بیل... لیکن شیطان پر کوئی پیڑاڑ نہیں کر دی ہے...  
لہ کر فرزان نے جلدی جلدی پوری تفصیل سن دی۔

## پُر مُرَسْتَ آمد

لیکن با جان : آپ کمان غاب ہو گئے تھے:  
یہ بعد میں بتاؤں گا... تم یہ سن کر خوش ہو گے کہ  
دشک کی آواز نے ان سمجھی کو چھکا دا، فرزان کی پیشائی پر کامیابی ہو رہی ہے... جنگیوں نے مار مار  
بل پڑ گئے، دشک پھر ہوتی، اس بار فرزان نے پروش ادا کی، ان دوں کا بھروسہ نکال دیا ہے، وہ پچھے کچھے لوگ کو  
کہا کہ ہلاک کر دے یہیں... کہا...

میں غلطی شین کر دی... یہ ضرور ابا جان ہیں: ... تو آپ اس جو ہے پر پختے گئے تھے:  
یہ کہ کہ اس نے شیطان کے جسم پر سے دروازے کی، جل... سمندر میں چھکا گکھ کانے کے بعد میں اس سمت  
ظرف چھکا گکھی اور دروازے کی پچھی پکھن ٹالی۔ اور یہاں تھا... میرا خیال ہے... بت: وہ شیطان کو  
بھروسہ فرزان... کہیں تیس غلط فحی نہ ہوئی ہو، ضرور علی ہے... آپ دوگ اب تک اس کا مقابلہ بھیر رہتیا کے  
خان نے چکرا کیا، لیکن دروازہ تو کھل چکا تھا، درجے تی زندہ ہے یہ جب کہ میرے ہاتھ میں اس وقت اس  
ٹھے دایں ہاتھ میں جھالا ہے ایک آدمی اندر گئی، اس کا جانا ہے جو میرے ہاتھوں ملا گیا تھا... لیکن نہ  
ہی اس نے دروازہ پھر اندر سے بند کر دیا، اس کا یا سب بجائے سے شیطان صاحب کا مقابلہ کر کے دیکھا جائے،  
جنگیوں میسا تھا۔ اب جو انہوں نے خود سے دیکھا تو دنال انکھوں نے اپنے ہست اپنے موڑ پر آئے... میں  
انکھوں نے دشت دیکھ کر ان کی انکھیں یہت سے لاذھا ہو چکی ہیں... اگر آپ بخوبی دیکھ اور نہ آئے تو  
پھیل گئیں.

شاید میری ہست جواب دے چکی تھی؟  
اوہ کہ... آپ تو ذمیں ہیں یہ اپنکر جیش نے پرستا ہو رکھا۔ مولان تو یہ ہے کہ تم پیغام کس طرح دو گے... اب تک  
ہال ہے، وہ بوجے۔  
درستاد کے ہمراہ ساتھی تیس پیغام بھینے کی بحث نہیں تھے  
دوسروں نے بھی حکمرانہ اذار میں ان کی طرف پوچھا تھا۔ آپ تو ایک جانے والا تمہارے مقابلہ ہے:  
یہ دیکھ کر دھک سے دے گئے کہ ان کی قیضی بنتے کے پال اس بھائے کے بھائی مکھے اڑ جائیں گے احمد:  
اوہ... اوبہ... دیکھتے ہیں... کس کے مکھے اڑتے ہیں?  
تسب تو پاکب ہست جائیے... میں دیکھتا ہوں... ان شرم پناہا کام کرو... میں اپنا کام کتا ہوں: یہ کہ کرشیطان  
کا عذاب اسکت ہوں یا نہیں...  
وہ دل اس کے اوپر سے ہٹ گئے، اپنکر کامل مرا جکڑ بندی تیزی سے اس کے سامنے آ گئے اور جھالا تاک  
نے ان کے پشتے ہی اس کی ٹانگیں چھوڑ دیں۔ شیطان اپنے اس کی دلائل میں اور خداک نظلوں سے اپنکر جیش کی طرف دیکھنے لگا۔  
دیکھ کی رہے ہو مژر شیطان... تمہارا انجام تربیت ہے  
تمہارے سب ساتھی مارے چاپکے ہیں۔ آؤ تم میں قوت ادا  
بلا بالکل سیدھا گیا اور اس کی نوک دریان سے ٹوٹ گئی  
کرو... میں نے تمہارا یہ سانسی باس اس بھائے سے نہ  
بھاؤ ڈالا تو کھندا۔  
اک نظر اس کے پورے جسم پر ڈالی۔ اب وہ میر اور شیطان  
کی دیر ہے، تم بھی وگوں کو اپنے ساتھ لائے ہو، وہ سب  
نیست دنابود کر دیے جائیں گے اور تمہارا انجام تربیت

ایکی ہاتی ہے؟ وہ بولے۔  
”ججا تو میں آدمی ہوں... مجھے اپنے بھائے نے دکا؟“  
یہ کہ کہ اس نے ان کی طرف بلا کسی تیرزی سے چلنا  
لگا۔ انپکٹر جمیش پہلے ہی تیار تھے۔ ہاتھ سب لوگ برت  
اد رخوت کا بست بنتے اس توکھی جگہ کو دیکھ رہے تھے۔  
اتھوں نے دیکھا۔ انپکٹر جمیش نے بھائے کی توک میں شیطان  
کے پیٹ کی سیدھی میں کر لی تھی۔ لیکن شیطان کو بھا اسی  
کی کیا پڑوا ہو سکتی تھی... وہ بھائے کو کیا فائز میں لے  
اور پھر بھائے کی توک میں اس کی نات کے مقام پر لی  
سامنے پڑھ لے گئے... شیطان کے ملنے سے نکلنے والی چیزوں نے  
اور دونوں ہاتھوں سے بھائے کو سیدھا کرنے کے لیے پور  
دور لگا دیا۔ ادھر سے شیطان پہلے دور میں آیا تھا تب  
یہ ہوا کہ وہ بھائے کی توک کے سامنے اپر، اتنا چلا گی۔  
وہ سرسر ٹھیک اتھوں نے اپنی زندگی کا بیرت انپکٹر جمیش  
ویکھا، بھا باہل سیدھا کھوڑا ہو گی اور شیطان اس کے ادھر  
دنگا ہوا تھا، بھائے کی توکی ہوئی توک اس کے میں نات  
پر ٹھیک ہوئی تھی۔ خود کے عالم میں اس نے بھائے کے  
پہلے سے پہلے حصے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ دیا تھا۔  
بیٹ کو میرے سے اٹھا میں اور سب لوگ مل کر

پھر سیدھا ہجڑے سے کامیابی دلخ کرنا چاہیے، کیونکہ میں یہ امداد کا لذت ہو گیا ہے..... یا سہر ہو سکتا ہے کہ مر گیا ہو..... ذمہ میں پکلا مختا کر اپنکو کامیابی مزرا کی سرکردگی میں آپ وکی کامیابی سے اور کامیابی کا جائزہ سے ہوں۔

کریں گے..... اس کے ساتھ پکھ کرنے کے قابل ہیں تو میں ہم تو ہو سکتا ہے کہ وہ کام دینے کے وہ میں ہو؛ رہے تھے..... اور کامیابی صرف اس بورت میں ممکن نہیں۔ ملکہ کرد..... اب یہ ہیں دھوکا۔ میں دے سکے گا؛ میں جیزیرے سے کے پاسندوں کی مدد سے آتا، اہمیں اشتعلان ہے کہ کہ کہ وہ پیچے اترے اور پہنچ سفر فرش کے قریب کر گھانے میں کافی وقت پیش آئی، تاہم وہ کچھ گئے اور سب اس کی درد دیکھنے لگے.... شیطان کا سر ان کے ماننے کے سب خوبی پر میرے ساتھ آئے ہے تیار ہو گئے، اخوند نامہ اس فوادی پاکس پست گیا تھا، اب اس کا سر اور نے دوست مدار کے سلسلے میں بہت بڑی بڑی کشیاں تیار کر رہے کام کچھ حصہ صاف نظر آ رہا تھا.... اس کی انگلیوں باہر کسی تھیں، اس میں ان پر سوار ہوئے اور نہایت تیزی سے دلیل آئی تھیں۔ زبان ہونٹوں سے باہر لکھ رہی تھی۔

چپوں چلاتے چہلائیں جک جپنچ کے۔ میں نے اسی وقت ایساں ماذکروں یہ تو مرچکا ہے؛ انہوں نے کہا۔

حکم کا حکم دے دیا..... جب روانی پورے نہ رہا ہے آس کا آپ کو یقین ہے۔  
گھنی تو عمل کے پچے پچے وک بھی جنگ میں کوہ ہوتے ادا جان..... سو فیصد؛ انہوں نے کہا۔  
اس وقت میں عمل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو رہا۔ مو فیضہ یقین کی تو ہیں اس وقت شیعہ صورت ہے؛  
وہ کہتے چلے گئے۔

مردست خوب... چارا تو مارے ٹھکر کے بڑا عالم چڑا کر اس کا جائزہ لیا، اس کا بہس بہیٹ  
کپ خوب ہی تو نہیں گئے..... لیکن سہر ہم = سہرنا یعنی لازم پر بنایا گی تھا، فواد کے اپر سونے کے پتوں سے  
ختم کر آپ اتنی انسانی سے ڈوبنے والے تو نہیں ہیں۔ میں کے ساتھ گئے تھے اور غلام کے نیچے ناکسی پیز کی  
بہترین تیرک ہیں؛  
خیر چھوڑو... شیطان کی آوازیں بند ہو گئیں ہیں تھیں۔ بیٹھ جانا تھا، انہوں نے اسے باشکل اماک کر ڈالا۔ یہ ایک

میں قد و قامت اور بہت مضبوط ہاتھ پر کارا آدمی تھا۔ ان ہیں کے بعد وہ سب خلاش میں جست گئے تین گھنٹے کی نظریں اس کے پرستے پر جم گئیں۔

خلاش کے بعد وہ فرسی اور خراون خلاش کرتے میں کامیاب ہوئے اس کی شکل تو پاکل ہرث بھی ہے؛

ہمارے کو دیکھ کر ان کی ایکھیں پھٹکی کی پھٹکی رہ گئیں۔

ہاں؛ یہیں میرا خیال ہے کہ یہ ہرث نہیں... بلکہ ہرث دلت امنوں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی.... یہ ہے... اور اس کا اصل نام طیارا ہے... ہرث اس کا نہان ہے جسے بڑے صندوقوں میں صہری ہوتی تھی.... اور عام رہا ہو گا اور اس نے اس کی ڈیوبنی لوگوں کو بھرپر کوکھ کرنے، ہریسے اور جواہرات پر مشتمل تھی... کوئی دشت پر لگا رکھی ہو گئی.... ہر طالب یہ آئے کی دنیا کا خوفناک ترین میں تھے... جس کا مطلب یہ تھا کہ شیطان کے چرم پھیے... ہم اس کی لاش کو اپنے ساتھ میں پھیل لے گئے... اپنی سے سونا اور ہریسے غریب غریب کر جہاد کے ذمے اور ان سینتوں کی لاشوں کے باہمے میں کیا خیال ہے؟ اپنے تھے۔

«اوہ ہاں.... انہیں بھی ملے چلیں گے، یہ لوگ مجھ کے ای روز بعد دوپھر ان کی واپسی ہوئی.... انہوں نے سائل کم اہم تو شیش تھے؟ وہ بولے۔

یہیں سب سے پہلے اس عمل کو اپنی علن تکشیلی جلتے پیدا فریز کرنا مناسب خیال کیا.... وہ چاروں لاشوں کو گی.... پہاں ضرور ان تمام لوگوں کی فرسنی موجود ہوں گی اور ان میں جھوٹے تھے، واریس سیٹ ویسیں چھوڑ دیا گیا پہری دنیا میں شیطان نے پھیل رکے ہیں، ان فرسنیوں کی دلیل شیطان کا شاید ایک بھی ساتھی زندہ نہیں پھاٹتا۔ سے ان لوگوں کا فائدہ اسان ہو جائے گا.... دوسرے شیطان کو کوئی کمی کی شدید بناک کے بعد سب کے سب سخت

خداوند ضرور اس عمل میں ہی کیس ہو گا.... یہ کھوپن دیکھ لے....

سے بھی شاید زیادہ ہو، ہمارے ٹکک کے بہت کام آئے پہنچوں کی بستی بن جائے گی،

گا... ایسا سڑک سر جاتا ہے، یہیں نہیں، اس سے پہنچوں کی سڑک سر جاتی گی.... ان پکڑ بھیشید بولے۔

پہنچیاں بالاکیں ٹاکریں گی:

وہ دھم نے بھی مرتبہ کیا تھا۔  
اکابر آپ ووگن کا کیا پروگرام ہے؟ مسعود نے اسکے  
اوہ ماں... وہ.... وہ۔ یہ کہ کر مسعود نے جلدی سے بیوی، بڑا کی طرف دیکھا۔

میں ہاتھ ڈالا۔ فاروق اور فرزانہ نے بھی لیکی کیا۔ میکن اسلام سے سیدھا ایسے پورٹ۔ وہ بجھے۔  
وقت تو ان کے بھروسے پر ان کے پلٹسے مختہ ہیں۔ میں چند دن ہمارے ساتھ گزارنے میں کیا حوصلہ ہے۔  
اور کھلونا ہمچیار تو شاید سمندر میں بھے گئے ہے۔ افتاب کی ای تو شاید اس وقت تک ہمیں مردہ خیال  
کھونے ہوا کر تمارے یہے رکھ میں گے۔ فاروق نے سب بھائی جائیں گے۔ یہ کہ کر انہوں نے غار اور  
حمرت بناؤ کر کیا۔  
میکن اس بار بھی اپنا دعہ پورا میں ادا کیا۔ جوں گی۔... ہم انہیں کہہ تباہے بیٹھر گھر سے بخچے ہے۔

”خوس: ہم اس بار بھی اپنا دعہ پورا میں ادا کیا۔ جوں گی۔... ہم انہیں کہہ تباہے بیٹھر گھر سے بخچے ہے۔  
گے۔ میکن یہ ہمارا وعدہ رہا کہ ہاتھے ہی پر دینہ اعلیٰ ہے۔ میں معلوم نہیں تھا کہ اچاک شیخان کے ہمیشہ کوارڈ  
کھونے ہوا کر تمارے یہے رکھ میں گے۔ فاروق نے سب بھائی جائیں گے۔ یہ کہ کر انہوں نے غار اور  
حمرت بناؤ کر کیا۔  
کے بعد کے سفر کے ہارے میں بتایا۔  
”فرزاد نے سرد آہ بھروسی۔  
ماڑا۔

”لو بھی مسعود۔۔۔ تمہاری یہ عادت تو کی کھفت کے تھی۔ میکن اس میں سرہ آہ بھرنے کی کیا خروت ہے۔۔۔

”لا جوں ولا قوتہ: مسعود نے جلدی سے ہمتوں کا بیٹھر کو از ہم واپس جا دہے ہیں: آفتاب مسکلایا۔  
ادا کیا اور وہ مسکلائے گا۔

”منور علی خان۔۔۔ آپ پچھل کی دو گولی کی ذہن بات تھی کی بات پر قتنہ گا۔ فرزانہ ہنسے بُرسے منباٹنے لگی۔  
ہم، اس یے اسلام کی تبلیغ شروع کر رہی ہیں۔۔۔ سب اپنے بیتائیں اور اسابھ کی موت پر بہت انہوں ہے۔

”سب مسلمان ہو جائیں گے۔۔۔“

”اچھی بات ہے۔ انہوں نے کہا اور ہر بیٹے کے ہاتھ میں لوگ تو بلا وجہ ہی ۲ کو دے سے تھے۔۔۔ آئے تھے  
کہ طرف متوجہ ہو گئے۔

”ٹانے:“ آصفت بولا۔

دوہ بھی ہماری موت کا، فرجت نے مکار کیا۔ ہمیں کیسے سمجھتے ہو، تم تو اس وقت کشتنی پر ہمارے ہو۔  
موت کا جوش.... بیٹھنی واد... یہ خوب رہی... اپنکوں لدا۔

بیشہ ہنسنے۔

اب ان چاروں کو کیا معلوم تھا کہ ان کی موت نہیں کون روک رہا ہے۔ تم بھی شروع ہو جاؤ۔  
انہیں کو دے رہی ہے:

اور اب یہ دے کے رہ گیا، ایک آنینے... انہیں یہ شروع ہوتا ابھی کو ہمارک ہو،  
اصحت بولا۔

یہ یہ دے کے کی ہوتا ہے: خارق نے جوست نہ، اور سب نہیں بیرون رہ سکے۔ بلکہ کے مزبی سے  
بجھے ہیں کہا۔  
انہیں نے اسنوں نے ناپکڑ کامران مرزا اور ان کے ساتھیوں  
وائے ادازیں کہا۔

نہیں... دو سمجھا دو... خارق نے سڑ بیلیا۔ بیل میں وہ بیویوں کا ڈھانپن بن گئی تھیں۔

یہ دے کا مطلب ہے... جسن ہیں یہ دے کے بھی یعنی تھا۔ آپ ووگوں کی موت کی اولاد غلط ہے۔

آفتاب نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔ بیانی موت کی اولاد۔ کیا مطلب؟ وہ پہنچے اور بیکم  
بیکم... یہ اسنوں نے مطلب بتایا ہے: خارق گھٹا۔ انہیں بناتے ہیں۔ اسی وقت دروازے کی گھنٹی بنتے ہیں۔

اب میں اردو کا ماشر تو ہوں نہیں: آفتاب بیل کر دیا۔ حرم ہوا پر ویسر دلواد، آئی بھی صابان اور کئی دربارے  
ہمیرے خیال میں تو تم اردو کے شاگرد بھی نہیں ہے۔ جسے انیس دو دنے سے پر موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد

خارق نے فرما کہا۔ اب ہم تمہارے خیال پر کی جائیں... آفتاب بولا۔ ہر انپکڑ کامران مرزا اور ان کے ساتھی جب گھر پہنچے

تو ان کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ اس حم کی باتیں دوستیوں اب تم کے پیسے بھی دعائیں رکھ جائیں گی: ”غادوق  
دوں ملک کرتے رہے... خاص طور پر وہ دوسروں کو...  
سایا کرتے تھے کہ شیطان کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں اسکا حم کے پیسے نہیں... مکھوڑن کے پیسے: آنکاب نے کہا،  
کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا... واقعی وہ ایک انسانی وقت تیرے کی: غادوق نے سمجھا کہ کہا اور آنکاب  
غوفناک مقابلہ تھا.  
چند دن گورنمنٹ پر آنکاب کو غادوق کا دوں مہول بڑا۔ اسی تو سب کو سب سے بات پیش کرنا ہوتی اور  
”بھی... پروفیسر انگل نے کھونے بنا دیے یاں...؟“ کرنے بھی جلاہشت کے انگارے پہنچتے ہوئے اور  
سے چاہو: ”  
وقت ہی کیوں نہیں؟“ کر دے چلتے: اس نے مل کر جلد نہیں سوچتا، رسپور اس کے ہاتھ سے  
کر کہا۔

”یہ تو مغلک ہے... کیونکہ ابھی تو تم شیطان سے عایش ہے۔  
کی تھکن اتار دے ہے یہ؟“

”تو ہم کیا کم نکھلے ہوئے ہیں؟“

”تو پھر انتظار کرو:“ غادوق کی آواز منانی دی۔

”انتظار... کیا مطلب؟“

”بھی انظار کا مطلب تو انتظار اسی ہوتا ہے... رسپور

میزا مطلب کسی ایسی حم کے پیش آنے ملک انظار کرتے

سے تھا جو ایک پھر ایک بلکہ جس کو دے:“

تب تو میں کسی ایسی حم کے پیسے ابھی سے دعا پڑھا۔